

تقابوش ہارانی لکھی

پہلا باب

شیوہی کا مندر

اور نہ اُسکی چکرا ڈراؤنی آنکھیں بجلی کی چمک
اپنے کام سے معطل ہوئی، میں۔ اسی حالت
میں ہندوؤں نے متبرک شہر کا شہی جی سے
چند میل دور شہی پٹی بہاڑیوں کے گھوڑوں
سلسلہ کی ایک سنگ اور ڈھالو گھنٹہ سی بہ
ایک چھوٹا سا قافلہ ٹری سے مستعدی سے
اور تیزی سے سفر کر رہا ہے۔

قافلہ کے چیمبرن چھ مضبوط اور تیز رو
کہا را ایک عمدہ پالکی کو ٹری تیزی سے
لے جاتے ہیں۔ پالکی کے دو طرف

رات جو ایک جلتے بھٹکتے دیکھے ہوئے ہے
اپنے سایہ کی طرح بہت ہی سیاہ اور ڈراؤنی
ہے۔ گہرے اور سیاہ اپنے چودھویں کے
چاند کو دنیا کی نظر سے چھپا دیا ہے اسے
اپنی خوش آئند روشنی کی نورانی چمک کہانے
کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ ہوا بالکل بند
ایک دھماکا ہوا تھک رہی نہیں چلتا۔ گویا طوفان
کی زبان حبش ہو کر دیکھ نکلا ہی مل گیا ہے۔
مگر اس کی خوفناک آواز بدل کی گرج جیسے
نہ در شور ہے۔ وہ بند نہیں ہوتی ہے

چھ تو ہی ہر ایک جوان بڑی بڑی مشعلیں لئے
دوڑ رہے ہیں اور ایک خوب چاق چوند
چٹ پٹ لاک لٹکا جس کی عمر مشکل سے پندرہ
برس ہوگی اس کی ایک بچی پکڑ سے جا رہا ہے
جس کا قدمیہ نہ رنگ کچھ کھٹتا ہوا سانولا ہوا
ناکھ پاؤں خوب مضبوط ہیں۔ چھہ گول اندر
نقشہ جس سے تندرستی کے علاوہ سفیدی
اور ہر حالت میں خوش رہنا ظاہر ہوتا ہے
پیٹا پیٹا ہے اور پڑی پڑی سیاہ
چمکدار آنکھوں نے اس کی خوبی کو دو گنا
کر دیا ہے۔

ان سے چند بلکہ شاید دس ہی فیٹ
کے فاصلہ سے ایک عجیب الہیت آدمی
ڈگے مریل گھوڑے پر چھبکھٹے فانی شکل
اعضا اور ان کی ہر ایک حبش سوار کے رعب
رنگ اور عجیب چھوڑ کو جیسے ہوتا ہے اور ہر
بال اوپر سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ چھہ
پیشہ بہت بد قرارہ جتا ہے۔ چھہ
پیشہ پچھہ چلا آتا ہے۔ چھہ
قرب پچھہ چھہ چھہ چھہ
مہاراجہ کا نہ بد لئے کے لئے چھہ
اسی وقت ایک درمیتہ پوش ناخنے
پالنی کا پردہ اٹھایا۔ اور اندر سے ایک
خوش آئند سنزلی آواز۔ سننے لگے یہی
ہیں کہا۔

وہ کانو! کانو!۔ اور صراخ سنو
کانو۔ (وہی لڑکا) حضور کیا حکم
ہے۔
آریک آواز۔ یہ چلتے کیوں نہیں۔
کانو خداوند۔ پہاڑ اس جگہ بہت ڈالو
ہے۔ کہار بہت لگئے ہیں۔ یکا یک چڑھ
نہیں سکتے ذری دم لینے کے لئے مڑے گئے
ہیں۔

آریک آواز۔ اور مہاراجہ اب کتنی
دور ہے۔
کانو۔ چھہ گھنٹہ کار اسنے آفر ہے۔

آریک آواز۔ تو ہم کہیں دن نکلتے
بہیچینگے۔

کانو۔ جی مان ساگر میں طوفان لے
میں نہر دکا۔

آریک آواز۔ کہار میں۔ وہاں
کانو۔ وہاں۔ وہاں۔ وہاں۔ وہاں۔

آریک آواز۔
نہی یہ الفاظ کہ تو یاد دہی سے رہی مانا
کے آواز سے۔ وہاں۔ وہاں۔ وہاں۔
کھربان پر چھہ چھہ چھہ چھہ
نکلتے ہی۔ چھہ کہار۔ وہاں۔ وہاں۔
کے جن کو چھہ چھہ۔ وہاں۔ وہاں۔
سے ان لوگوں کے کیا۔ اسے دے ہی پچھہ
یکایک ہوا چھہ۔ وہاں۔ وہاں۔

کالو۔ حضور۔ پہلایہ طوفان مہین چلنے
 دیکھا۔ ذریعہ دیکھتے تو مہینہ پڑا ہی چاہتا
 ہے۔ اب تھوڑی سی دیر میں پانی بڑے
 مزور مشورے پہاڑ پر سے نیچے بہنے
 لگے گا۔ یہ پگڈنڈی کسی طرح چلنے کے قابل
 ہوئیگی۔ اگر ہمس خاقت کر کے چلے بھی تو
 دو چار ہی قسم پر پانی کا زور اور ہوا
 کے جھکولے مہین نیچے دیکھیل دینگے
 سب کے سب ان بڑی بڑی چٹانوں
 سے ٹکریں کہہ کر مہین ڈیر ہو جائینگے۔
 باریک آواز۔ ٹھیک۔ وجہ تو معقول ہے
 (مہنسر) اچھے سے۔ اور اب کسی طرح
 یہ خوف دل سے جان نہیں سکتا۔ کیون
 برون نہ ہاری کیا راے ہے۔
 رد ہی عجیب الہیت آدمی جو ابھی ٹھوڑے
 سے اتر پڑا تھا۔ جلدی سے پالکی کے
 قریب آیا۔ تعظیماً اپنی ٹوپی اتار لی اور
 غمگین شکل بنا کے غمناک آواز پر کہتا
 جناب میں پہلے ہی کہتا تھا اس ملک میں
 دیوون اور بہوتون کا عمل ہے۔ آپ
 احسن اس چٹانی جگہ میں آئے۔ اور نہ ہا
 آتے تو مضائقہ نہ تھا مجھے بھی اپنے
 ساتھ لاکر فغول جیراں کیا۔ میرے
 نزدیک آپکو میری ہر ایسی کی کچھ
 حاجت تھی۔ اگر آپ پسند کرتے ہیں

مہین آواز سے خوب زور سے گرجا اور
 بجلی چلی کاٹو نے اس مہین تک نکالا۔
 سے جھک کر جلدی سے آنکھ پیرنا تھا
 رکھ لیا۔ اور گردن جھکا کر چلا اٹھا
 سواٹھی کی جے۔ اور ساتھ ہی کہہ۔ لد
 اور مشعلی منہ کے بل زمین پر لوٹ گئے
 اور زور سے وہی غرے لگاتے شروع
 پکے۔
 پالکی کے اندر سے وہی باریک آواز
 کالو اب مہین جلدی کرنا چاہیے۔ کہارو
 سے کہو اب ایک بل کبھی دیر نہ کریں۔
 کالو نے اس حکم کا ترجمہ اپنی پوربی
 زبان میں کہارون کو سنا دیا۔ وہ چلنے
 کو مستعد ہو گئے۔ ابھی اس حکم کی تعمیل کرتے
 ہی والے تھے کہ آندھی کا دوسرا جھونکا
 بڑے زور سے آیا۔ بادل پہلے سے
 ہزار حصہ مینٹاک آواز سے گرجا۔ اور
 بجلی نظر کو بیکار کر دینے والی چمک سے
 پھیر چکی۔ کہار اور مشعلی اسی طرح جے جے
 کہتے زمین پر لوٹ گئے۔
 دہی باریک آواز۔ رائگیزی زبان میں
 چلنے کیون نہیں۔ اب کیا انتظار ہے۔
 کاٹو۔ حضور اب تو ایک قدم بھی نہیں چل
 سکتے۔
 باریک آواز۔ کیون۔

کالو۔ ر داسی اور خورزدہ آواز سے
شیوہ جی کے چرالے مندر کا گندڑ

ہے۔

نوجوان۔ واہ۔ تب تو مہین شیوہ جی سے

میں ملے۔ وہ پہلے گھر میں ایک رات

پر رہنے کی درخواست کرنا چاہتے۔

کہارون اور مشعلچون سے کہو اس

گندڑ کی طرف جلدی چلیں۔

کالو نے اس فقرہ کو بہت تعجب سے

سنا اس کے بصر سے کسی طاقتور

سورج سے ڈر جانے کے آثار ظاہر ہوئے

یہ ایک کاپ اٹھا اور بجائے اس حکم

کی تعمیل کے چپ چاپ کھڑا رہ گیا۔

نوجوان۔ کالو۔ تم نے نہیں سنا؟

کالو۔ جی۔

نوجوان۔ مجھے نہیں۔

کالو۔ سن لیا۔ اور سمجھ بھی گیا۔

نوجوان۔ پھر کیا سوچتے ہو۔ تردد

کیا ہے۔

کالو۔ کار۔ اس وقت جس پہاڑی

پر ہم ہیں اس کا نام بھیجہ ہے۔ اس کے

یہ ویران مندر بھی ہے۔ یہ مقام تو ان

اور بیرون کی خاص جائزہ مسکر یہ مندر

بہت پاک اور ستیا کی مقام ہے۔ یہاں

ہر وقت شیوہ جی کی شانتی برامان رہتی ہے۔

ایک چھوڑ دینا۔ بالکل آزاد ہوتے چلا
جی چاہتا رہتے۔

تاریک آواز۔ بیشک آزاد۔ بالکل آزاد

مگر انکھ اسدن کو جب تمہیں آگیا پانی بن

چینا پڑ گیا۔ خوب جانتا ہے سید سید

میں سے ساتھ چلے چلو اس دن کو آنے

دو میں ضرور۔

ہو اکا تیر جو نکلا چلا۔ اور ساتھ ہی

میں ٹھہرے زور سے پڑنے لگا اس

بہنگام میں ہسم لے ان کی باتیں

نہیں سنیں۔

تاریک آواز۔ رزسی ذیر کے بعد کالو

طوفان آہی گیا۔ کہو کہیں بیٹھنے کی جگہ

بھی ملے گی۔ تم کوئی غاریا درہ ایسا جانتے

ہو۔

کالو۔ کوئی نہیں۔

نوجوان مسافر نے (وہی بالکشی نشین)

جد ہی جلد ہی چاروں طرف دیکھا بجلی کی

جھلک میں جوا۔ بار اس پر خوف منظر

کو روشن کر کے زیادہ ہتیک کر دیتے

تھے۔ گرتے ہوئے پھر دن کا بہت

ادھیڑا سا ڈھیر اس جگہ سے شاید قدم

کے فاصلہ پر فطر آیا۔

نوجوان مسافر۔ رائے پھر ذہنی طرف

اشارہ کر کے) یہ کیا ہے۔

ہیں۔ کالو۔ تم کہار دن سے کہو جی باری
چلیں۔

کالو۔ کہار روپا کی شیدو جی کے مندر میں
لیچلو۔

ایک کہار۔ مندر میں! کیوں؟
کالو۔ یہاں میدان میں پڑے پڑے

ہیگیٹے۔ وہاں اس سے تو اس ملیگی۔
سب کہار۔ (باتفاق) رام رام۔ (خوف

سے کلپتے ہوئے) ہم سے تو کال کے
منہ میں جایا نہ جائیگا۔ ہمیں یہی حیرت ہے

کہ تمہیں بخوف یہ حکم کیسے دیدیا اور خیر
دیا یہی تو اتناک تمہیں شیدو جی نے اس

جے ادبی کی سنرا کیوں نہیں دی۔
کالو۔ میں جیسا رکھا اور یہ حکم۔ بہانی سرکار

نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا۔ میں نے تم
سے کہدیا۔

کہار۔ سرکار اپنی جان کے مالک ہیں
مندرمیں جائیں یا جہان جی چاہے ہم

سے معرفت جان نہیں دیکھتی۔
کالو۔ لے لے نوجوان۔ کسے پاس پہنچا کہار

مختور۔ کہار کسی طرح وہاں چلنے پر رضی
نہیں جوتے۔

نوجوان۔ ہیں!۔ میسہ احکم نہیں
مانتے۔

کالو۔ سرکار۔ وہ کہتے ہیں پانی زور سے

موت رات دن پہرہ دیکر اس مقدس مندر کو
گستاخ اور بے ادب آدمیوں کی آمد و رفت

بے ہزار دن قوی ہیکل نسپا ہیون کی
فوج سے کمین زیادہ اچھی طرح پہنچتی ہے

نوجوان انگریز۔ (مسکراتے ہوئے) ہیر
میں یہ بھی جانتا ہوں۔ سری شیدو جی ضرر

قہر و غضب بلکہ تمام برے کاموں خالق
ہیں۔ پھر کیا بچ سکتے ہمارے ذات سے

انہیں ایک فائدہ ہو گا وہ ہمیں اس فائدہ
میں اپنے گھمٹن بٹھانے سے نیکی اور

خوبیکے خالق بھی ہو جائیگے۔
کالو۔ منکر اور بیدین چاہے کچھ سمجھیں

انہیں اختیار ہے مگر یہ مندر شیدو جی کے
ماننے والوں کے لئے تو ضرور تبرک جگہ ہے

برون۔ (گڑا گڑا کر) وہاں نہ جائیے۔
اس سے تو بہین میدان میں ہیگنا اچھا

ہے۔ بلا سے کپڑے ہیگ جائیگے تو کیا
جب دھوپ نکلیگی سکھا لینگے۔ جان تو

بچ جائیگی۔
نوجوان۔ (بہت حقارت سے) آہ۔

برون۔ (جلبوسی سے) نہیں جناب۔
یہ بہوت پریت برسی ملا ہوتے ہیں۔ میں

تو ان سے بہت ڈرتا ہوں۔ ابراہان کو
ولیہا سے نہ دیک۔ یہی بہوت پریت ہیں۔

نوجوان۔ (چھڑک کر) یہ خیالات بالکل بے

ہیں۔ تہوڑی دیر میں خود بچہ دیا لکھی دمان لے آئیں گے۔

کاتو نہ شاید:

تھوڑوں اور دھڑیلے۔ خبیہ کہاروں کو جس بارہ قدم آگے بڑھ گئے۔ تو انہوں نے ہی کچھ سوچ سمجھ کر پائی اٹھائے اور خوف سے کانپتے ہوئے چلے۔

ایک کہار۔ (کالو سے) مگر ہم مندر کی ڈیور بھی کے اندر قدم نہ رکھیں گے۔ پائی دور ہی رکھ دینگے۔

کالو نے نوجوان سے یہی کہہ دیا۔

نوجوان۔ مان۔ کچھ سوچ نہیں۔

کہاروں نے تہوڑی دور چل کر ایک بڑی چٹان کے پاس پائی کو رکھ دیا اور مشعل بھی جوتا تک آگے آگے جا رہے تھے وہیں ٹہر گئے۔

کاتو۔ ایک مشعل لیکر آگے بڑھ رہے ہیں سرکار۔ اب ایک قدم آگے نہ جائیں گے آپ چلے۔

تینوں اس مندر کی طرف چلے۔ اس وقت کالو کی عجیب حالت ہے۔ دہشت سے تمام خون خشک ہو کر گندمی رنگ بالکل سفید ہو گیا ہے۔ بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں باہر نکل آئے ہیں سب سے ہسیا تک ہو گئی ہیں سیاہ اور کچھ مڑے ہوئے بال جو انگریزی

برسوں سے رہا ہے۔ ہوا خوب تیز چل رہی ہے پہاڑ پر سے پانی بڑے زور سے پیچھے جا رہا ہے۔

پکڑ تڑی چلنے کے قابل نہیں۔ بے چین خوب یقین ہے کہ اس حالت میں آگے

چلنا اپنے آپ کو مار ڈالنا ہے۔ پانی آؤ ہوا کی تیزی دو ہی قدم چل کر وہیں ٹھیکر دیگی مگر ہم اس پر بھی اونپر چڑھنے کو مستعد ہیں۔ لیکن شیوجی کے مندر میں

کسی طرح نہیں جاسکتے۔

نوجوان۔ خیر کچھ سوچ نہیں۔ جہنم

میں جاؤں گے۔ دیا لکھی سے نکل کر پائی ل

ہی جاؤں گا۔ (برہوں سے) چلو۔

اور آگے چلا۔

کاتو۔ سرکار میں ہی حضور کے ساتھ چلوں گا۔

نوجوان۔ کیوں ان سب کی طرح تجھے ڈر نہیں لگتا۔

کاتو۔ کیوں نہیں۔ میرا چہرہ زرد ہو گیا خوف سے بند بند کانپ رہا۔ اور دل میں ہانسو

اوچھلتا ہے۔ مجھے خوب یقین ہے ہم

کسی طرح نہ پہنچیں گے۔ مگر کچھ ہو میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

نوجوان۔ شاباش۔ آؤ چلے آؤ۔ (دو

ایک قدم چل کر) اور دیکھنا یہ کہار جو مندر کا نام لیتے ہی خوف کے مارے مرے جاتے

وضع کے ترشے ہوئے ہیں۔ سب سیدھے کھڑے
 ہو گئے ہیں۔ لائیں سی چوٹی جھین گرہ دیا
 ہوئی تھی ٹوپی سے نکل آئی۔ اور اسکی گرہ
 کھل گئی ہے۔ لائیں اور نہ بال پیٹ پر
 پریشان طور سے پڑے ہیں۔ دل زور
 زور سے دھڑک رہا۔ اور پاؤں ہر قدم
 پر کانپتا ہے۔ اسی کے قریب قریب
 بردن کی حالت ہی ہے مگر نوجوان
 نگارین بڑی دلیری اور ثابت قدمی سے
 آگے بڑھ رہا ہے۔ سب اسی حالت
 سے مندر میں پھٹ گئے۔ نوجوان مسافر
 نے اس گنڈہ رے کے ہر ایک گوشہ کو تجسباد
 جہت سے دیکھا۔ اور اسی وقت یکایک
 بجلی زور سے جھکی۔ سب اپنے اپنے منظر پر
 حیرت زدہ مسافر کی سیر صورت آپس میں
 دیکھ لی۔
 ایک تہ و قاسم متوسط قاستی کی نہ
 سے کچھ ہی نکلا ہوا ہے۔ رنگ بہت
 صاف گہرا ہے جسے چیل کی زبانتہ
 اور برافقی۔ نئے خون کی ہلکی ہلکی سرخی
 پیاز سے رنگ سے بہت مشابہ کر دیا
 امراض کی ترکیب خوش اسلوب ہونے
 کے سوا کس بل اور چٹا کشی کے قابل ہو
 ثبوت دے رہی ہے۔ اور جسم کی
 تہ و تازگی سے صحت و تندرستی ظاہر ہوتی

ہلکے ہلکے سیاہی مائل بہورے بال جو
 سر کی گولائی سے ملا کر تراشے گئے ہیں
 گول سر کی خوبصورتی کو دکھا رہے اور
 کچھ کچھ مڑے ہوئے ہیں۔ نیلگون
 آنکھیں اپنی چمک میں فطانت اور تیزی
 زہن کی جلوہ دکھا رہی ہیں۔ نرم اور
 سیاہی مائل بہوری مونچھیں جھکی نرمی
 اور رنگ میں شرف جواہر کی جھلک نظر
 آرہی ہے۔ پتلے پتلے کلابی ہونٹوں کو
 عجب دلفریب انداز سے کچھ کچھ دیکھے
 ہوئے ہیں۔ جسم کے انداز اور رنگ و روغن
 سے اسکی غیر مشکل سے پچیس برس۔
 ... اور کیا ... بس اتنی ہی معلوم ہوتی
 ہے۔

ایک ہی لوگ مندر میں پہنچے ہیں کہ ایک
 ایک دو گوشہ دن سے دو آواز کی آواز
 اٹھ رہی۔ دماغ آواز کا نواز سے سرخوش
 ہے کایا اٹھا اور نہ کے بل زمین پر
 نوٹ۔ جسے پکارا مہرے شیو جی کی جے۔ وہ
 اسی حالت میں ہے کہ ایک آدھ منٹ کے
 بعد پچھ دو آوازوں کی آواز مندر کے دو
 گوشوں سے اسی طرح متصل تین بار آتی
 کالو گہرا کے آٹھ بیٹھا۔ پھر سجدہ کرنے
 کے طور پر جھک گیا۔ اور چلا کے کہا
 سری شیو جی کی جے۔ سوامی جی یہ جی

خیریت ہوئی کہ میسر اوسان چھک رہے۔ لیکن میں خالی ہاتھ تھا۔ کوئی تھپکا تو میسر پاس تھا ہی نہیں اُس سے متقاض کیا کرتا۔ یہی سوچ ہی جیسے بنے بہاگ کے جان بچاؤ۔ میں نے جلدی سے ڈانڈ لیسکر اپنی پوری طاقت سے بہت تیز کہنا شروع کیا۔ اور ڈونگی تیر کی طرح کنارہ کی طرف چلی۔ مگر مجھ نے یہی ڈونگی کا بچھانا چھوڑا۔ وہ بھی بہت تیز تیرتا چلا۔ میں نے اُسے آنے دیکھ کر ڈونگی کو اور تیز چلایا۔ تھوڑی دیر میں میسر ہاتھ تھک گئے۔ ڈونگی دھبی ہو گئی۔ مگر مجھ نے سنا حسنے آکر دانتوں سے ڈانڈ کو پکڑ کے کھینچ لیا۔ میں بالکل بے بس ہو گیا۔ موت کی بہیمانہ صورت مجھے نظر آنے لگی۔ آخر ناامید ہو کر ڈونگی میں لیٹ گیا۔

اور دشن جی دھاراج سے جونیکی اور بہلائی کے خالق اور شیوجی کے پورے مخالف ہیں گڑا گڑا کے اپنے بچ جانے کی دعا مانگنے لگا۔ اب مگر مجھے غوطہ مار کے غائب ہو گیا۔ جب تھوڑی دیر تک نہ نکلا تو مجھے یقین ہو گیا کہ میری جان بچ گئی۔ کشتی میں اُسی طرح منہ کے بل گر کے دشن جی دھاراج کی شکر گزاری

اس حرکت سے میں ڈونگی میں گر پڑا۔ چوٹ تو نہیں لگی۔ مگر حواس ہو گیا۔ اور جلدی سے اٹھ کر دریا میں غور سے دیکھنے لگا۔ کہ خود بخود ڈونگی آخر کیوں اوجھل گئی۔ اب مجھے پانی میں بہت موٹی لانی اور بہو سے رنگ کی ایک چیز نظر آئی۔ میں سمجھا کسی دشت کی پیڑ ہی ہے۔ اسی کے ٹکڑے کہہ کے ڈونگی اوجھل ہو گئی۔ اسے بلی سے ٹھیل کے بہاؤ پر ڈال دوں۔ نہیں پھر یہ ٹکڑے لگائے گی۔ یہ سوچ کر بلی اٹھائی۔ مگر اُسی وقت معلوم ہوا وہ کوئی جاندار نہیں ہے۔

نوجوان۔ کیسے۔

کالو۔ وہ خود تیر کر ڈونگی کے مقابل آیا۔ تو میں نے اُسکے بڑے بڑے پاؤں۔ لانی اور موٹی دم۔ بڑا بہاری ستر میں دو بڑی بڑی سبز آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اور نوکدار دانت دیکھے۔

نوجوان۔ کیا تھا۔

کالو۔ گنگا جی کے قہر غضب کا موکل دریا کے سب جانور دن سے زیادہ مودی۔ طاقتور۔ اور جاندار کا پورا دشمن مگر مجھ۔ سرکار میں بوجہ انہیں ہوں۔ اس چھوٹی سی عمر میں مجھے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا۔ مگر میں سمجھتا ہوں میسر ہی سب بہاوری اسوقت ہوا ہو گئی۔ بند بند کانپ گیا مگر تہی

برون - (بیٹے ہوئے) اُن بہت تھک گئے۔
 نوجوان - (سُکرا لئے ہوئے) کیون
 نہیں۔ کاتو تم بھی ایک طرف لیٹ
 جاؤ۔

کاتو - جی نہیں میں پہرا دو لگا۔
 نوجوان - (سُکرا لئے ہوئے) دیوا نہ کیا
 تو پتھر سے بنا ہے۔

کاتو - بی ڈان -
 نوجوان - کاش ہم بھی ایسے ہی ہوتے
 (انگڑائی لیتے ہوئے) آٹہ تمام دن کی
 سخت گرمی اٹھانی اور اس وقت پانی میں
 بہیگنے کے سبب سے مجھے حسرت رہی

ہو آئی ہے۔ تمام بدن میں درد ہوتا ہے۔
 برون کے خ - (سُکرا لئے ہوئے) اچھی تھی۔
 لو اٹھی تو رسید آگئی - (ریٹے ہوئے)
 میں ہی خرا دیر سو رہا ہوں - پاؤں پہ پیلہ
 کے لیٹ گیا اور لیٹے ہی نیند بھی آگئی کاتو
 نے اپنے دونوں ماتحت سینہ پر رکھ لئے اور
 دیوار سے سہارا لگا کے اوکڑو بیٹھ کے
 چکے چکے آہا گانے لگا۔ اسی وقت پھر

بالکل تسبیہ ہی سے دو طرف سے
 آواز آئی - کاتو غور سے اوجھل
 پڑا۔ پھر کانپنے لگا۔ اور اُسکا گیت ویسا
 ہی نامتو ہونٹوں میں رہ گیا۔ اُس نے
 بہت توجہ ہے اُن آوازوں کو سنا اور

جھٹکاتی دھوپ میں دن بھر بھوکا اور پیاسا
 رہ کر بڑی کڑی منزل - طے کر سکتا ہوں۔
 میں ابھی بڑا ہوں میرے جسم میں بڑبڑتی
 ہوئی طاقت ہے اسی سے ایسی لکھنیں
 مجھے دکھ نہیں دیتیں۔ بڑی بیکار حضرات
 کہ ابا جان میری حالت کو خوب جانتے
 ہیں۔ آپ اُن سے دریافت کر لیتے گا۔ کہ
 میں کیا جفا کش اور مختی ہوں۔

نوجوان - ابا جان سے -
 کاتو - حضور! نہیں سے گیشیاں انہیں
 بنائے رکھے۔

نوجوان - وہ تجھے بہت پیارے ہیں۔
 کاتو - بیشک اور کیون نہوں۔ او نہوں نے
 بڑے وقت میں مجھ سے بڑا سلوک کیا۔
 میری جان بچائی۔ جنگ میری سائل
 چلتی ہے۔ میں اُن کا آپ کا اور آپکے بھائی
 کا جان نثار غلام ہوں۔ اگر میری جان
 تینوں میں سے کیلے کام آسکے تو میں بہت
 خوشی سے اُسے شہر بان کر نیکی حاضر ہوں
 نوجوان - اوہو - ہم سب تجھے ایسے
 پیارے ہیں۔

کاتو - بیشک۔
 نوجوان - اُسے سینہ سے لگا کر کاتو
 ہمیں اپنا پیارا جانتے ہو تو ہمیں ہی تم سے
 ویسے ہی محبت ہے۔

میسرہ جی سرکار کی خیر سے تھوڑا سا وقت کٹ گیا
 منہ کے بل زمین پر لیٹ گیا۔ اب الو کی
 آواز میں موقوف ہو گئیں۔ مگر ایک اور
 بیستناک نظارہ شروع ہو گیا۔ ایک ایک عذر
 کے ہر گوشہ سے دھوان امندا امندا کے
 اٹھنا شروع ہو گیا۔ تھوڑی سی دیر میں
 تمام مندر اس دھوئیں سے بھر گیا۔
 تو ایک جڑ سے بیستناک تڑاقلے کی آواز
 ہوئی۔ اور سب دھوان خالی ہو گیا
 اس بیستناک آواز نے برون اور اس کے
 نوجوان آقا پر کچھ اثر نہ کیا۔ پھر ان تڑو
 میں سے جو اس سنگی مندر کے گوشوں میں
 پیچھے تراش کر دیوار سے کچھ کچھ اوپر سے
 ہوئے بنائے گئے ہیں۔ ایک مورت بنو
 کے سولہویں او تار کی شبیہ ہے۔ ایک ایک بغیر
 کسی آواز کے اس طرح پیچھے ہٹے گویا کچھ
 پیچھے دیوار میں پہلے سے کوئی معلوم خوف
 نہ وجود تھا۔ اس کے تھکے ہی اسکی جگہ پر ایک
 مربع اور خوب کشادہ سوراخ ہو گیا۔ سوراخ
 ہمارے تھکے ہوئے مسافر کے نرم اور
 آرام دہ بستر نے جیسوہ لٹا کرے کی زمین
 لے رہا ہے ٹھیک سامنے ہی چند شاید
 چار پانچ بل سوراخ بالکل خالی اور تار کی
 رہا۔ پھر اس نے ایک عجیب پرستیا معلوم
 شکل پیدا کی۔

اُن عجیب شکل ہے کیسے کچھ جیسوہ
 کرسمس رانڈ ریخیاں بھی بودے اور بزدل
 آدمیوں کی طرح ہلکا ہلکا ہو گیا۔ اور شاید آپ
 بھی ڈر گئے ہونگے۔ نہیں ابھی دیکھا ہی
 کہ ان خیر سے دیکھئے۔ کسی عورت کا۔ اور
 عورت بھی حسین اور جوان کا خوبصورت
 مگر زود چہرہ اسی سوراخ میں نظر آ رہا ہے۔
 آہ اس کے سر پر سیاہ چمکدار ادا گئے
 بالوں کے پیچ در پیچ لٹوان سے جنہیں
 جا بجا بہت چمکدار سونے کے چھوٹے پتھر
 گول منکھ جھک رہے ہیں گویا سیاہ تاب کا
 ایسا جالی دار مکٹ جسکے ہر ایک سوراخ میں
 سونے کی آویزے لٹکتی ہیں۔ قدرتی طور
 سے رکھا ہے۔

ہونٹ گلے کے رنگ کے اور کچھ نیکی
 مقناطیس اثر شعاعیں ان پیچھے سونے
 والوں پر بہت تیز پڑ رہی ہیں۔ بڑی دھمکی
 سیاہ چمکدار ہیں اور متوالی ان کے نیگن
 پتلیاں اس تاریکی میں کچھ بڑے سے گئے
 اور اپنی اندرونی روشنی سے سیاہ ہیر
 کی طرح چمک رہی ہیں۔ نظر قریب منکھ
 نیم تبسم کی بدولت کچھ کہل گئے ہیں۔ انہیں
 سے خوبصورت دانٹوں کی جو اس نظر بہانے
 والی دھن میں۔ بعینہ جیسوہ درشا ہوار
 کی طرح مونگے کے خوشنما ڈی میں دہرے معلوم

ہوتے ہیں۔ دلفریب چمکدار سفیدی کچھ کچھ نمودار ہے۔ غرض یہ دلاویز چہرہ ایسا حسین ہے کہ اسکی خوبی کا بیان پیدا کرنا یا اس ایسے نازک خیال اور پُر زور نگاہنے والو بھی بے زور و کسمل کی طاقت سے بھی باہر۔ اور اسکے پیارے نقشہ کا خاکہ کھینچنا بڑے بھی نازک دست مضمور کی موفقم کے قابو سے دور ہے۔ یقیناً وہ روح جس سے اس با آب و تاب برق جلوہ حسن کو تعلق ہے کوئی دیوی یا مہالانی ہی ہوگی۔

کالوڈرٹ و ت سے فارغ ہو کر اٹھانو باوجود اپنی خلقی چالاک اور ہشیار سی کے بالکل بیخبر اور بحیرہ حرکت اسی طرح بیٹھ گیا۔ اسی بیخبری کی بدولت اسکی نظر ایک ہی جگہ جمی رہی۔ اُس غایب شدہ مورث کی طرف ہی نہیں ادھیسی اسی سے اُس نے یہ تماشا نہیں دیکھا۔ ایک بڑی اور قریب قریب بخود ہی طاری کر دینے والے توقف کے بعد چہرہ غایب ہو گیا۔ مگر وہ سوزناخ ویسا ہی رہا۔ شاید اسی آنکھ سے ہی عزمہ لاثانی خواب پھر اٹھ گیا۔ اور آپ کچھ ہی تماشا دیکھ بیٹھے۔ بیشک! عجیب نیلہ ہے اسی یہ خوفناک تماشا ختم تو ہوا ہی نہیں ہے۔ لو دیکھتے ہی جو یکے نرس کے پتھر دن کا

ایک چوٹا اپنی جگہ سے سرکا اور ایک سبز گ چھوڑتا ہوا۔ کسی پوشیدہ خا مین دہشت نظر آیا۔

قریب تھا کہ کالوڈر سے بیچ مانتھیں مگر جو وقت نے فرصت نہ دی فوراً ہی ایک قوی میل ہندو کا ر وڈینہ چہرہ جسکے پو پر ایک ہاتھ کی ایک انگلی ہری ہوئی خاموش رہنے کا حکم دیتے تھے۔ اور دوسرے ہاتھ مین ایک چپیلے کی خاص بہت پوشیدہ حکم کی کوئی خاص علامت ہے۔ کالوڈر اس علامت کو دیکھتے ہی سمجھ گیا۔ اُسکے آدھ کھلے ہونٹ بغیر کسی لفظ یا آواز نکلنے کے فوراً ہی بند ہو گئے۔ مگر بہت سخت اور خونخوار بیچ اور غیظ و غضب کے آثار اُسکے چہرہ پر نمودار ہوئے۔ اُس نے سر جھکا لیا۔ اور بے بسی سے ٹہنڈی سانسین لینے لگا۔ اب وہ ہندو سبز گ سے بالکل اسی طرح جیسے کہ ہمارے پتھر دن کے اسٹج کی ہرنگون سے جن اور بیان نکلنے میں باہر نکل گیا۔ اور کھڑے ہو کر 1987 پھر اسی کشتہ آتین اُچھا کے اپنے ایک ہاتھ باز پر عجیب طرح کے خطوط نیلے رنگ سے گودے میں اُسے دکھائے۔

یہاں تک کہ آتشیں موقوف ہو کر مسافر کا جسم بالکل بنے بس و حرکت نہ رہے تو آہی آہی بلکہ پردہ کی طرح ہو گیا۔ اب روئین تن نے ایک چھڑی طرحی نشیمنی بلور کی جیسے نون کی رنگ کی کوئی شریف چیز چمک رہی تھی اپنی جھولی سے لٹکا لٹکا پتی پتیلی پر چند قطرہ اُس صبح عرق کے لئے اُس سے مسافر کی دونوں کپڑی سر کر دیں۔ اس سے یکا یک اُس کی سانس رک گئی۔ یوں یہ حق نگیز اور خطرناک کام شروع ہوا۔ پھر روئین تن مسافر کو چھوڑ کر بردن کے پاس گیا۔ اسپر بھی وہی عمل کیا جو اُس کے آقا پر کیا تھا۔ اور یہ یقین کر کے کہ اب کسی طرح یہ نہ جاگینگے جلدی سے مسافر کے پاس واپس آیا۔ اُسے چپکے سے اٹھٹھا کے اپنی پیٹھ پر رکھ لیا اور بہت استقلال سے گویا کہ اُس کا وہ چہرہ ذرا بھی معلوم نہیں ہوتا نہ چلا۔ جب وہ کالو کے قریب ہو کر گزرا تو اُس نے ٹھنڈی سانس لیکر کانپتے ہوئے آواز سے کہا "کیا یہی موت ہے۔ جو بہوانی مانا کے پتروں نے اس مسافر کے لئے تجویز کی" روئین تن۔ (مسکراتے ہوئے) سر کے اشارہ سے نہیں۔

روئین تن نے اُس غلط کو دیکھ کر اپنے بدن خفیف سی حرکت دی۔ جو دھڑکتا اور اُس چھینٹ شکل کی ہیبت و عظمت کے سوا بہت ہی نعم کی اور بے بسی کی حالتیں بالکل بند کی اور بچاؤ کی کو مصداق الٰہی و زانبرداری بھی ظاہر کرتے تھے۔ اب روئین تن ہندو اس خیال سے کہ قوت کے پتھر پاؤں کی دھبہ سے چٹا ہو گیا اپنے ننگے پاؤں بہت ہی چپکے چپکے دھرتا اٹھاتا ہمارے تھکے تھکے مسافر کے پاس پہنچ کر بہت آہستگی سے اُس کے اوپر جوبھا اور مسمریزم کے عالموں کی طرح اپنے دونوں ہاتھ اُس کے چہرہ کے سامنے پھرا لئے شروع کئے۔ اسی وقت وہ دلاویز چہرہ پھر اُسی سوراخ میں جو گویا اُس دلکش شہر کا چوکھٹا ہے۔ نمودار ہوا۔ اور اپنی پیرائے آنکھوں کی تیز رفتار سے زمین مقناطیسی قوت کا یہاں زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اُس روئین تن کے عمل کو مدد دینے لگا۔ روئین تن کی دوسری سانس حرکت کے بعد ہمارے مسافر کے سانس تیز اور تپ ترورہ آدھوئیں سے ہو گئے۔ اور خفیف سے اعضا اپنے نشیمنی سے اُٹھ کر جسم کو تنگ اور بیکار کر دیا۔ روئین تن اپنے ہاتھ اُسی طرح گھمانا

کٹاؤ۔ پھر ! کوئی اور جگہ ہے ؟

روئین تن - ہاں ۔

کٹاؤ۔ کیا ۔

روئین تن - یہیں رہو ۔

کٹاؤ۔ کب تک ۔

روئین تن - جب تک میں نہ لوٹاؤں

کٹاؤ۔ یہ کب تک ۔

روئین تن - کل رات کو ۔

کٹاؤ۔ ربرون کی طرف اشارہ کر کے

اور وہ جاگ پڑے تو ۔

روئین تن - (مسکراتے ہوئے)

نہیں نا اٹھیں گے ۔

کٹاؤ۔ زندہ تو رہیں گے ؟

روئین تن - ہاں ۔ لیکن اسکی یہ نیند موت

سے کہیں بڑھ چڑھ گئے ہوگی ایک رات

دن بے حس و حرکت پڑا رہیں گے ۔

کٹاؤ۔ اور کہاں جو پانچ لائے ہیں اور

جنہیں ڈر کے مارنے اس سندر میں قدم

نہیں رکھا کیا کہیں گے ۔ کب تک انتظار

کریں گے ۔

روئین تن - آؤ ۔ انہیں انتظار کر رہے

ہو ۔

کٹاؤ۔ مگر وہ بہو کے مرجائیں گے ۔

پاس کہاں کو بالکل نہیں ہے ۔

روئین تن - آؤ ! میں ایک کو کہانے کا

بند رہا کہ تیکہ لئے کہیں پہنچو ۔

کٹاؤ۔ بہت خوب ۔

روئین تن - جنگ یہ باتیں کرتا رہا ۔

اپنے پوجہ کو بہت آسانی سے سنبھالے

رہا ۔ گویا مسافر کی پوری لاش اُسے

ذرا بھی گراں نہ گزرتی تھی ۔ اسکے لہو

اچھی ناریک سرنگ میں خفیت ہو گیا ۔

پتھر کا چوکا خود بخود کھسک کر اپنی جگہ پر

آٹھا ۔ فشرش بدستور ہو گیا ۔ وہ دلا

چہرہ بھی اُس سوراخ سے چلے یا اور

دیکھتے ہی دیکھتے وہ سوراخ بند ہو گیا

دشنو کے سولہویں اوتار کی مورن اپنی

جگہ پر آگئی ۔ اور اس گرہ میں جہاں

کٹاؤ بیٹھا خفتہ سخت ربرون کی ٹکھیاں

کر رہا ہے بدستور سناٹا چھایا ہی رہا ۔

دوسرا باب

خواب میں بہشت

لو ! اب ہنس اُس قوی سبک نشین

تن کے پیچھے جاتے ہیں ۔ وہ تھینا چاں

یا کچاس زمیند آکر ایک گنبد دار عائدین

اس کے قد و قامت اور اعضا کی ڈڈل سے
جو سفید لاهی سے بالکل ڈھکا ہوا ہے ہم
ایسا سمجھ نہیں آتا کہ ایسا بھی ضرور سمجھ
سکتا ہے۔ کہ یہ ایک میانہ قد موزون قامت
نازک اندام۔ دلربا سے عالم نازنین ہے
اس کے خویہورت گورے گورے ہاتھ
بے دستانہ کے اور گول چمکدار کلاہیوں
میں بیش بہا جواہرات سے مرصع پہنچان
ہیں۔ پاؤں میں جہر شہاب سے خوش نما
نقش و نگار رہنے ہیں۔ بہت نفیس ٹیک
ملائم آرام پائی پہنے ہے۔

روئین تن۔ (ہاتھ جوڑ کر) سرکار میں
آپ کا حکم بجالایا۔ یہ مسافر حاضر ہے۔
نازنین۔ سرگ۔ (رشتہ دار روئین کا نام ہے)
کیا یہ خویہورت نہیں ہے۔

روئین۔ سرکار۔ مجھے نہیں معلوم۔
نازنین۔ کیوں! تم کیوں نہیں جانتے
تم نے دیکھا نہیں۔

روئین تن۔ سرگ۔ دیکھا تو۔ مگر مجھے
ان سفید چڑے والے آدمیوں کی
جھکے بال آفتابی رنگ کے ہوتے ہیں
اور جبکی عورتیں بھی مردوں کی سی ہوتی ہیں

پہنچ گیا۔ یہ مکان مندر کے اُس کمرہ سے
جس سے نوجوان مسافر کو یہ اٹھالایا
بالکل مشابہ بنا ہوا ہے۔ ایک طرف
ایک چھوٹا اور میلا سا چرخ سنگ مرمر کے
ایک بیڈول جیتیکا ٹول پر رکھا ہے
اسی کی دیوہی دیوہی روشنی سے تمام تر خفا
روشن ہے۔ آف آف یہی سنگ مرمر کا
ٹول ایک زمانہ میں بیچارہ اُن مصیبت زدہ
انسانوں کا کجوائش بلدان کا وحشیانہ خون
انوار کرنے کے لئے شیوجی پر بہنٹ چڑھا
جاتے تھے۔ بہت خوفناک دیو صورت
منج بچ تھا۔

روئین تن کے چہنچے ہی وہی دلہن
چہرہ والی نازنین جسے صرف ہم نہیں
آپ بھی حسن و خوبی کی دیوی کہہ سکتے ہیں
کے سامنے اکھڑی ہوئی۔ اس وقت اسپر
کچھ اُڑ ہی عالم ہے۔ تہ بہ سفید گلچ
سے چہر زری کے سبیل بوٹے بنے
ہیں۔ اس کا تمام بدن ڈھکلا ہے صرف
سیاہ بڑی بڑی اور اپنی جادو نظری سے
ایک عالم کو سین کر لینے والی آنکھیں کھلی
ہوئی منوں سازی کی نظر آتی ہیں۔

گلچ = لاهی۔ ایک بادیہ ریشی کپڑا جسے کرپا بھی کہتے ہیں۔ اصل لفظ انگریزی گلاب
جسے ہمارے لہو کے تصرف نے اپنے ڈھب کا بنا کے گلچ کر دیا ہے۔ ۱۲۔

بالکل شناخت نہیں ہے۔
 تازنین۔ (زیر نقاب مسکرا کے) خیر۔۔۔
 اور سب گونگے کہاں ہیں۔ ساگر !
 ساگر۔ اسی تہ خانہ کے برآمدہ میں پائی
 لئے کھڑے ہیں۔
 تازنین۔ بہت ٹھیک۔ اب میں بوہے
 کا پہاگ کمونوچی۔
 ساگر۔ اور سرکار جائیگے کہان۔
 تازنین۔ محل۔
 ساگر۔ تو مجھے اپنا یہ بوجہ ایسے ساخنہ
 چلن پڑیگا۔
 تازنین۔ نہیں گونگے اس مسافر کو
 پالکی میں لیجا بیٹگے۔
 ساگر۔ تو انہیں یہ حکم پہنچا دوں :-
 تازنین۔ نہیں میں خود جاؤنگی۔
 ساگر۔ مگر۔۔۔
 تازنین۔ (جلدی سے) نہیں جو میں
 حکم دوں۔
 یہ الفاظ اس لچھے سے ادا کئے گئے۔
 جس سے بارعب تحکم کے سوار کسی قدر غلٹی
 بھی ظاہر ہوتی تھی۔
 ساگر۔ (گردن جھکا کے) بہت خوب :-
 تازنین جلدی سے بوہے کھے دروازہ
 کی طرف جو قربان گاہ کے قسیدہ ہی ہے
 پھری۔ اپنی گردن لچھی سے ایک لچھی دروازہ

کی تالی میں لگائی۔ تالا کھلتے ہی دونوں
 پٹ اپنی چوٹوں پر زور سے گہوم کے پچون
 سے لگتے یوں دروازہ چوٹ کھل گیا۔
 اودھتے نہیں۔ تو یہ آپ نے بھی اسکی
 دوسری طرف ایک برآمدہ جو تہ خانہ کے
 اصلی کمرہ کی طرح زمین کے اندر ہی ہے
 دیکھا۔ یہاں بارہ تو فی سیکل جوان
 مؤسز (اودھ اور مالک مغربی شمالی کے
 پوربی اضلاع میں ایک مکینہ خانہ بدوش
 سیاہ فام قوم ہے جو کنجر اور ہوٹوان
 کی طرح سب چٹ ہوتے ہیں۔ لال وردیان
 پہنے اور لال ہی پگڑیاں باندھے ایک
 پالکی کے پاس بے حس حرکت کھڑے ہیں
 یہ پالکی نہایت نفیس بنی ہے اسپر بہت
 عمدہ روغن کیلے اور نہایت خوبصورت
 نقش نگار بنے ہیں۔ پالکی کے ایک
 طرف چار ویسے ہی مضبوط جوان سنی
 رنگ کی وردیان پہنے۔ بڑسی بڑسی طین
 ماتھ میں لئے چپ چاپ کھڑے ہیں یہی
 اسی طرح سجست حرکت میں البتہ کبھی کبھی
 کپکپک چوٹوں اور ہاتھوں میں ہیں مثل تیل

لے کر دہنی۔ کرنیدہ کمر بند نہیں جو باچار میں ڈالتے
 ہیں۔ کئی رنجرز تک ایک لچھا ہوتا ہے جو تین
 کمر میں پہنی ہیں اور مرد بھی جو صرف ایک رنجری پہنتے

ضرور کمال لیتے ہیں۔

نازنین کو دیکھتے ہی کہسار اور شعلی ڈھونڈ کر لے گئے۔ لڑنے لڑنے پر جب کہ گئے گویا وہ فی الحقیقت کوئی دیوی ہے جس کی طاقت اپنے فتنہ فراتھی۔ ساگر نے جلدی سے نوجوان کو پانکی میں لٹا دیا اور نازنین نے اُن درہنی پوش آدمیوں کی فتنہ دیکھ کر کچھ اشارہ کیا۔ جلدی سے اوٹھ کھڑے ہوئے۔ گونگے کہسار و ن پانکی اوٹھالی اور گونگے شعلی اپنی مشعلیں لے کر ساتھ ہو گئے۔ ساگر اور نازنین بھی دونوں چپ چاپ اُن کے ساتھ چلے۔ یوں یہ پانکی آگے چلی نہ ہٹوری دور چل کر ایک زینہ کے نیچے پتھکے پانکی بٹھ گئی۔ ساگر نے جلدی سے نوجوان کو پھر اپنی پیٹ پر اوٹھا لیا۔ اور نازنین کے ساتھ زینہ پر چڑھنے لگا۔

دوسو تین زینہ چڑھ کے پتیل کا ایک دروازہ بلا جو پتھکے کسی کی منتظر آٹھ کی طرح کھلا تھا۔ دونوں اس میں سے ایک بڑے کمرہ میں پہنچے۔ یہ کمرہ نہایت عمدہ طور سے ہندوستانی مذاق کے مطابق یہیں کے بنے ہوئے تھے نفیس اور بیش بہا چیمبروں سے آراستہ ہے۔ اس کی یہ آرائشی حیرت انگیزی کے سوا صاف

کہہ رہی ہے۔ کیا عجب کہ یہ کسی پری کا مکان ہو۔ ساگر بڑے استقلال اور دلہنچے سے جلد ہی جلدی قدم رکھتا اس کمرہ سے گزر کر ایک دوسرے کمرہ میں پہنچا۔ آٹھ اس سے زیادہ آراستہ دوسرے کمرہ ہے۔ آپ اسے شاعرانہ لہجہ نہ سمجھتے بات اگر ہم صفحہ کے صفحہ اس کمرہ کی آرائش کے بیان میں سیاہ کر جائیں تو بھی پورے طور سے بیان نہ کر سکیں۔ جلادہ اور آرائش کے کمرہ کے عین وسط میں ایک بہت نفیس بلور سی ٹیبل سی میز تھی جل رہی ہے۔ اسی کی بلکی بلکی روشنی تمام کمرہ میں پھیلی ہے۔

ساگر اور نازنین اس سے بھی گزر کر تیسرے کمرہ میں پہنچے۔ یہ کمرہ اس نازنین کا لباس خانہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے سب دردن پر مخمف رنگ ریشمی کپڑوں کی محرابیں بنی اور زر دوزی کے پردہ پڑے ہیں۔ چائے قہرینہ قہرینہ سے چھوٹی چھوٹی گول میزوں پر کہیں سنگھار دیا کسی جگہ خطر دان وغیرہ سدا ان آرائش رکھا ہے۔ اس پر اس کمرہ کا لکھ ہے۔ اس کمرہ کے سوا

لے آٹھ کمرہ فرنگی۔ سامان آرائش مکان

میں نازنین یہ دیکھ کر سیدھی کھڑکی لگی
اور بہت تیز بلکہ جلدی سے اس کمرہ سے
چلی گئی۔ اس جلدی میں اُس کا ریشمی
رومال جیسے نہری ہیل بوٹے چھپی تھے
وہیں گر پڑا۔

ایک یا شاید دو منٹ بعد ہمارے
نوجوان کے جسم کو کچھ حرکت ہوئی۔ پھر
ذری دیر بعد اُس نے نظر اُٹھائی جاگ اٹھا
اور تکیہ کے سہارے سے بیٹھ کر انہیں
کہو لین ادھر او دھر دیکھا۔ اور بہت متحیر
اُٹھ حیرت سی حیرت اور تعجب مانعجب ہے
وہ دیر ان مندر کی تاریک اور متوجش

کمرہ میں جسکی گول چہت کینے کی بدولت
ڈرار ہی تھی۔ سویا تھا۔ اور اٹھا تو اپنے
پُپ کو کسی پر سی شائیل کے لباس خادین
ایک مکلف مسہری پر لیٹا دیکھا۔ مگر یہ
جیسر تھوڑی ہی دیر رہی۔ پھر ایک
ایشیائی خیال نے اُسکے دل سے اس حیرت
اور احمودگی کے حریف کا قبضہ اٹھادیا
اُس نے خیال کیا میں سورما ہوں اور یہ
کچھ ویکھتا ہوں۔ ایک حیرت انگیز
خواب ہے۔ حسین میں پرستان میں
پہونچ گیا ہوں۔ چلو اچھا ہے۔ خواب
ہی میں بھی پرستان کی عجائبات تو دیکھئے
اور برق جال پر پونے کے دلورائے سے

ایک طرف ایک بہت مکلف مسہری جو نرم نرم
گہ سی اور ہلکے ہلکے ملائم ملائم ٹیگوں سے
آراستہ ہے کچھی ہے۔ ساگر نے اسی ہر کا
پہ ہمارے نوجوان مسافر کو لٹا دیا
اب نازنین نے اپنا سفید ترقع اوتار کے
اُگے رکھ دیا۔ اُس کا دل فریب چہرہ اس کمرہ
کے چراغ کی ہلکی روشنی میں جہاں جہاں کے
آپ کے (اور کیا بس آپ ہی کے) نظر کو
بُھانے لگا۔ اور اُسکی بڑی بڑی آنکھوں کی
مقاہت جیسی توت نہیں تو یہ اُن فسوں کو بچا دے
نظر میں آپ پر زحی مان غضب ڈالنے
لگیں۔

ساگر نے مسہری کے پردے ہر طرف
سے اٹھا دیئے۔ نازنین عجیب دلربا یا نہر تھا
سے مسہری کے پاس کھڑی ہو گئی بہت
خوش نوجوان مسافر کے خوبصورت دلیر
چہرہ کو دیکھنے لگی۔ اسی وقت ساگر وہاں سے
چل دیا۔ اب نازنین چپکے سے نوجوان پر
جسکی اُس کے ایک ابرو پر جو س دیا اور اپنے
جیب سے ایک چھوٹی شیشی جبین کوئی نفید
عرق تھا نکال کے اُسکے تھتھوتے سے لگا دیا
یہ عمل کرتے ہی نوجوانی سانس جو اب تک
بہت ست و ضعیف رہی کسی قدر ترقی ہو کر
باقاعدہ چلنے لگی۔ اور اُسکی ہلکوں نے
کچھ ایسی حرکت کی گویا وہ اب اُٹھا ہی چلیا

آنکھیں سنکینے۔ چپ چاپ بیٹھے رہو دیکھو
 اُن گے کیا نظر آتا ہے۔ مگر اس نظر سے
 کا اثر سوار اسکے کہ میں اس کو خواب سمجھ کر
 خاموش ہو رہوں اور کیا ہو سکتا ہے
 اسی وقت مختلف باجوئی سڑنی اور
 خوش آئند آواز جو کانچی راہ سے
 اُتر کے فوراً ہی دلیراثر کرتی ہے
 آنے لگی۔ مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ
 دیکو چھین کرنے والی صدائیں جس
 ساز کی ہیں وہ کس کرہ میں بج رہا ہے
 شاید ایک منٹ صرف بابے کی آواز آتی
 رہی پھر اسکے ساتھ کسی نازنین کی دھن
 دردناک آواز بھی جو عشقیہ مضامین کے
 گیت گاتی ہے آنے لگی۔ گلاب بھی یہ تیز
 نہیں ہوتی کہ یہ غذائے روح کہہ رہے
 اگر کانوں میں سما جاتی ہے۔ بالکل یہی
 معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک درد و دوار
 بچاے خود ایک ایسا باج ہے جو خود کو
 بے چھپرے بجاتا ہے۔ نوجوان نے
 ان خوش آئند آوازوں کو سن کر مسکرا کر چپکے
 سے کہا۔ عجیب عجیب ہے۔ بیشک عجیب۔ اور
 بہت ہی دلفریب۔ ایسا عشرت انگیز خواب
 دیکھنا گویا دو طرح سے زندگی بسر کرنا۔ یا
 مختلف حالتوں سے دو خیمہ لینا ہے۔ مگر
 اب تک جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ صرف کلونوئی

دعوت ہے۔ دیکھئے آنکھوں کی دعوت
 کیا ہو یقین تو ہے وہ اس سے بھی
 بڑھ چسپاں صبر کے ہوگی۔ خیر سن میں
 میں جو سنا تھا اس سے وہ دیکھنے کے جو ندا
 دکھلائیگا۔

ان باتوں کے بعد آہستہ کچھ دیر ہی انتظار
 کرنا پڑا۔ فوراً ہی خود کچھ ایک بار رو چلے
 اٹھا اور ایک کرہ دوسری طرف نظر آیا۔
 اس کی دیوار میں بالکل ٹنگ مگر کی ہیں۔
 اور چھت بلور کی۔ مگر اسکے بار نظر بہشتانی
 دیوار اور چھت پر بہت خوشنما سہرا کام ہے
 ۔ پچھلے کچھ نوارہ بھی تھی پھول رے
 چھوٹ رہا ہے اسکے درمیں کچھ سیپکے
 بیس فانوس تیلی شامین طلانی اور آویزے
 بیشش بہا جو اہرات کے ہیں روشن میں
 ان فانوسوں کی روشنی اور جو اہرات کے
 آویزوں کا عکس پڑ کر۔ فوارہ کی پہوٹار
 میں دھنک کے سے رنگ بار بار نظر آتے
 ہیں۔

یہ تماشا دیکھ کر ہمارا نوجوان محو حیرت
 مبالغہ چلا اٹھا۔ بہت خوب۔ بہت ہی
 خوب۔ مگر میرے ہی ان دامن آنکھیں
 اس سے کچھ اور زیادہ دیکھنے کی مشتاق ہیں
 آؤ۔ کیا اچیت انگریز تماشا ہے ایسے
 تماشے بڑے بڑے نامی تھیٹر میں

حیرت زدہ سا فرسے چلا کے کہنا بیشک
یہ پرستان ہے۔ مگر نہیں معلوم پیون
کی ملک کہان ہے۔ اپنے ناخواندہ جہان
نئے خیمہ دم کہنی ہی نہ آئی۔

آخر سر ہی لفظ ادا ہوئی ہی پھر ایک پرو
خود بخود اٹھا۔ اور ایک نہ بہا قاست نازنین
اور ملک کے رسم دروان کو کھلی لباس سے
آراستہ اس کرہ میں آئی نظر آئی۔ آہا اس
پر نیراد کے مکلف پوشاک سے عجیب مفرح
دل و دماغ خوشبو آ رہی ہے۔ اس کے
منہ پر نقاب پڑا ہے۔ مگر بڑی بڑی سیا
چمکیلی نوکیلی آنکھیں اور پتلے پتلے منہ
ہوٹھ صاف نظر آتے ہیں۔ باریک
گاؤ دم انگلیاں۔ گوری گوری نرم نرم
ہتھیلیاں جھیر بے شمار خطوط ہیں ۱۲ رگوں
چمکدار کلائی۔ لباس سے باہر نکلی ہوئی اپنی
مقناطیسی قوت سے دیون کو کھینچ رہی
ہیں۔ آف آف مگر کس کے دل کو کیا معلوم
ہستہ آپ۔ سہی یہاں موجود ہیں۔ ڈولوں
خوشنما کا ند ہوئی کا ڈول باریک لباس
ہیں سے خوب صاف نظر آتا ہے اور کسی کا
بیقرار دل اور بچی بچیں ہوتا ہے ارا کیا
نہیں۔ نوجوان ہی تو ہے)

یہ نازنین مستانہ اور دلربا نہ چال سے
کرہ کے دروازہ تک آ کے شتر کے کھڑی

نوروز کے دن بھی نہیں دکھائی دیتے
بس ایک پرسی جال شہزادی کی جو اس
دلا دیز ستا بٹائی جان ہو کس رہتی ہے۔
ابھی یہ لفظ ادا کر کے اُسکے لب بند
نہوئے تھے کہ ایک گروہ نڈنیوں کا۔
اُسی کرہ میں انہیں پوشیدہ باجونی
آواز دینے لگی تال پر جو اب تک آرہی ہیں
ریختی ڈینگ سے ناچتا نظر آیا۔ آہا
یہ دلکش حسن اور یہ تاج ہمارے نوجوان
مسافر نے تو دیکھا شاید ہمارے دور رس
خیال (گجرا یہ نہیں آپ کو پھوٹ گئے)
اور آپ کے تصور نے نہ دیکھا ہوگا۔ ران
پر بڑا دن کی صورت تو بلائے جان ہی
ہے۔ انکی ہر ایک ادا اور ہر ایک جنبش و حرکت
قیامت انگیز ہے۔

نوجوان نے مسکرا کر کہا۔ آہا ہا۔ میں
دلربا نازنینوں کا ساتھ دیتا مگر ڈرتا ہوں
خدا اسی جنبش ہوئی۔ اور میں جاگ پڑا۔ آف
پھر یہ لطف خواب کب نظر آئے گا۔ یہ ہے
میں اپنے بس تو اس حیش نقد کو خواب
ہی میں نصیب ہوئی ہے۔ کچھ دنگا۔ یہ کہتو
ہی بابے کی آواز بند ہو گئی۔ فانوس بھی
خود بخود بجھنے لگے پھر انکی روشنی زرد اور
بے روپ ہو گئی۔ اور سر بڑا دین ایک ایک
کر کے نظر سے غائب ہو گئیں۔ آہا ہا۔

دل میں کہا۔ نووہ مجھ سے باتیں کر رہی ہے
کہو جواب دون یا نہ دون۔ اے مجھے غضب
کچھ منہ سے کہا۔ اور میں جاگ پڑا تو۔
اُٹھ چپ ہو رہو۔ گویا سنا ہی نہیں۔

تازہ نین۔ آپ چپ کیوں ہو رہے نام
بتا دینے میں کیا رنج ہے۔ آپ آجکی
رات میسہ مہان میں۔ آپکو مسیہ می
دشمنی نہ چاہیے۔ مرانی نہ کر بتا دیجئے
مجھے معلوم ہو جائے کہ میں جس شخص سے
اس تواضع سے پیش آئی ہوں وہ کون
ہے۔

نوجوان۔ (دل میں) اب کیا کروں۔ جو کچھ
ہو جواب دینا ہی چاہیے۔ (آواز)
میرا نام! جارج مالکیم۔

تازہ نین۔ جارج مالکیم۔ آپ انگریز ہیں۔
نوجوان۔ جی ہاں۔ مگر اسکاتلڈ۔ (اسکاٹ
لینڈ کا رہنے والا)

تازہ نین۔ اسکاٹستان کیوں چھوڑا۔ یہاں
کس لیے آئے۔

نوجوان۔ دو مہینہ ہوئے میں یہاں
اپنے باپ، سر جان مالکیم سے جو بنا رہا
کے صوبہ کے چیف جج ہیں۔ لے آیا ہوں
اب انہاں۔ کہے پاس جاتا ہوں۔

تازہ نین۔ جان مالکیم۔ بڑا قابل منصف اور
پورا کہنہ لکھنے والا۔ میں انہیں خوب

ہو گئی۔ پھر چند منٹ کے بعد آگے بڑھی
ہمارا نوجوان سا فراموشی قند ز اچال سے
متاثر ہو کر چلا اٹھا۔ الہی خیر! الہی خیر!
اس روش سے نہ کسی کو کبھی چلتے ہو کچھ
پاؤں سے دلوں سے اس طرح کھلتے دیکھا۔
یہ سگریٹا دمسکاتی۔ اور ہمارے نئے ہون
سافو نے انگریزی کا ایک شعر جو یاس محزون
کے اس شعر کا اس تبسم کا اثر تیر سی ہا
جائے کدہ۔ ایک ٹکڑی سے میسہ دلوں
دیتی ہے۔ ہم مضمون ہی پڑھا۔ اور
چپکے سے کہا آہ اس خواب پر میسہ میسہ

قربان۔ کاش میں ایک سال تک نہ جاگوں
براہم ہی خواب دیکھتا رہوں۔ ان
میں خوشی اپنی عینہ ز زندگی کا ایک ال
بس صرف ایک ہی اس خواب کی نذر
کرتا ہوں۔ ہے ہے یہ خواب عجیب خواب
ہے میں پرستان میں نہیں تو بہ ہشت
میں ہوں ساور جو میسہ سانسے کٹری
ہے۔ حور! بیشک حور!

ابھی نوجوان کے ہونٹ اپنی بات
کو پورا کر کے بند نہیں ہوئے تھے۔
کہ تازہ نین اسی قیامت ز اچال سے یہ
کے پاس پہنچ کر کھڑی ہو گئی۔ اور سکا
کہنے براہ جہانی پشیمان نام لکھنے لگا
نوجوان اس کی آواز سے نہ ہٹتا تھا

جانسی ہوں۔ رذری چپا رہنے کے بعد
 خیر یہ بتاؤ۔ جو کچھ تمہیں گزرا یا گزر رہا
 ہے۔ اسے تم کیا خیال کرتے ہو۔
 نوجوان۔ ٹھیک ٹھیک بتا دوں۔
 نازنین۔ اور کیا۔
 نوجوان۔ میں جانتا ہوں۔ میں ایک
 عجیب خواب دیکھ رہا۔ اور اسے تمہاری
 موجودگی نے زیادہ جرتناک اور دلچسپ
 بنا دیا ہے۔
 نازنین۔ (مسکراتے ہوئے) بیشک!
 اور اس خواب کے ختم ہونے کے لئے مجھے
 کیا کرنا چاہئے۔
 نوجوان۔ کچھ نہیں۔ اپنے من سے
 نقاب اٹھانے کے سیر می نہ دیدی آج بھی
 اپنا جمال دکھا دو۔
 نازنین۔ جمال! اے کیوں نہیں۔
 تین خوبصورت نہیں ہوں۔
 نوجوان۔ خوب۔
 نازنین۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں
 خوبصورت بھی ہوں۔
 نوجوان۔ جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے وہی
 اُس کے حسن کا جو میرے نظر سے پوشیدہ
 ہے پورا ثبوت ہے۔
 نازنین۔ (مسکراتے) نہیں تمہیں
 دیکھ کا ہوا۔

نوجوان۔ ہرگز نہیں۔ آپ بیشک حسین
 ہیں۔ وہ اثر جو آپ کی موجودگی سے میرے
 دل پر پڑ رہا ہے۔ یہی کہتا ہے۔
 نازنین۔ (مسکراتے) اثر! اثر!!
 یہی نہ در زور سے دہرنا۔ آہ۔
 اسکی تمنا یہ ہمیشہ سے یونہی دہرنا
 ہو گا۔
 نوجوان۔ نہیں کبھی نہیں۔ صرف
 آپ کے حسن کی تمنا طبعی قوت اُسے
 اس حرکت پر مجبور کر رہی ہے۔
 نازنین۔ آہ۔ ایسے ہی تم ہر ایک عورت
 سے کہتے ہو گے۔
 نوجوان۔ کبھی نہیں۔ میرے ان ہونٹوں
 سے اتنا ایک لفظ غلط نہیں نکلا۔
 اور نہ میں نے اتنا کہا اپنے دل کو کسی
 نازنین کی طرف اتنا متوجہ پایا۔
 نازنین۔ اور باوجودیکہ تم مجھے پہچانتے
 ہی نہیں۔ اور نہ مجھے دیکھا ہے۔
 نوجوان۔ بیشک۔ میں پھر عرض کرنا چاہوں
 یہ نقاب اٹھانے کے اپنی صحت مجھے دکھانا
 دیجئے۔
 نازنین۔ مجھے تمہاری دلکشانی ناگوار
 ضرور ہے مگر میں تمہاری یہ منت اور
 التجا قبول نہ کروں گی۔
 نوجوان۔ سبب۔

تازنین۔ کچھ مہینیں (ٹھکانہ) میسر آئی
نہیں چاہتا۔

یہ الفاظ اس انداز میں کہے گئے کہ
نوجوان کو دوبارہ کہتے یا اس امر پر زیادہ
گفتگو کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

تازنین۔ چارج مالکیم۔ اگر میسر آفتاب
منح نہ کرے تو آپ اس وقت میسر ساتھ
ہی کھانا کھائیے گا۔ (ذریعہ دیر پڑے)
کیون منظور ہے نہ۔

نوجوان۔ جی ہاں۔ (دل میں) اور خواب
میں کھانا پینا بھی عجیب لطف انگیز بات ہے
مگر کہیں منہ اور ماتھے کی حرکت مجھے جگا
نہ دے۔

تازنین نے پیچھے ہٹ کر دوبار تالی بجائی
نورا چار گونگی جشنیں جولاکھی اٹلس کے
گون پہنے مین کھانے کی ایک چھوٹی مینر
کے چار دن کو لے کر گئے اسے اٹھائی
لائی ہوئی نظر آئیں۔ اس میں ہر کھانا
ہے۔ حیشون نے اس کے لاس کے ساتھ
بچھا دیا۔ اور کو حیشون کے عوض وہ بہت
ادائیگی بخشی گئی میسر کی دو نوٹس
بچھا دیئے۔

تازنین۔ نوجوان کا ماتھے پکڑا کے (آؤ
میسر سی مایہ زور کو ذہن کر کے
خوش کرو۔

اور اس کا ماتھے پکڑ کے اٹھایا۔

نوجوان۔ (خود ذہن پکڑ) پھر پھر۔

(دل میں) باتیں کرنے کی اور بات نہی
مگر کھانا کھانے کے لئے اٹھا اور جاگا۔

پھر یہ لطف کہاں۔ لو اور سنو۔ یہ میسر
ماتھے پکڑ کے کھینچتی ہیں اور جو میں جاگ رہا

وہ تو کو بڑی حیرت ہوئی۔ یہ کہنا مان گئی
نہیں جگا دینے میں کسر ہی کیا رہی تھی۔

تازنین۔ (پھر ماتھے پکڑ کے) اٹھو کیا سوچے
سو۔

نوجوان۔ (نیچے ٹھکے ہوئے دل میں)
یہ بڑی مصیبت ہے۔ نہ اٹھو نکا تو نہ ہوتی

جگا دینگے۔ چلو انہیں کا کہنا کرو۔ مگر
افسوس اب میں جاگ پڑو لگا۔ تازنین نے

ماتھے پکڑ کے اٹھایا اور وہ چار ناچار اومٹ
بیٹھا۔ اس کے ساتھ چلا۔

نوجوان۔ (دل میں) میں تو اچھے
خامسے بیٹھ جاگنے آدھیوں کی طرح چل

دلا ہوں۔ (مسکرا کر) واہ سے خواب
تازنین نے اسے ایک گدی پر بٹھا دیا۔

دوسرے پر اس کے مقابل خود تیشی۔
اب نوجوان۔ میں دیکھتا بہت خوب صورت

پہنچ چکی کی رکابیوں میں تھی تو بی نصابت
اور حققت قیمت بہن سونے کی رکابیوں

کہیں زیادہ ہے۔ اس طرح کے لطیف

خوش ذائقہ اور خوشبو کھانے جنکے دیکھنے اور بوسہ لپکھنے سے بے اختیار رکھ لینے کو جی چاہتا ہے۔ چنے ہین اور فرانسسی۔ انگریزی۔ پرتگالی۔ شہزادہ موجود ہے۔ مگر میسر کی آئین اور کھانوں کے چنے جانے کا ذہن اس کی دوسری ہے۔ یہ میسر کا چیسرہ و نکو پیکچر ہی رہا تھا۔ کہ ایک طے سے کسی سریلے سار کے ساتھ کسی خوش گلو کے گانے کی آواز آتی شروع ہوئی تھی۔

اس آواز کے ساتھ ہی وہ نونے گانا شروع کیا۔ تھوڑی دیر میں کھانے کے اوپر کھڑے ہوئے۔ نازنین نوجوان کا ہاتھ پکڑ کے ایک اور کمرہ میں لے گئی ایک کرسی پر بٹھا کے خود بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور بائیں چھپر دیں تھوڑی دیر کے بعد دیوہنی باتوں باتوں میں اپنا نو مال اُسے دیکر کہا۔ دیکھو کیسی اچھی خوشبو سے یہ بسایا گیا ہے۔ نوجوان نے شکر یہ کا سلام کیا۔ اور اُسے سونگھا سونگھا کھانا کھا کہ قیامت ہو گئی۔ فوراً ہی ہوش ہو گیا۔ افسوس ہمارے نوجوان کا خواب ختم ہو گیا۔ اب وہ جاگا اور اُسکا نصیب سو یا ہی چاہتا ہے۔ مگر نہیں ساگر چلتے وقت کا لوہے دوسری رات کا وعدہ کر لیا

تھا۔ ابھی یہ کیسے اُٹھے گا۔ ہوگا اور کیا عجب کہ اسوقت تک یہ کسی اور حالت میں ہے۔ کچھ ہواب رس اسے ہین چھوڑ کر کالو کی خبر لیتے ہیں۔

ہے ہ تمام دن گذر گیا شام بھی ہو گئی۔ بالکل رات کے کچھ گھنٹہ بھی چکے چکے غائب ہو گئے۔ اور کالو بیچپارہ اُسی جگہ متحیر اور پریشان بیٹھا ہے ایک طرف سرورن عجیب و حرکت پڑا ہے۔ اسی حالت میں آدمی رات ہو گئی۔ تب لیکر ایک پکرا آواز نونے کی آواز سنائی دئی۔ اب کالو نے اسے صاف معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ آواز کشتی آدمی کے منہ سے نکل رہی ہے۔ اور اسوقت یہ آواز باہر سے بھی نہیں آتی۔ اُسی نہ خانہ کے راہ سے زمین کے نیچے سے آرہی ہے۔

کالو۔ (چکے سے) وہی ہیں۔ اب دیکھئے کیا حکم ہو۔ خدا غیر کرے میرے آقا کے بیٹے کی قیمتی جان اُنکے خوفناک ہاتھوں میں ہے۔ اور مجھے اس ساگر سے بہت خون ہے۔ معلوم نہیں انہوں نے جابج بالکھم سے کیا سلوک کیا۔ یہ کہہ کر چپ ہو گیا۔ اور بھیری کے ساتھ بہ مجبور سی انتظار کرنے لگا۔

تاگر۔ اور کیا بہوانی کے پیر زیادہ بکبار
 کرنے کے عوض اسی طرح ہر ایک حکم کی
 بیعت و تعمیل کرتے ہیں۔ اب مالک ہم اور برہنہ
 جسم کو پہلے کچھ حکمت سے پہنچائی۔ پھر دونوں
 نے کروڑ بلی یہ دیکھتے ہی ساگر سترنگت
 گھس گیا چوکا اپنی جگہ پر آ گیا۔ اور اسی
 وقت مالک ہم نے انکو بین کھول دین۔ انہوں
 اب اسکا پر لطف خواب ختم ہو گیا۔ آنکھ
 کھولتے ہی اُس نے چاروں طرف سے بہت
 حیرت سے دیکھا۔ کہ میں خواب میں کہاں
 پہنچ گیا تھا۔ اور جاگا تو پھر وہیں ہوں۔
 جہاں سویا تھا۔ اس حیرت انگیز خیال نے
 اُسکے نشہ میں بہت تغیر پیدا کیا۔ وہ اگل
 حیرت اور تعجب کی تصویر بن گیا۔ پھر ذرا دیر کے
 بعد کچھ سوچ کر بہت غماں آواز سے کہا۔ ٹائے
 یہ سچ ہے خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا تھا۔

تیسرا باب

خواب اور پھر خواب نہیں

نوجوان نے بستر سے اٹھ کر کھلے میدان
 کی طرف دیکھا اور چاند کی چمکی چمکی روشنی

تھوڑی سی دیر کے بعد پھر کچوکا اپنی جگہ سے
 ہٹا اور ساگر نوجوان کو جو پھر سو رہا ہے
 لئے نمودار ہوا۔ کالو اُسے دیکھ کر بہت
 خوش ہوا۔ یاس اور ناامید سی یاہیم
 رجا کی بدولت جو مردنی سی اُسکے چہرہ
 پر چھائی تھی خوشی کے رنگ سے بدل
 گئی۔ اور انتظار سے پھرائی آنکھیں کھلیں
 چمک اٹھیں۔ ساگر نے مالک کو بستر پر لٹا
 دیا۔ اور برون کی طرف اشارہ کر کے
 کہا یہ کل سے اسوقت تک یہ ویسا ہی تھی
 حرکت پڑا ہے۔

کالو۔ مان۔

ساگر۔ اچھا۔

اور ایک شیشی سفید عرق کی نکال کے
 تھوڑا سا عرق برون اور جارج مالک
 کی تھنوں میں ٹپکائے ان سے الگ
 ہو گیا۔

تاگر۔ کالو سے اب ایک منٹ کے بعد
 دونوں اٹھ بیٹھ گئے۔

کالو۔ مجھ سے کچھ پوچھیں تو میں کیا
 کہوں۔

تاگر۔ تم نے دیکھا ہی کیا ہے۔ پھر
 کیا کہو گے۔ مان یہ کہہ سکتے ہو۔ تم اتنی
 دیر تک سوئے رہے۔

کالو۔ بہت خوب۔

چھوہی پہ تہین اسے رفقہ سکر بہت
حیرت ہوئی۔

نوجوان۔ ہائے۔ تو وہ خواب ہی تھا۔
بروز نہ کیا۔

نوجوان۔ (سب حال مفصل بیان کر کے
کاٹوسے) تم نے بھی ایسا حیران کن
خواب دیکھا یا کوئی سے منسے۔

کاٹو۔ کیوں نہیں۔ کئے بارہ یہ صرف
انگریزوں کے لئے جو نازہ دلائت ہوں
حیرت انگیز ہے۔

نوجوان۔ اس خواب کے منسے لیتا
ہوا۔ اور حیرت میں غرق! خیر! اب یہاں
سے چلنا چاہئے۔

کاٹو نے بستر اور تکیہ اوٹھائے سب
پانچ کیٹس جہاں کہاں بیٹھے برطی
بے صبری سے انکا انتظار کر رہے۔

تھم چلے۔ کاٹو نے جلدی سے آگے
پہنچ کر بستر پانچ میں بچھا دیا جرح ہلکھم
بیٹھ گیا کہاں بیٹھے۔ بروں ہی اپنے پرل

گھوڑے پر سوار ہو کر چلا۔ نوجوان
دیر تک اپنے خیالات میں مچھپ بیٹھا رہا
پھر کاٹو کو پکارا۔

کاٹو۔ (پانچ کے پاس پہنچ کر) حضور
نوجوان۔ تم نے مجھ سے کہا تھا آپ
کے ابا جان نے میری جان بچائی۔

دیکھ کے اس صبح کی دھوپ کا دھوکا ہوا۔
نوجوان۔ آف بہت سوئے۔ دن نکل

آلا۔
کاٹو۔ سوکار کو دھوکا ہوا۔ رات ہے۔

اور یہ چاندنی پہیلی ہے۔
نوجوان۔ کیا! یہ اور طوفان ایسی جلدی
رخصت ہو گیا۔

کاٹو۔ جلدی!۔ بیشک کل رات سے
آج تک۔
نوجوان۔ بین! کل رات سے!۔ یہ

تم کیا کہتے ہو۔
کاٹو۔ جی! ان حضور۔ بہین اس مندر
میں آئے جو بیس گھنٹہ سے زیادہ ہوئے

اس عرصہ میں آپ بہت بیخبر سوتے
ہے اسی سے میں نے جگنا مناسب
سمجھا۔

نوجوان۔ اور میں نے تو کہا نا کھانا خوب
شراب ہی پی۔

کاٹو۔ کب۔ جس وقت سے آپ سوئے میں
برابر بہین موجود رہا۔ میں نے تو آپ کی لپک
ہی اوٹھتی نہیں دیکھی۔

کاٹو نے یہ بات اس انداز سے کہی
اور اپنے لیٹرہ کو ایسا سنہا لاکہ نوجوان
کو لہجہ اور بشرہ کے تغیر سے درجی بھی
شک نہ ہوئے نوجوان کی آنکھیں کاٹو کے

کالو۔ (جلد سی سے) جی ہاں۔ سچ تو ہر
تو جوان۔ کیسے۔

کالو۔ اسے دو برس ہوئے۔ ایک دن
میں گنگا جی کے کنارے پھلی کا شکار
کھیلنے گیا۔ اسوقت میرے پاس جو دکن
ہتی اسکا ڈورا چھوٹا تھا۔ اور کنارہ پر
دوڑ تک پتیاں اتنی پڑ سی تھیں۔ کہ
پانی بالکل نظر نہ آتا تھا۔ ان تپیوں کے
سبب سے میری دکن کا کانٹا

صاف پانی میں چودہ رو تک تھک چکا نہ سکتا
تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر دیکھی افسوس
آج شکار نہ ملیگا۔ اور لوٹ چلا۔ راستہ
میں ایک ڈوٹھی کنارہ پر کھوٹی سے
بندھی لیگی۔ اتنو مجھے کچھ اور بچی
جلدی سے اسے کہو لکر اٹھیں بیٹھا
اور ڈانڈ سے جو اسی میں رکھی تھی کھینک
اُسے بہت دور لیگیا۔ رام گھاٹ کے
قریب جہاں کنارہ کی چاڑی خوشی شاہین
پانی پر ٹکی ہوئی تھیں اور دیا کا پہاڑی
بڑا ہے ڈوٹھی ٹھڑکے دکن ڈالی۔

تو جوان۔ جہاڑیاں کن درختوں کی
میں؟

کالو۔ نہ جانتے۔ لوگ تو مجھے جنگلی جھن
کہتے ہیں۔ اور یہ بھی سنا ہے۔ دو ہزار
برس سے زیادہ ہوئے کہ خوشی جہاڑ

نے خود اپنے پاک ہاتھوں سے ان درختوں
کا بیج اس جہاڑیاں اور پوترندی کے دونوں
کنارہ پر موٹا سے سمندر تک بویا تھا۔
انہیں درختوں کے بیجیں گنگا جی بہتی
تھیں جب سے راج بدلا۔ پانچواں
ہو گیا۔ پانی جاتریوں کے پر چھائیں ان
درختوں پر پڑے تو وہ اکثر جگہ سے خود بخود
جگمگاتے رہا ہو گئے۔ کہیں کہیں
باقی ہیں۔

تو جوان۔ ہوگا۔ تم اپنا قصہ کہو۔

کالو۔ جی ہاں۔ میں نے دکن ڈالی اور
چھلیاں اٹھیں پہننا شروع ہو میں نہیں
معلوم اسوقت کیا سبب تھا۔ کہ بس دکن
ڈالنے کی دیر ہوتی تھی۔ کٹیا پانی میں
ڈوبی اور تیرا جو ایک پل بھی تیرنے نہ
پاتا تھا۔ غوطہ کھانے لگا۔ اور میں نے

گھسیٹ کے پھلی پکڑ لی۔ ایک ایک منہ
میں آٹھ آٹھ دس دس چھلیاں آئیں۔
تھوڑی ہی دیر میں۔ ڈوٹھی کا پینہ اچھل
سے پھر گیا اور میرے ساتھ دکن کی پٹلی
دیتے دیتے تھک گئے۔ مگر کار کی ہوا
کم نہ تھی۔ بار بار دکن ڈالتا ہی رہا۔

سب سے اخیر میں میں کٹیا میں چارہ تھا
چھکا تھا۔ پسینہ چاہتا تھا کہ اچانک ڈوٹھی
زور سے اوپر پھیل کر پھر پانی میں گر گئی۔

کرتے لگا۔ مگر اُسے اسی وقت مگر چھ
بھراوچھن اور اپنی بہار سی دم مار کے
میسر تو دنگی اولٹ دسی۔ دو گئی تھی
دور جاسے پانی میں اوتی آئی تھی۔ مگر
میں اُسکے اوچھٹے ہی دریا میں گر کے تھو
اُکھانے لگا تھا۔ وہنیں غوطہ کے بعد
میں نے اسچھ آپکو منہ لکیرنا شروع
کیا۔ اور مگر چھ ہی میں سے جھپٹے چلا میں
نے اُسے دیکھ کے دوسری ترکیب اختیار
کی دو چار تھتیر کے غوطہ لگا کے دور
نکل جاتا۔ اور پھر لکھ کر زور زور سے
چلانا اور پانی اوچھا لٹا خوب تیز تیز ہوتا
اس طرح ہی تھوڑی دیر تک میں نے
اپنی جان بچائی۔ مگر وہ ظالم ہی برا بھلا
ساتھ ہی رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس
نے میسر عاجز کرتے کے لئے اپنی دم
نے پانی اوچھا لٹا شروع کیا۔ اس پانی کے
چھٹے بہت زور سے میسر منہ پر پڑتے
تھے۔ لگاتار چھٹو ٹوٹی بہت سی سیڑی
نظر بالکل بیکار ہو گئی۔ ذرا ہی دیر میں
دیتا تھا۔ مگر یہ نہ تھا۔ غوطہ لگا
تھوڑا۔ زور سے اُسے اُسے تھوڑے
تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
آواز دیں۔ یہ بلانا تھا۔ مگر چھ کی دم
جو پانی اوچھا لٹا۔ وہ نہ ہو۔ نہ لگا۔ نہ

کر دیا تھا۔ اور وہ میسر ہی طرح کی آواز
سے گھبرا رہا تھا۔ میں اُس سے بہاگ نہ سکتا
تھا تو اُسے ہی یکا یک جھل کر کے مجھ
پر ٹپنے کی جسرت نہ ہوتی تھی۔ اسی حالت
میں کنارہ پر تھوڑی دور ایک گرداؤ تھی
اُفسر آئی۔ اور اس میں سے میں نے آواز
سنی۔ گھر انہیں میں ہی آپہنچا
میں نے اُس گرد کی طرف بغور دیکھا تو معلوم
ہوا کہ ایک سوار ننگی تلوار ماتھے میں لئے
ایک پستول منہ میں دبائے اپنے گھوڑے
کو دریا میں ڈالنے کے لئے بار بار اڑا لگا ہوا
ٹھوڑا بھیڑے تھتیرے اور لگام کے جھنگون
سے جھلا جھلا کے کھڑا ہو جاتا ہے۔ مگر اب
آگے نہیں چلتا۔

دوسرا آدمی دیکھ کے مجھے کچھ دبا رہی
ہوئی۔ تیرنے کے ساتھ ہی انتظار کی
آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھنے لگا۔
مگر چھلانے سے زبان نہیں رکی مستعد
سوار نے شاید دو تین ہی پل میں اپنے
کیت گوتے کو منہ لکیر لیا۔ اُسے
چلی میں لے آیا۔ لیکن اُتیب نے دیکھا مگر
نے یہ ذرا شک کر لیا تو مجھے چھوڑ کے
اُس کی طرف بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر میں
سوار نے کیت گوتے کو منہ لکیر لیا۔ اُس نے تھوڑا
بھاگتے دیکھا۔ پھر گھر سے تھوڑے تھوڑے تلوار کا

لڑا کے کے بچانے کے لئے یہ جان چکوں
اٹھائی۔ سہر جان مالکھم تھا۔

نوجوان۔ (تعجب سے) ابا جان۔
کالو۔ جی ہاں۔

نوجوان۔ بڑی بہادری کی۔

کالو۔ بس اسی سبب سے وہ۔ آپ اور
آپ کے بہائی۔ اور جو کوئی آپکا پیارا ہو
سب مجھے بہت پیارے ہیں۔

نوجوان۔ تمہارے ماں باپ زندہ
ہیں۔

کالو۔ نہیں سرکار۔ مین دنیا میں بالکل
اکیلا ہوں۔

نوجوان۔ بہت پیارا اور مہربانی کے
بجے (اگر منہ راجی چاہے تو تم ہمیشہ
میرے ہی ساتھ رہو۔

کالو۔ نے یہ سکر سر بیچ کر لیا۔ جواب
نہ دیا۔

نوجوان۔ کیوں کیا سوچتے ہو۔ کیا کوئی
سبب انکار کرنے کا ہے۔

کالو۔ نہیں سرکار۔

نوجوان۔ پھر۔

کالو۔ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنے کے لئے
آزادی ہونی چاہئے۔

نوجوان۔ اور تم آزاد نہیں ہو۔

کالو۔ نہیں۔

ایک ملاٹھا ہاتھ مگر چھ کے منہ پر مارا۔ مگر کچھ
تلوار کی چمک سے ہوشیار ہو کر ہاتھ اٹھاتو

ہی ہٹ گیا تھا۔ تلوار باقی پر پڑی۔ وار
کے خالی جانے ہی مگر چھ پھر اسکی لٹیر

لیکا۔ اور منوار نے پھر گھوڑے کو پھیر کے
دوسرے ہاتھ رسید کیا۔ مگر افسوس یہ بھی خالی گیتا۔

اسی طرح کئی چوبیسین ہوئیں۔ مگر ہر بار سوار
ہاتھ اڑ چھا ہی رہا۔ کوئی تلوار اس پر نہ

پڑ سکی۔ اس عرصہ میں مین بھی سوار کے
پچھے پھینچ گیا تھا۔ جس نے اسے پتہ نہ تھا

مین بھی پھر جاتا تھا۔

شاہد درمشت تاس بوئی دو نور لڑنے پہ
پھر سوار نے تلوار بخل مین واکر پستول سنبھا

اور خوب تاک کے مگر گھچی آنکھ مین گولی لگائی
گولی ٹھیک نشانہ پر پڑی۔ مگر چھ اول لڑ گیا

اور مین نے اس خیال سے کہ وہ مجھ پر لپکا
ہے غوط لگایا۔ جب مین باہر نکلا سوار نے

چپٹلا کے کہا۔ اب نہ بھاگو۔ تمہارا دشمن
مر گیا۔ اور گھوڑا تیرا کے جلد ہی میرے

پاس پہنچا۔ اور میرے ہاتھ پکڑ کے اپنے
آگے بٹھا لیا۔ تھوڑی دیر میں ہر دم لٹا رہ

پر پہنچا۔

یہ کہہ کر کالو چپ ہو گیا۔ اور ذرا دیر
آنسوؤں سے روتا رہا۔ پھر کہا۔ سرکار۔

وہ بہادر درمحل سوار جس نے ایک ناچیز

نوجوان - کسی کے پابند ہو -

کالو - جی ہاں -

نوجوان - کس کے -

کالو - سرکار میں نہیں بتا سکتا - ایک

راز کی بات ہے - اور راز ہی دوسرے کا

میں کیسے کہہ دوں -

نوجوان - اچھا اپنے راز کی حفاظت

کرو - اور آزاد ہو یا پابند خوش رہو معلوم

ہو گیا تم میرے نہیں ہو سکتے - خیر گھر

مجھے تم سے محبت ہے -

کالو یہ سن کر چپ ہو گیا - اور اُس کے

بشرہ سے سچے سچے آثار ظاہر ہوئے

نہ تو سی دیر - کے بعد وہ پالکی کی پی پی چھوڑ کر

الگ چلنے لگا - اور چند گھنٹہ کے بعد

پھر پالکی کے پاس جا کر کہا : سرکار اب

ہسٹ پیچ گئے - یہی بند اس ہے -

گہاروں - نے تو بصدورت شہر کے کنارہ

ایک کونٹھی مین پالکی رکھ دی اور دوسرے

لحد میں نوجوان کو اُس کے باپ - نے بند ہے

لگا لیا - پھر دو دن بھائیوں میں لقمہ

ہوا -

سر جان مالک - یہ کیوں ہوئی - ہمیں

توکل ہی منہا ہے - آئے تے تو می امید

تھی -

نوجوان مسکرا کے چپ ہو گیا -

سر جان مالک - کیوں کل کہاں ہے -

نوجوان - عجیب اتفاق ہوا - میں اور برون

دو نوں پر سوں ایک پہاڑی پر ایک دیر

مند میں سوئے تو کل رات تک سوئے ہی

رہے -

سر جان مالک - مشیو جی کے مند میں

نوجوان - جی ہاں -

سر جان مالک - اور تم دونوں چوبیس

گھنٹہ سوئے تے -

نوجوان - جی ہاں -

سر جان مالک - اور کالو -

نوجوان - میرے نزدیک وہ ہی سوار

مگر وہ انکار کرتا ہے - خیر جو کچھ ہوا

میرا وقت خوب کٹا - میں نے بہت

عمر حیات انگیز خواب دیکھا -

سر جان مالک - خواب ایسے ہے -

نوجوان - عجیب و غریب خواب تھا یہی

جی چاہتا کہ میں سوتا ہی رہوں -

سر جان مالک - اور اُس میں ایک نازنین

بہی نظر آئی تھی -

نوجوان - جی ہاں -

سر جان مالک - اپنا خواب - بے چارے کو

سہا بتیان کر دو -

نوجوان - (تعجب سے) بہت خوب

مگر کہوں -

نوجوان - تو یہ خواب نہ تھا۔ (اپنے ولہین)
تو مجھے اُسکے دوبارہ دیکھنے کی آرزو ہے۔

سرجان مالکھم - (اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر)
کے نہیں ہرگز نہیں۔ یہ آرزو کرو۔
اور نہیں اس پر نائل ہونا چاہئے۔ تنہے
تو اُسکی صورت نہیں دیکھی۔

نوجوان - نہیں اباجان - نائل ہونا کیا۔
صرف وہاں کے عجائبات مجھے مجبور کرتے
ہیں۔ کہ میں دوبارہ اس جگہ کے دیکھنے
کی تمنا کروں۔

سرجان مالکھم - خیر۔ مگر اب تم اُسے
نہ دیکھو گے۔

نوجوان - (اپنے دل میں) کیا
معلوم۔

سرجان مالکھم - ایسی بیہودہ باتوں کا
خیال بھی نہ کرو۔ وہ سب بالکل دھوکا اور
تمنا شاہی ہے۔ اور اگر اُس عورت کا خیال
ہے تو سمجھ لو۔ ایسی شعبہ باز عورتوں کا
کیا اعتبار۔ پیارے بیٹے۔ اگر تم جنس
برٹیل اپنی منیگری کو دیکھ لو گے تو دوبارہ
اُس خواب کی تمنا نہ کرو گے۔

نوجوان - ایجنس برٹیل وہ کون ہے۔
اور میں اُسے کب دیکھوں گا۔

سرجان مالکھم - بہت جلد سی۔ شاید
چند ہفتہ میں۔ اُسکی بہن میرا تمہارا

سرجان مالکھم - یہ تھوڑی سی جی دیر میں
معلوم ہو جائیگا۔

نوجوان نے مجبور میں خواب بیان کرنا
شروع کیا۔ جب ختم کر چکا تو سرجان مالکھم
نے کہا۔ اور وہ مازنین نقاب پوش ہی
نوجوان - (تعجب سے) جی۔

سرجان مالکھم - سب سے اخیر میں
کیا ہوا۔

نوجوان - اُس نے مجھے اپنا رومان جس
میں بہت عمدہ خوشبو آتی تھی سونگنے
کو دیا۔ میں اُسے سونگتے ہی سو گیا۔
سرجان مالکھم - مجھے پہلے ہی سے

خیال تھا۔

نوجوان - (متعجب ہو کر) اباجان کس
بات کا۔

سرجان - یہی اُس چالاک عورت نے جی
بیزدارو سے بیہوشی اس ترکیب سے نہیں
سونگوائی۔ بیٹا تم نے خواب نہیں دیکھا
تمہاری وہ عیش و عشرت خیالی نہ تھی
وہ نقاب پوش مازنین کوئی وہی جیسے نہ
تھی۔ وہ زندہ ہے۔ اور میں نے وہ نہیں
یار اُسکے مقام کے سراغ لگانے کی کوشش
کی ہے۔

نوجوان - ہن: جج۔

سرجان مالکھم - اور کیا۔

بھائی اڈورڈ کی ملکیت ہے۔ دونوں تعلیم
میں اور میں اُن کا محافظ ہوں۔

نوجوان۔ اور آپ کو یقین ہے میں اُسے
پسند بھی کروں گا۔

شر جان مالک ہم۔ تم اندھے اور بالکل نا سمجھ
ہو جاؤ تو شاید اُسے پسند نہ کروا سکیں گی۔

سی پیاری صورت اور اُس کا سا پیارا
گلا ہونا مشکل ہے۔ مجھے خوب یقین ہے۔

وہ تمہارے دل کو اپنے بس میں
کر لیگی۔

نوجوان۔ خیر۔

اُسکے بعد گفتگو ختم ہو گئی۔ نوجوان
اپنے کمرہ میں جا کر اُنہیں دیکھنے خیالات

میں محو ہو گیا۔ دن تمام ہو گیا اور وہ
اُسی دہن میں محو حسیرت بٹھارہا۔ بلکہ

انہیں خیالات میں دو روز اور گزر گئے
تیسرے دن کی شام ہونے کو آئی تو وہ

اپنے کمرہ سے نکلا کر باغ کے احاطے
بابر ایک پکڑنڈھی پر چھل قدمی کرتا ہوا۔

اپنے دے پھر اُسی خواب کے متعلق
باتیں کرنے لگا۔ یکایک اُس کے پیچھے

کسی آدمی کا سایہ اُسے معلوم اُس نے
جلدی سے پیچھے پھر کر دیکھا کہ ایک نوی

سیکل آدمی جو سر سے پاؤں تک سفید چادر
میں ڈھنسا ہے پیچھے کھڑا ہے۔

شر جان مالک ہم نے اپنے پیسے سے بیٹے
کو نصیحت کی تھی۔ کہ باہر کبھی خالی ہاتھ نہ جانا

ضرور ایک خنجر اور پستول ساتھ لے لیا کرنا
اسوقت اُس کے پاس یہی ہتھیار موجود

تھے۔ اُس نے بہت جلد ایک پستول ہاتھ
میں لیکر چلا کے کہا۔ خبردار میں

تمہارا نہیں۔ مسلح ہوں۔

سفید پوش۔ آہ۔ تمہارے ہتھیار کیا زمین
میں تمہارا دشمن نہیں ہوں مجھ کو ڈرو

نوجوان۔ خیر گھوٹم چپکے چپکے
پیچھے کیوں آتے تھے۔

سفید پوش۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے
تم ان افسر کے نیٹے ہو۔ جو اس جنگل میں

جس سے تم ابھی نکلے ہو رہتے ہیں۔
نوجوان۔ ہاں۔

سفید پوش۔ اور تمہیں بنارس آئے
تین دن ہوئے۔

نوجوان۔ بیشک۔

سفید پوش۔ تمہارا نام حاجی مالک ہے۔
نوجوان۔ ہاں۔

سفید پوش۔ تمہیں وہ رات جیسین تم
شیردہی کے ویران مندر میں رہے

تھے بھول گئی۔
نوجوان۔ نہیں۔ اور نہ کبھی بھولیگی۔

سفید پوش۔ اور وہ خواب یہی یاد ہے۔

نوجوان - (متحجب ہو کر) یاد ہے۔
 سفید پوش - اور اسکی یاد کا تمہارے دل پر کیا
 اثر ہے۔
 نوجوان - کچھ نہ پوچھو میں بہت حیران و پریشان
 ہوں۔
 سفید پوش - اگر کوئی تمہیں وہ خواب بھی
 دکھائے گا وعدہ کرے۔
 نوجوان - (بات کا ٹکچہ) کون وعدہ کر رہا
 ہے۔
 سفید پوش - شاید میں۔
 نوجوان - بہت خوش ہو کر کہہ دو تو میری
 عین آرزو ہے۔
 سفید پوش - اچھا۔ اب اپنی آرزو پوری
 کرنے کی کوشش کرنا نہ کرنا تمہارا
 اختیار ہے۔
 نوجوان - تو بھرب۔
 سفید پوش - آج رات کو۔
 نوجوان - تو مجھے کیا کرنا چاہیے۔
 سفید پوش - کچھ نہیں صرف یہ عہد کہ میں
 جو کچھ کہوں لگا تم ہیذرا سے منظور کر لو گے
 نوجوان - عہد کرنے سے پہلے مجھے یہ
 حق ہے کہ میں تم سے کچھ پوچھوں۔
 سفید پوش - یہی۔
 نوجوان - تو بتاؤ تم مجھ سے کیا تمہیں
 کہنے ہو۔ اور مجھے کہیں بانوں کی پابند نہ

کرنا پڑیگی۔
 سفید پوش - سب سے پہلے تمہیں ایک
 پٹی سے اپنی آنکھیں باندھنی پڑیگی۔
 نوجوان - اور جو اس میں کچھ فریب ہو۔
 سفید پوش - نہیں ہرگز نہیں۔ تم اس
 بات سے بدرو۔ اگر مجھے تم سے دعا کرنی
 ہوتی۔ تو جو وقت میں تمہارے پیچھے
 تھا تمہارے ہوشیار ہونے سے پہلے
 ایک ہی چھو سی میں مار کے تمہیں گرا دیتا
 اور غائب ہو جاتا۔
 نوجوان - (دل میں) بٹشک۔ اور دعا
 ایسا ہی کرتے ہیں۔ (دباوازا) اچھا
 منظور۔
 سفید پوش - مگر تم اُسے ہٹا کے دیکھنے
 کی کوشش نہ کرنا۔ اور نہ وہاں سے آکر
 اُس راہ کو جس پر تمہیں لیجاٹینگے تلاش کرنا۔
 نوجوان - یوں ہی ہی۔
 سفید پوش - اور تم اس کے نقاب کی جو اپنا
 چہرہ تمہیں دکھانا نہیں چاہتی عورت اور
 حرمت برقرار رکھو گے۔
 نوجوان - یہ کیا۔ اور اب یہی نقاب پڑا ہے
 بیگا۔
 سفید پوش - یہ تو ہمیشہ رہیگا۔
 نوجوان - حسیہ کی عورت کیسی دیکھتا ہے
 کے لئے اسرار نہ کر دینا یہی نہ

سفید پوش - مان -

نوجوان - رہبت یایوس ہو کر بید لی ہے

خنسیر - بس -

سفید پوش - نہیں ابھی ایک شرط بتائی

ہے - سوا تہا ہے اور کوئی ابا نکونہ سے

یہاں تک کہ اپنے باپ بھائی اور نوکر

سے بھی نہ کہنا

نوجوان - نہ کہوں گا -

سفید پوش - اگر تہا ہے تمام رات کی

غیر حاضری کھل جائے تو کچھ بہانہ

کر دینا -

نوجوان - اچھا میں بجلف ان سب

باتوں کا اقرار کرتا ہوں -

سفید پوش - نو آؤ -

نوجوان - ابھی

سفید پوش - مان - وہاں تمہارا

انتظار ہے - اب دیر نہ کرو - سوچتے

کھیا ہو -

نوجوان - کچھ نہیں - مگر ابا جان نے

مجھے ادھر آئیے تو یہ کہہ لیا ہے میں اس

نہ جایں گا - تو انہیں نہ دہ ہو گا -

سفید پوش - اچھا جاؤ - اُن سے ملو

میں - یہاں کھڑا ہوں -

نوجوان - میں چند منٹ میرا جاؤں گا

سفید پوش - جاؤ میں یہاں تمہارا

انتظار کروں گا -

ٹپیک وعدہ پر نوجوان سفید پوش

کے پاس آگیا نہ دو نو چلے - کچھ دیر چکر

کھڑے ہو گئے - سفید پوش نے مالی

بجائی - فوراً ایک ساتیس دو بہت تیز گھوڑے

لیکر نمودار ہوا -

سفید پوش - نو - اب وقت آگیا - سر چکاؤ

تو میں بچی باند ہوں -

نوجوان نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی

سفید پوش نے ایک ریشمی رومال سے

اُسکی آنکھیں اس طرح باندھیں کہ در ابھی

نظر نہ آوے -

سفید پوش - اگلوڑے کی بانگ دیتے

ہوئے - گھوڑا تیز دوڑا اور کھڑا رہا

منہا را پاؤں دید ونگا -

نوجوان - ادا چاک کر گھوڑے پر چڑھیں

لوہین سوار ہو گیا -

سفید پوش - ہر رکاب پاؤں میں دیتے

ہوئے - یہ گھوڑا بہت تیز ہے - ہوا کی

طرح جا چکا - ہٹوڑی دیر میں پہنچ جائے گا

دوسرے گھوڑے پر سوار ہو کر

اپنے جانور کو پیٹ کر گھوڑے سے کہنے لگے

بال نو - بے کھٹکے چلا جاؤ گا -

اسی طرح آگے چلے گئے - اب

گھوڑے اب سے تیز جا رہے ہیں کہ گنگے

میں آپکا بہت ممنون و مشکور ہوں
اور بہت مسرت و عاجزی سے غیر حاضری
کا عذر کرتا ہوں۔ چونکہ سیر حاضری
بالکل ایک خواب تھی۔ امید ہے کہ آپ
اسکا عدم وجود برابر سمجھ کے ضرور معاف
کر دینگے۔ جس خواب میں کہ میں آپکے پاس
حاضر ہوا کرتا تھا۔ اب وہ اور اُس نقاب
کا جھگڑا جو مجھے بہت دکھ دیتا تھا ختم
ہو گیا۔ بڑی خیر ہوئی۔ اس خواب میں
ایک نقاب مجھے آپکی طرف مائل ہونے
سے روکتا تھا۔ در نہ کیا ٹھیک تھا۔
نہ وہ اٹھتا نہ مجھے کچھ اور حسرت ہوتی
مگر عزیزان میں حسرتوں کے لئے وقف
ہو جاتی۔ خواب بیشک ختم ہو گیا میں
آج جاگ پڑا۔ اور ایشیں ہے اب وہ
خواب کبھی نہ دیکھوں گا۔ مگر اسکا لطف
مجھے یاد ہے۔ اور شاید کبھی نہ ہو لو
گا۔

میں ہوں آپکا دیار مند

جارج مالکم۔

جارج۔ (خط دیتے ہوئے) لو اب تو
انہیں کچھ شک نہ ہو گا۔

سگر۔ جی ہاں۔

وہاں سے فوراً چلے آیا۔ اور جارج نے
اپنے دل سے یہ باتیں شہ عین

وہ مایوس ہو جائیگی تو پھر کبھی نہ بلائیگی۔
میں نے یہ خواب کیا۔ صاف جواب دینے
بالکل جھگڑا ہی مٹا دیا۔ اور کیا۔
لگی بیٹی سے حاصل ہی کیا تھا۔ دیر تک
انہیں خیالات میں محو رہا۔ پھر اپنی
جگہ سے اٹھ کر کوچکی طرف چلا آستہ
میں ایک سفید کاغذ کی گولی سیڑھی
دیکھ کے کھڑا ہو گیا۔ اُسے اٹھا لیا
کہول کے دیکھا تو اسی نازنین کا رقعہ
ہے۔ اُس میں یہ سطرین لکھی ہیں۔
آؤ۔ اب نقاب اٹھ گیا۔ روز روز
باتیں ہونگی۔ اور یہ خواب کبھی ختم
نہ ہو گا۔

اب یہی خواب عشق کی ابتدا ہو جائیگا

پھر چند سطرین چھوڑ کر یہ الفاظ
تحریر ہیں۔

قاصد خواب کا منتظر ہے۔

جارج نے رقعہ کو پڑھ کر کھڑکی پر
بہانکا۔ ساگر اپنی وہی سفید چادر لپٹے
کھڑکی کے نیچے کھڑا نظر آیا۔ اُس نے
پھر مبینہ پر بیٹھ مے ایک تختہ کاغذ پر
بڑی جلی قلم سے یہ الفاظ لکھے۔

اب وہ وقت گزر گیا۔

اُس کی گولی بنا کے بارغ کی طرف
بہنیک کے کھڑکی بند کر لی۔ اور پچھلے

سم مشکل سے زمین پر پڑے معلوم ہوتا
ہیں۔ تھوڑی سی دیر میں گھوڑے ٹہر گئے
اور جارج انکی تیزی کے سبب سے صحت
اور اُس وقت کا جوراہ میں صرف ہوا انداز
نہ کر سکا۔

سفید پوش۔ اُترو۔ اب یہاں سے پاپیہ
چلنا ہوگا۔ اپنا ماتھہ مجھے دو میں تمہیں
بیچ لوں گا۔

نوجوان نے اپنا ماتھہ دیدیا۔ دونوں
چل نکلے پہلا قدم رکھتے ہی جارج کو معلوم
ہوا۔ کہ زمین جس پر ہم چل رہے ہیں نیلی اور
نم ہے۔ اور نالیوں میں پانی بہنے کی آواز
بھی سنائی دے۔ اس سے وہ سمجھ گیا یہ
مقام کوئی باغ ہے۔ دو دو چند ہی قدم چلے
تھے کہ مختلف پہو لون کی خوشبو
سے بسی ٹہنڈی ہو آئی۔ اور ہمارے
نوجوان کا دماغ معطر ہو گیا۔ تھوڑی سی دور
چلکر دونوں ایک عمارت میں پہنچے سفید پوش
نوجوان کو اسی طرح اس عمارت کے گرد و میں
لیچلا۔ وہ میں کمرہ قلع کرنے کے بعد جہی
نازنین آئی۔ اور نوجوان کا ماتھہ پکڑ کے
بہت شیریں لہجہ سے کہا۔ ”آؤ چوچھا چوچھا“
ساتھ چلو۔ مگر اپنے قدم گنتے جاؤ پورے
بیس قدم کے بعد آنکھوں کی پٹی کھول
ڈالنا۔“

جارج بیغذر اُس کے ساتھ چلا اور پس
قدم چلکر پٹی کھولنے پینک دی۔
آنکھ میں کھلتے ہی کچھ اور سامان نظر آیا
اپنے آپ کو اسی لباس خانہ میں چوچھا
میں دیکھا تھا پایا۔ آج یہ نئے ڈھنگ
سے آراستہ ہے۔ اور سامنے اُس کمرہ
دروازہ کھلا ہے جس میں قوارہ گوگر و فاکو
روشن تھے۔ اور پران ناچتی تھیں
نوجوان اسی سُہری پر بیٹھ گیا۔ اور
اُس پر سی کی جستجو میں جو اُس کی آنکھ
کھلتے ہی غائب ہو گئی نظر کو ادھڑا
دوڑایا۔ اسی وقت ایک پردہ اٹھا۔ وہ
نازنین اسدن سے زیادہ مکلف لیا
پہنے اودھو کر سب کے برقعہ میں پٹی
نیشانی سامنے آئی دکھائی دے۔ قریب
پہنچکر اُس نے برقعہ اذتار کے الگ
مرکھ دیا۔ مگر ایک نقاب سے چھپا کر رہی
جارج جلدی سے اوجھ اُس کے ماتھہ
چومتے کے لئے بڑھا۔ اور اُس کا ماتھہ
اپنے ماتھہ میں لیس کر کہا۔ ”اب یہ خواب
نہیں ہے۔ تم مجھے دوبارہ دیکھنے
کے لئے بلایا ہے۔“

نازنین۔ مجھے تم سے بہت محبت ہے
چند گھنٹہ تک دو نو ہم محبت ہے پھر
لیکا ایک نوجوان کی آنکھ چپک گئی۔ اور

جب آنکھ کھلی۔ تو وہ دوسرے مگرہ میں
کھڑا تھا۔ اسی وقت ساگر وہی سفید پوش
آیا۔ اُس نے اُسی طرح اُس کی آنکھوں
پر رومال باندھا اور لیچلا۔ گھوڑوں کے
پاس پہنچکر نوجوان اُسی ڈینگ سے سوار
ہوا۔ اور دونوں آگے پیچھے چلے۔ پھر بکلی
دیر کے بعد نوجوان ساگر کے کہنے پر اُتر پڑا
انہیں کہول کے دیکھا۔ تو صبح ہو گئی
تھی۔ اور سامنے کوئی دس گز کے فاصلہ
پر اُسکے باپ کی کٹھی نظر آتی ہے۔

چوتھا باب

سرجان مالک اور جاج

ہمارے اس فسانہ کے شروع ہونے سے
کم و بیش سو چار برس پہلے سلطان مالک کو
صوبہ بنارس کی چیف ججی کا عہدہ مانیسل
ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے ملا تھا۔
ایسٹ انڈیا کمپنی آہستہ آہستہ اپنے ملازمین کے
ساتھ شانہ بڑا کر رہے تھے۔ ہر ایک
ملازم کی ایسے سے ادنیٰ خدمت
درجہ کی گزاری کی معقول توقع ہوتی

تھی۔ ترقی کی راہ ایک شارع عام تھی کہ ہر
ملازم کے لئے کھلی تھی۔ سرجان مالک جب
اس عہدہ پر مقرر ہوا۔ تو اُس کی بیوی بچی
دولت کے چھوٹے چھوٹے تھے۔ مگر اُس نے
ترقی کی امید پر وطن چھوڑنا بھی اختیار کیا
اور کون کو ایک کلچر میں بٹھا کے خود تنہا
ہندوستان اپنے چکبہ پر پہنچ گیا۔
اُس کے یہاں پہنچنے کے ٹھیک دس
برس ایک بیٹا ایڈورڈ اُس کے پاس آ گیا
پڑا اور پلٹن میں رہا۔ یوں ہی چھ برس
اور گزر گئے۔ تو بڑے بیٹے نے باپ
سے ملنے کی آرزو کی متواتر خطوں میں
اپنا اشتیاق قد مبوسہ بڑی شدت سے
عرض کیا۔ اُس نے مشاق بیٹے کو آخری
خط یہ لکھا۔

اب تمہاری درخواست منظور ہو گیا
وقت آگیا۔ تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم
جلدی یہاں پہنچو۔ اور جس قدر جلد ہو
کمپنی سے کوئی عہدہ لو۔ میں نے اپنی بیٹی
کا بڑا حصہ اس خطرناک خدمت میں قرب
کر دیا ہے۔ اب تمہارا میسج باقی ہے۔
میں معلوم کر سکتا ہوں کہ تم جانتے۔ میں
چاہتا ہوں کہ تم ستر سال سے ہی تمہارے
بھائی کی معقول جگہ پر پہنچو۔ تمہارا
بھائی کو دلورڈ ایڈورڈ نام سے جانتا تھا مگر

سرجان مالکیم - پیارے بیٹے ابھی اُس
کے ظاہر کرنے کا وقت نہیں آیا -
نوجوان - وقت کیسا کیا آپکو میسر
پریشانی ہی اچھی معلوم ہوتی ہے -
سرجان - نہیں - مگر تمکو کچھ انتظار کرنا
پڑیگا -

نوجوان - انتظار - یہ اُس پریشانی سے
بھی بڑھ کر پریشانی ہے -

سرجان - جو کچھ ہو - اور اب تو اُس تک
جب میں نے تمہیں لکھا تھا اُس کا نم
بہت تنق ہو گئی ہے - مگر میں ابھی تمہیں
نہیں بتا سکتا - آنا کہہ سکتا ہوں کاسیابی
کی قطعی امید ہے - اور انجام کار مجھے
مقید خانہ بھی نظر آتا ہے -

سرجان - کہہ رہا ہے اور نوجوان
بہت حیرت سے اُسکے چہرہ کو دیکھتا ہے
سرجان - پیارے بیٹے - اپنی عزت
نام آوری اور شان و شوکت سے میں
تمہیں ہی حصہ دوں گا مگر یہ مصیبت خود
ہی بھیلوونگا -

نوجوان - خوب تو تو یا ہر قسم آپکے درویش
کے شرک نہیں ہیں - تو کہو آپ کی عیش
عشرت اور شان و شوکت سے یہ بھی کچھ
نہ ہونا پڑے -

سرجان - نہیں یہ شرک نہیں -

اگر میں مر گیا - وہ میری جگہ کا کام انجام
نہیں دی سکتا - میں انہیں وجہ سے
بہت پریشان ہوں - اب اس کے علاوہ بعض
کئی باتوں کا خیال مجھے اور گہلائے دیتا
ہے - بہتین معلوم میں کس وقت خود بخود
بے موت مر جاؤں - یا جیل خانہ نصیب ہو
اس سے بھی آرزو ہے - کہ میرے ساتھ
تم دونوں ٹھکانے سے ہو جاؤ میں تمہیں
خوش و خرم چھوڑ جاؤں - تاکہ ہمارا
خاندانی نام مالکیم غارت نہ ہو - تم یہ خط
دیکھتے ہی چلے آؤ -

ادھر یہ خطرہ نہ ہوا - اور وقت متفر
پیر کا لو جارج کو لینے کلکتہ پہنچا - جہاں سے
اترے جارج کالو سے ملا اور اُنسی کے
ساتھ چلا - بنارس پہنچ کر چارہ روز کے
بعد ٹھیک اُنسی صبح کو جب جارج دہلی
بارہ خوش آئند خواب دیکھ کر واپس آیا تھا
ناپ بیٹے کیساتھ دوسرے تو اُنسی خط کا ذکر
چھڑ گیا -

نوجوان - اب جارج آپ - نے اُس خط
کے انصیب میں وہ کیا لکھا تھا - وہ کوئی
سری راز کی باتیں ہیں -

سرجان مالکیم - میں ضرور مگر -
نوجوان - نہ کہنا - کہہ دے -

جب سے بہت ترس رہا ہے -

نوجوان۔ خیر جو کچھ ہو میں زیادہ انتظار
نہیں کر سکتا۔

سہر جان۔ زیادہ نہیں صرف دو تین
ہفتہ۔

نوجوان۔ اُف۔ یہ بھی بہت ہے۔

سہر جان۔ اس سے پہلے میں ایک لفظ
بھی نہیں کہہ سکتا۔

نوجوان۔ خیر۔ آپ کی مرضی۔

سہر جان۔ گھراؤ نہیں۔ پورے ایک
ہفتہ کے بعد میں خود ہی تم سے سب باتیں
کہہ دوں گا۔

پانچواں باب

خوبصورت منگیت

اُسدن جاج نے ساگر سے اتوار کر لیا
تھا۔ جس رات کو دس بجے کے بعد میرے
باغ میں متواتر تین بار آؤ بولے گا میں
ضرور اُس پکڑنڈی پر جہان سے تم
مجھے لینگے۔ تھے آ جاؤ لگا۔ بس تم اسی کسب
سے مجھے وہاں لے چلنا۔ اس پندرہ رو
کے عرصہ میں تین بار اسی طرح آؤ باغ میں بولا
اور جاج آواز سنتے ہی وہاں پہنچا۔ ساگر سے

اُسی طرح لینگا۔ اور صبح کو پہنچا گیا۔

اس آدو رقت سے جاج کے دل پر کچھ اثر

تو ضرور ہوا۔ مگر اب تک وہ پورے پورے

طور سے اُس نازنین پر جسکا چہرہ اتنا

نہیں دیکھا ہے۔ فیر لیتے نہیں ہوا

اکثر اوقات اپنے باپ کی یہ نصیحت، جس

عورت کا چہرہ نہیں دیکھا۔ اُس سے محبت

ہی کیا۔ یاد آتی ہے۔ اور کبھی کبھی آواز

دل اُسکے چہرہ دیکھنے کی حسرت سے بہت

بچپن ہو جاتا ہے۔ کبھی اس حسرت کیساتھ

باپ کی وہ تقریر، تو قریب تر تیری منگیت

برٹل تجھ سے ملنے آئیگی۔ یاد آ جاتی ہے۔

تو کتنا نازنین کے صورت دیکھنے کی حسرت

کچھ جیسی بڑھ جاتی ہے۔

اور کبھی اس راز کی بات کا خیال آ جاتا ہے

تو دل بچپن ہو جاتا۔ اور دم انتظار کی مصیبت

سے گھٹنے لگتا ہے۔ اب وہ اکثر اس امید پر

کہ شاید اُسی طرح آؤ بولے گا اور سناؤ دے۔

گیا رہے کچھ نہ کہ باغ میں ٹھہرتا رہتا ہے۔

جب وہ آواز نہیں آتی۔ تو اپنے کمرہ میں

چلا جاتا ہے۔ اسی طرح اور پندرہ دن گزر

گئے۔ ایک صبح کو ناشتہ کئے وہ کہانے کے

کمرہ میں گیا۔ تو اپنے باپ اور بڑے بہن

کو خوشامد بٹاش دین بیٹھا دیکھا۔ وہ بھی

چپکے سے بیٹھا ہوا۔

ستر جان - بیٹا - کل تمہاری منگیتر انگنس
برٹل اور ایڈورڈ کی منگیتر ہیرا دونوں
آجائیں گے -

جارج - رچھکے سے کل ہی -

ستر جان - مان - کل ہی ایڈورڈ اپنی
منگیتر کو دیکھے گا - اور تم بھی رجنس برٹل
سے جو آئندہ تمہاری پیاری بیوی ہوگی
ملو گے - مگر اب میں تمہیں اسکی طرف سے
کچھ بے توجہ پانا ہوں -

جارج - جی نہیں - البتہ آج کل میں کچھ
خود بخود پریشان سا رہتا ہوں ناہم
اسکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہوں اور مجھے
یقین ہے - جس شخص کی آپ ایسی کچھ تعریف
کرتے ہیں ضرور وہ ایسا ہی ہوگا -

ستر جان - نہیں - اسکے سوا میں اب تمہارا
بشرہ نہیں دیکھ رہی کچھ اور ہی علامتاں پانا ہوں -
جارج - علامتاں کیسی میسبرادل ہی اکثر
بہت ترور زور سے دہرتا رہتا ہے -
شاید اس سے جلد ہی کچھ پتہ چلے گا
معلوم ہوتی ہوگی -

ستر جان - شاید - مگر میں تمہارے بشرہ
میں محبت کی علامتاں دیکھتا ہوں اس سے
مجھے ہر وقت بہت ترور رہتا ہے -

جارج - اس بات کے ماننے کے لیے اسکا
زیادہ مجھے اس راز کے ظاہر ہونے کے

انتظار نے پریشان کر رکھا ہے -
ستر جان - وعدہ کا دن تو کل ہے -
جارج - اس راز کے خطرہ کو خیال کر کے
بہت حسیع آواز سے جی مان -

اس کے بعد اسکے دلمین طرح طرح کے
خیالات آنے شروع ہوئے - سب سے
پہلے اس نے دلمین کہا - عجب لطف ہے
میسبرادل خود بخود اس گنہگار نازنین کی طرف
مائل ہو جاتا ہے - میں ہر چند اسے سمجھتا

ہوں - نہیں مانتا - اور اب جان کے
خیالات کچھ اور ہیں - وہ میسبری نساوی
کے معاملہ میں اپنے پورے اختیارات
برتنے پر تلے ہوئے ہیں - پہلا میل
دل مسبرٹل کا کیسے ہو سکتا ہے دیکھتے

کیا ہو - پھر خیال کیا - ہونا کیا ہے -

مسبرٹل میرے دل کی مالک نہیں
ہو سکتی - اب جان کی زبردستی میسبرادل
پر نہیں چل سکتی - یہی ہے تو میں ہمیشہ
آزاد رہوں گا - مسبرٹل جس کسی سے چاہے
شادی کر لے - ضرور میں اسے شوہر

کیلئے کا اختیار دیدوں گا - اور صاف کہہ دوں
کہ جسے تم اپنا شوہر چاہو گے - لئے پسند
کر دوں گی - وہ جارج ماکرم کبھی نہیں
ہو سکتا -

کہانے کے بعد سب اپنے اپنے کمرہ میں

چاند گئے۔ جارج بھی بہت ملول اور غمگین اپنے
بستر پر بڑا رہا۔ تمام دن اور رات کے
کچھ گھنٹے اسی حالت میں گزر گئے۔ دوسرے
کے قسریب وہ اٹھکر باغیں گیا۔ اور
اُس آواز کے سننے کی انتظار میں
وہیں چل فدی کرنے لگا۔ تنویر سی دیر
کے کسی گھنٹے نے کہیں قسریب ہی
دس بجائے شروع کئے۔ پہلی آواز سننے
ہی اُسکا دل جو انتظار کی ادھیچھن کے سبب
سے جو اتناک بہت زور زور سے دھڑک
رہا تھا۔ اس امید سے کہ شاید گھنٹے کی آواز
تعمیم ہو ہی وہ آواز سنانی دے ہو تم گیا۔ مگر اس
گھنٹہ بج ہی گیا۔ اور اسوقت کی جلسہ موت
کسی آواز ذرا بھی پھیرا۔ اب اُسکا دل پہلو
سے ہزار حصہ زیادہ اوچھلنے اور ٹپپنے لگا۔
اسی حالتیں گیارہ بج گئے۔ تو ہمارا نو جوان
دوست مخموم اور بابوس اپنے کمرہ میں جا
لیٹ رہا۔ اور اپنے پریشان اور متواہش
خیالات سے باتیں کرتے کرتے سو گیا۔
صبح کو دن بکھنے سے کچھ پہلے اُس
نے کہ وہ کی کھڑکی کے پاس بیٹھا کہہ
گیا دوسری آکر مڑ گئی۔ اور سر جان۔ کہہ
سہا نوکر چاکر اُسکے گرد و پیش جمع ہو کر
کسی کے حبیبہ مقدم پر نوٹھی سنا۔ سننے
لگے۔ اس ہنگامہ سے جارج کی آنکھ

کھل گئی۔ تنویر سی دیر کے بعد ایک خدنگ
اُسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔
خدنگار۔ حضور بڑی سرکار آپ کو نشہ
میں یاد فرماتے ہیں۔
جارج۔ پوچھا کہہ۔ واہی حاضر ہونا ہوتا۔
جلدی سے کپڑے پہن کر اپنے باپ
کے پاس بیٹھا وہ کمرہ کے دروازہ پر پہنچا
سر جان مالکم جلدی سے اوٹھکر اُسکے پاس
پہنچا۔ اور پورا شفقت سے اُسکا ہاتھ
اپنی نعل میں لیکر اسے نازنین انجینس اور میرا
کے پاس جو آواز دے۔ یہ باتیں کر رہی تھیں
لیگیا۔ اور بہت مسرت انگیز لہجہ سے کہا
پیار سی بیٹی انجینس اور میرا۔ میرا پیارا
اور بڑا بیٹا جارج مالکم ہی ہے۔ جسکا ذکر
میں اکثر غم سے کرتا تھا، جارج نے دونوں
کو دوستانہ سلام کیا اور ان دونوں کو
جواب سنایا کہ بہت بہت اخلاق سے مرہب
کرتے۔ کہے کہے ہاتھ بڑھایا۔ اب جارج
آگے بڑھا۔ اور ہاتھ پٹا ہانسنے کے ساتھ
ہی اُس کی نظر ان دونوں عزیز چہرہ
کی طرف اٹھی۔ آنا نا۔ عجیب و غریب تماشا
نظر آیا مختصر یہ کہ دونوں کے دل و قریب
حسن کے اثر سے اُسے عجز نہ ہوا۔
یہ چارہ ہتھ کی طرح جیسے حرکت اُنکے سامنے
کھڑا ہے۔ اور اپنے چہرے اور آرزو مند

آیا۔ میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا۔ سہیں
ذرا ہی مبالغہ نہ تھا۔

جارج۔ جی ہاں۔ بلکہ آپ نے اُن کے
حسن و خوبی کو بہت گہٹا کے بیان کیا تھا۔
اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ کسی انسان
کی زبان میں اُنکے حسن و لطافت کے
بیان کرنے کی لئے گویا بی مہنہ ہے۔
سرجان۔ خیر۔ اب تمہیں ایکنس سے
شادی کرنے میں کچھ عذر تو نہیں ہے۔
جارج۔ عذر! میں اُسے اپنے دل کا
مالک بنا کے اپنے آپ کو تمام دنیا کے
خوش و غرم آدمیوں سے زیادہ خوش
سمجھوں گا۔

سرجان۔ تو تم اوس محبت کر دے گے۔
جارج۔ محبت! ایا جان محبت کیسی۔ یہ لفظ
میرے دل کی اصل حالت کو ظاہر نہیں کرتا
میں اُس کی پرستش کرؤں گا۔

سرجان نے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کے پر رشتہ
شفقت سے چپکے سے دبا کے کہا میں شکر
ہے۔ میری آرزو پوری ہوئی معلوم
ہوئی ہے۔

جارج۔ آرزو کیسی۔
سرجان۔ مجھے تمنا تھی کہ ایکنس
کے ساتھ تمہاری شادی اور میرا
ساتھ اڈورڈ کی ہو۔

سے کہہ رہا ہے ایا جان کی بخیر سے میرا
دل خود بخود متفق ہو گیا میری منگیتر کی حقدار
تعریف کیجائے درست ہے۔ میں اپنی تمام
خوشی۔ عیش و آرام۔ اس پیار سی جان
سے وابستہ سمجھتا ہوں اسی وقت ازرا
بر طل اسے نوحہ چرت دیکھ کے عجیب و غریب
انداز سے سکرانی ہے۔ جارج اس جانفرا
تبسم کے اثر سے متاثر ہو کر دل لچھلچھ
مزے لیتا بیٹھ گیا۔ اور باہم باتیں ہونے
لگیں۔

ان معمولی باتوں سے کوئی بھی بیبا
کے قابل ہو۔ تو کہیں یہ سمجھ نہ لیجے۔ کہ باہم
راز و نیاز اور ہر سے آنکھوں بنی آنکھوں میں
اظہار حسرت اور ہر سے دلربا نہ ادائیگی
رہیں۔ سہ پہر کو وہ دونوں ان سبک الگ
ہو کر اپنے کمرہ میں ذریعہ آرام کرنے
کے لئے بیٹھ گئیں۔ جارج۔ ایڈورڈ اور سرجان
مالکیم شہسگاہ میں بیٹھ رہے۔

سرجان الگ الگ۔ جارج سے کہو تم ان
دونوں متیم لڑکیوں کو کیسا سمجھتے ہو۔

جارج۔ دونوں جو رین ہیں۔
سرجان۔ (مسکرا کر) یہ کہو۔

جارج۔ جی ہاں۔ میں نے اپنی عمر میں
ایسی دلربا صورتیں نہیں دیکھیں۔
سرجان۔ اب تمہیں میری بات لگتی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ایسی ہی باتوں میں شام ہو گئی۔ اس وقت یہ باغ عجیب فرحناک جگہ ہے۔ روئین جنیر کچھ دن پہلے سے چھڑکاؤ ہوا تھا۔ خوب ٹھنڈی ہو گئی ہیں۔ ٹہنڈی سی ٹھنڈی ہو رہی ہوں کی پہنچی پہنی خوشبو سے بسی دھیمی دھیمی چل رہی ہے۔ ایڈرورڈ۔ ہیرا۔ جارج۔ اینجیس برٹل نسبتاً آہستہ آہستہ چل قدمی کر رہے ہیں۔ سر جان مالکھم بھی ان کے ساتھ ہے۔ اس وقت وہ خیالات بھی جو اس کے نزدیک پورا ہو جائے۔ پراسٹنڈیا کمپنی کی سپردی کا سبب ہونگے۔ بل سے جو ہیں۔ اور وہ انڈیا بھی جو اسے ہر وقت ڈرانا رہتا تھا ہوا ہوا ہے۔ اسی حالت میں لارڈنگٹن گورنر صوبہ بنارس کی کوٹھی کے گھنٹہ نے دس بجائے۔ جونہی اخیر ضرب کی آواز فضا میدان میں گونج کر خاموش ہوئی۔ بین بار وہی آواز زور زور سے بولا۔ جارج۔ یہ آواز سن کر چونک پڑا۔ اور کیا ایک لکھا چھہ بالکل پھلا پڑ گیا۔ کل تک اس کی کچھ اور حالت تھی۔ اسی آواز کی انتظار میں اس کا دل بیٹھک رہا تھا۔ اس وقت یہ آواز آئی تو شاید جوش شوقین دل کی حرکت چو گئی ہو جاتی۔ مگر آج وہ بات کہان۔ اسے اس ہل سے

صد پہنچا۔ اس کو اس عیش و عشرت کا جو اس وقت حاصل ہے محل سمجھ کر۔ ولیم کہا۔ تو یہ یا ایک بے ہنگام اسی کا نام ہے۔ میں تو نہیں جانتا۔ انجیس نے اسے اٹوکی آواز سے چونک پڑا تو دیکھ لیا تھا اس نے اس کی طرف پیار اور محبت کی نظر سے دیکھ کر مسکرائے کہا۔ کیوں خبیہ تو ہے۔ جارج۔ کچھ نہیں۔ انجیس۔ اور تم اوچھل کیوں پڑے۔ جارج۔ شاید اس ٹھنڈی ہوا کے اثر سے۔ انجیس۔ اور تمہارے چہرہ کارنگ بھی ایک ایک بدل گیا۔ جارج۔ یہ انقلاب بھی اسی سبب سے ہوا ہوگا۔ انجیس۔ یا شاید۔ اچانک اس آواز کے سننے سے۔ جارج۔ آہ۔ اور تم نے بھی وہ آواز سن لی۔ انجیس۔ اور تمہاری طرح مجھ بھی اس نے بڑا اثر کیا۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ۔ کیونکہ عورتوں کی کت اور کمزوری تو مسلم ہے۔ جارج۔ بیشک۔ تم طبعاً سمجھتے ہیں۔

ایگنس۔ اے کیا کہنا ہے۔ تم ٹیسے
ولیسر ہو۔ مگر میں تو ڈر گئی۔
جارج۔ خوب۔ اور ڈرنے کی وجہ۔
ایگنس۔ کچھ نہیں۔ یونہی۔
جارج۔ مسکراتے ہوئے (ٹری
یو جی ہو۔

ایگنس۔ کیسے کچھ۔ ہے۔ رات
دن کے بعد یمن آنی ہتی خوشی خوشی
باغین ٹہلتی ہتی اس آواز نے تمام
خوشی خاکین ملا دی۔ اس کے سنتے ہی
مجھے خیال ہوا۔ کہ قریب تر ہم لوگوں
سے کسی پر کوئی مسخت مصیبت آنے
والی ہے۔

یہ سکر جارج کو سر جان مالکیم کے اس
راز کا خیال آ گیا۔ وہ پھر ایک بار کی پیل
پڑا۔ اور اسی وقت ساگر سوچا اور تریہ
تو اس آواز کے ساتھ ہی جارج کے
جلدی جلدی آنے کی آواز سنائی
دیئی ہتی۔ آج کیا ہے۔ اتنا شام ہے
کیا یہ آواز جس نے نہیں سنی۔ اس
خیال سے اس نے تھوڑی سی دبیر انتظار
کے اپنے ایک ادھکی سنہ میں رکھ کے
زور سے پھر دہی آواز متواتر تین بار
کی ابھی بار یہ آواز سکر جارج زور سے
اوجھل چرا۔ اس کا تہ پہلے سے بہت

ایگنس۔ یہ آواز ہتی لوگ کہتے ہیں
کہ انوکا بولن کسی ناگہانی موت کی علامت
ہے۔ اور خاص کر جب کسی مکان کے
قریب بولے تو یہی سمجھنا چاہیے۔
کہ قریب تر اس گھر میں سے کوئی آدمی دنیا
سے سفر کرنے والا ہے۔

جارج۔ آہ۔ یہ خیالات بالکل مہمل ہیں۔
انکی کچھ بنیاد نہیں۔ ان باتوں کا خیال نہ
کرو۔

ایگنس۔ تم ولیسر اور نوی آدمی ہو۔
جارج۔ بیشک۔ میں ان باتوں کو تو جال
اور حام آدمیوں میں خوب مشہور ہیں اور
وہ گویا ادبیر ایمان لائے ہیں بالکل لغو
سمجھتا ہوں۔

ایگنس۔ پھر تم اس وقت سمجھ کے کیوں تھے۔
جارج۔ کچھ نہیں۔ صبر داس دہرے
کہ اس بیہودہ آواز نے اس سہانی رات
کے دل پسند شائے کو بہت بیہودہ طور
سے ضرر پہنچایا۔

ایگنس۔ اور تم ڈرے نہیں۔
جارج۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔
ایگنس۔ واہ۔
جارج۔ ڈرنے کا سبب۔
ایگنس۔ بالکل نہیں۔
جارج۔ ملن۔

جارج۔ جی ہاں۔ ہتھوڑی دیر آرام کرنے سے طبیعت بحال ہو جائیگی۔

اور نازنین ایجنس کو اپنے ہاتھوں پر اٹھانے کے لئے چلا۔ بہت جلد سب کو ٹی ہین پہنچ گئے۔ جارج نے بیہوش ایجنس کو شنگھ

ہین ایک تھرام کرسی پر لٹا دیا۔ اور سب اس کے ہوش میں لانے کی تدبیروں میں مصروف ہوئے۔ دیر کے بعد اس نے آنکھ کھولی۔ اور مسکراتے ہوئے بہت بار یک آواز سے کہا۔ توہ۔ مین اسوقت کیسی ڈری ہوں۔ کہ خدا کی پناہ۔

سرجان۔ کیوں۔

ایڈورڈ۔ (مسکراتے ہوئے) اٹو کی آواز تھی۔

سرجان۔ ہین۔ اٹو کی آواز سے۔

ایجنس۔ جی ہاں۔ نہیں معلوم کیوں مین ڈر گئی۔ مین نے ہزار مرتبہ اس کی

آواز سنی ہے۔ مگر کبھی میسجے دلزدہ ہی

انہیں نہیں ہوا۔ اسوقت نہیں معلوم کیا

نہا۔ شاید سفر کے تکان کے صدر سے

اور اس خوشی سے جو مجھے مدد کے بعد

بہان آنے سے ہوئی تھی میسجے دلیر

کچھ اثر پڑ چکا تھا۔ اُس پر یہ آواز سنی پھر

کیا تھا۔ اُسے بیہوشی کہہ دینے کی مقبول

زیادہ متغیر ہو گیا۔ اور نازنین ایجنس کی کچھ عجیب حالت ہو گئی۔ وہ یکایک زور سے اوجھل پڑی۔ کانپنے لگی۔ اُسکے ہاتھ نیلے پڑ گئے۔ اور آنکھیں حیرت اور خوف کی تصویر بن گئیں۔

ایجنس۔ (خوفزدہ آواز سے) اے ہے۔

خدا کے لئے جلد ہی گھر لوٹ چلو۔ آفہ۔

ان آوازوں سے جیسے تو اوسان جاتے

رہے۔ ہاتھ پاؤں دیکھو کیسے سرد ہو گئے

ہیں۔ اور دل کیسا زور زور سے دھڑک رہا

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے اوجھلے سے

میسجے اسینہ ہی پھٹ جائیگا۔ اور مین بھی

تمام ہو جاوے گی۔

ان الفاظ کے ادا کرنے کے بعد

وہ بیہوش ہو کر گر گئے لگی۔

سرجان۔ یا اللہ۔ یہ کیا ہوا۔ اس پیر

لڑکی پر کیا مصیبت آپڑی۔ آہ۔ اب ہم

کیا کریں۔

جارج۔ (ایجنس کو ہنساتے ہوئے)

اب جان۔ گھبرائیے نہیں۔ معلوم نہیں

انہیں کیوں شش سا اٹھیا ہے۔

سرجان۔ شاید۔ راہ کی تکان کے

سبب سے۔

جارج۔ کیا عجیب۔

سرجان۔ جلد ہی گھر چلو۔

دھبہ ملگئی۔

سرجان۔ مان ہی ہوا۔

جارج۔ بیشک۔ اپ نہوڑی دہرا کر ام
کونے سے طبیعت سنبھل جائیگی۔

سرجان ع اور کیا۔ اچھا تم اپنے کمرہ
میں جا کر سو رہو۔

ایگنس۔ بہتر۔

سرجان۔ ٹھہرو۔ تمہارا ایک ساتھ میں کپڑ
لون۔ اور دوسری طرف ہیرا نہیں

سہارا ہے۔ ہم دونو آدمی بچپن۔
ایگنس۔ نہیں خواب۔

سرجان۔ کیوں (سہمیں) رنج ہی کیا؟
ایگنس۔ (مسکراتے ہوئے) میں

ایسی کمزور نہیں ہو گئی ہوں۔
جارج۔ (اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے)

تو اوڑھو۔
ایگنس۔ (راؤ ٹھکر) حضرات اس وقت

بیچاری ایگنس کو معافی کیجئے۔ خدانے
چاہا۔ تو کل وہ بیچ سلامت آپ سے ملی۔

اور ہر وقت آپ کی صحبت میں حاضر رہی۔
اور جارج اور ایڈورڈ کا ہاتھ پکڑے

اپنے کمرہ کی طرف چلی دوڑا سے کمرہ کے
دروازہ کھینچا کے واپس آئے تھے چند

منٹ کے بعد یہ سب اپنے اپنے کمرہ میں
چلے گئے۔ جارج نے کمرہ میں بچنے والی

بند کر لیا۔ اور کھڑکی کھول کے سہرا بہر
نکال کے۔ ٹھنڈی سی ہوا سے اپنے

دل و دماغ کو جو اس فوری صدمہ
سے بچپن ہو گیا تھا۔ محنت دینے لگا۔

اور ساتھ ہی کچھ اور خیالات امنڈ امنڈ
کے اس کے دلیں آئے شروع ہوئے۔

اُس نے سوچا کہ آجکی غصہ طوفانی
میں ہمیشہ کے لئے اُس گناہ مازنین

کے دیدار سے محروم ہو گیا۔ اور
بہت گہری اور ٹھنڈی سانس لی۔

پھر اپنے دل کو اور خیالات کے تسکین
دلاسا دینے لگا۔

بہا باب

ایڈورڈ اور جارج بالکھم

ساگر دوسری آواز دیکر تہڑی دیر
چپ چاپ انتظار کرتا رہا۔ پھر اُس نے

سوچا شاید آج وہ یہاں نہیں ہے آخر
دونو گھوڑے سائیس کی سپرد کر کے

خود اس بات کی دریافت کرنے کے لئے
سنگلہ کی طرف چلا۔ باغین ایک جگہ

جہان سے کوٹھی صاف نظر آتی تھی کھڑا
 ہو گیا۔ اب اس نے دیکھا۔ سب کمزوری
 کھڑکیاں ہوا کی آمد و رفت کے لئے
 کھلی تھیں۔ اور اندر کے چراغوں کی روشنی
 باہر بھی پھیلی ہوئی تھی۔ اس سے وہ سمجھ
 گیا۔ میرا پہلا خیال غلط تھا۔ جارج
 اپنے کمرہ موجود ہے۔ اُسکے نہ آنے
 کی کوئی اور خاص وجہ ہے۔ وہ جلدی
 سے گھوڑوں کے پاس لوٹ آیا۔ ایک پر خود
 سوار ہوا۔ دوسرے پر سائیس کو بیٹھا
 کے بہت تیز و مان سے چل دیا۔ تھوڑی
 دیر میں دو نو اسی باغین پہنچ کر اتر پڑے
 ساگر گھوڑوں کو وہیں چھوڑ کر آکے
 چلا۔
 وہاں وہی گستاخ نام نازنین جارج
 کی منتظر تھی۔ گھوڑوں کے سمون کی آواز
 سن کر بہت خوش ہوئی۔ کہ میسر اہان
 آگیا۔ مگر افسوس یہ خوشی تھوڑی ہی
 دیر میں رنج سے بدل گئی۔ ساگر نے
 جلدی سے پہنچ کر دروازہ کا پر وہ اٹھایا
 نازنین اسے تنہا دیکھ کر غم و رنج کی تصویر
 بن گئی۔
 نازنین - میں! تم اکیلے ہی!!
 ساگر - جی ہاں۔
 نازنین - کیوں۔

ساگر - کیا بتاؤں۔
 نازنین - حسیہ بیٹا تو ہے۔
 ساگر - جی ہاں۔
 نازنین - بیچا نے جارج پر کوئی مصیبت
 تو نہیں آپڑی۔
 ساگر - نہیں سرکار۔
 نازنین - پھر۔
 ساگر - غرض کرتا ہوں۔
 نازنین - یا اللہ حسیہ - کہو یہی تلخی
 کہو۔
 ساگر ذرا دیر اور رکا تھا۔ کہ
 نازنین نے پھر گھبرا کے کہا۔
 اور وہ گھر میں کھٹا بھی۔
 ساگر - جی ہاں۔
 نازنین - پھر کیا ہوا۔ آواز
 نہیں سنی۔
 ساگر - جی نہیں۔ ضرور سنی ہوگی۔
 پہلے مجھے بھی یہی خیال ہوا تھا۔
 میں نے سوچا تھا ہی بولی۔ بولی۔ پھر جی
 کوئی حسیہ نہ ہوا۔ اور جب میں نے
 اوو صرکان بگا کے سنا تو کوٹھی میں
 لوگوں کے بولنے چالنے کی آواز اچھی
 طرح میں نے سنی۔ پھر یہ کیسے خیال ہو سکتا
 ہے کہ وہ آواز اس نے نہیں سنی۔
 نازنین - پھر کیوں نہیں آیا۔

سنا کر۔ معلوم نہیں۔
 تازنین۔ (جہلا کے) یا اللہ کوئی
 سبب بھی۔
 سنا کر۔ کچھ ہوگا۔
 تازنین نے نقاب اوتار کے ایک
 طرف ہینکیدی اور بہت نگلین لہجے سے
 دمکھاؤں ابیسی جلدی۔
 سنا کر۔ اب حضور اس بات کا غم نہ کریں۔
 تازنین۔ حیدر۔ مان۔ تم نے دوبار
 آواز دہری اور کوئی خستہ نہوا۔
 سنا کر۔ جی مان۔
 تازنین۔ افسوس۔ پھر اب۔
 سنا کر۔ کچھ نہیں۔ چپ ہو رہی۔
 تازنین۔ اب وہ کبھی نہ آئیگا۔
 سنا کر۔ اور کیا۔
 تازنین۔ ہائے۔ وہ میرے ہی نقاب پوشی
 سے گھبرا گیا۔ حیدر۔
 اس وقت تازنین کے سامنے ایک قدم
 جلیبی آئینہ سنہری چو کھٹے کا دیوار میں لگاتے
 اسی غم و غصہ کی حالتیں ایک بار اُس کے
 دل پر چھہ کا عکس اُس آئینہ میں پڑ گیا
 آئینہ اُس کے شعاع حسن سے چمک اٹھا
 اور ساتھ ہی تازنین کی نظر آئینہ پر پڑ گئی
 اپنے دل با حسن اور اس وقت کی بانگی ادا
 کو دیکھ کے معروانہ طور سے مشکلاوی

اور چپکے سے کہا۔
 پھر کیا کرنا جائے۔
 سنا کر۔ جو حکم ہو۔
 تازنین۔ میں خدا سزا سنہ اُس پر نصیحت
 نہیں ہو گئی ہوں۔ نہ میرا مزاج
 اس قسم کا ہے۔ مان۔ مان میں تیرا ہوا
 بلکہ میرا قول ہے۔ کر کے آپ سے اُس سے
 کر کے جائیے۔ مگر۔
 سنا کر۔ مگر کیا۔
 تازنین۔ میں چاہتی ہوں۔ کسی طرح
 اُس کے نہ آنے کا سبب ٹھیک معلوم
 ہو جاتا۔
 سنا کر۔ حضور گستاخی معاف۔ جب اُس سے
 کچھ واسطہ ہی نہیں۔ تو سب دریافت
 کرنے کا سبب۔
 تازنین۔ دیوانہ تو کیا جانے۔ سچ یہ
 ہے کہ نہ۔
 سنا کر۔ حضور کو اُن سے محبت ہو گئی
 ہے۔
 تازنین۔ میں جانتی کہ وہ ان باتوں
 سے گھبرا جائیگا۔ تو میں اُسے ایسا پریشان
 نہ کرتی۔ اب میرا دل یہ ضرور چاہتا ہے
 کہ وہ پھر یہاں آئے۔ اگر انکی بار یہاں
 آیا تو میں نقاب کو الگ رکھ دوں گی۔ اس سے
 وہ اسی بات سے گھبرا گیا۔

دو نہیں انکار کیا کریگا۔ پہلا یہ ہو سکتا ہے یا

تاکر۔ درست۔

تازنین۔ جلد سی جاوے۔ اہد جلد سی

لوٹ آؤ۔ اسوقت مجھے ایک منٹ ایکٹ

سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

تاکر۔ بہت خوب۔

یہ جگہ سر جان کے بنگلہ سے زیادہ۔ سے

زیادہ آدھ میل دور ہوگی۔ مگر ساگر جاج

کو ہیت دہو کا دینے کے لئے ایک نئے

راستہ سے بہت چکر سے لانا تھا۔ اب وہ

دہو کا دینا تو تھا ہی نہیں۔ جلد سی سے

سر جان کی کوٹھی پر پہنچ کر اتر پڑا۔ گوڑو

کو محمولی جگہ پر چھوڑ کے اپنی وہی لابی

جوڑی سفید چادر سر سے پاؤں تک لٹائی

اور چپکے چپکے باغ کی طرف چلا۔ دروازہ

بند ہو گیا تھا۔ بدشوارسی ایک طرف سے

دیوار پھانڈ کے اندر پہنچا۔ اور چپکے چپکے

درختوں کی آڑ میں آگے بڑھا۔ کوٹھی

کے قریب پہنچ کر اُس نے دیکھا۔

کہ ایک سب گردن میں لمبے چل رہے ہیں

مگر یہاں کی زمین خوب صاف اور تیلی ہے

اُسے خیال ہوا کہ اس پر میسر پاؤں کے

نشان صاف بنائینگے۔ اور وہ سر آغرائی کا

ایک چھادر پہن ہوئے۔ وہیں ایک جگہ

تاکر۔ جی۔

تازنین۔ ساگر۔!

تاکر۔ حضور۔!

تازنین۔ تم پھر جاؤ۔

تاکر۔ بہت خوب۔

اور وہ چلا۔

تازنین۔ سنو۔

تاکر۔ حکم۔

تازنین۔ اب وہاں جانے کیا کرو گے۔

تاکر۔ یہی میں ہی حیران ہوں۔

تازنین۔ دیوانہ۔ ابھی بار کستی تدبیر سے

اُسکے کرد میں پہنچ جانا۔

تاکر۔ بہت اچھا۔

تازنین۔ اور اُس سے صاف صاف میرا

نام لیکر کہنا وہ تمہاری منتظر ہیں۔

تاکر۔ بہت خوب۔ مگر۔۔

خاموش ہو گیا۔

تازنین۔ (جھلا کر) مگر کیا۔

تاکر۔ کچھ نہیں۔

تازنین۔ پھر گم کہہ کر چپ کیوں ہو گئے

جلدی بتاؤ۔

تاکر۔ اور جو وہ صاف انکار کرے۔

اسی وقت پھر آئینہ پر نظر چاڑھی۔

تازنین نے مسکراتے ہوئے ہمت ہی

اٹھلا کے نہایت غرور سے کہا یہ

پہنچتا۔ ساگر بھی منکر میں ہے۔ کہ کسی تدبیر سے کھڑکی تک پہنچے جہانکے۔ اسی آشنا میں کمرہ سے چپکے چپکے کسی ٹہلنے کی تاہٹ سنائی دسی۔ ساگر کوٹھین ہو گیا۔ کہ یہ کمرہ جابج ہی کا ہے۔ وہ جلد ہی سے ایک تار کو جوشاید کسی پیل کے چڑھنے کے لئے مزیوار سے ملا بالا زینہ میں بندھا ہوا نیچے ٹھک رہا ہے پکڑ کر ٹھک گیا۔ اور دیوار کی لاگ پیر پاؤں رکھ کے کھڑا ہو گیا۔ اپنی چادر ایک ڈٹھ سے اتار کے لپیٹ کے بغل میں دبالی۔ اور بہت اطمینان سے اندر جھانکا۔ تو جارج مالکھم کمرہ میں ٹھلتا دکھائی دیا۔ ساگر چپ چاپ کھڑا رہا۔ جب جارج جو اسکی طرف سے پیٹھ کے جا رہا تھا ادھر لوٹا تو یہ چپکے سے کہاں۔ جارج نے دیکھا کہ ایک آدمی اسکی کھڑکی سے باہر بے حس و حرکت کھڑا ہے اور اٹکا چھوڑ چرائی کی روشنی میں صاف نظر آتا ہے۔ مگر جارج نے اس سے پہلے اس کی صورت نہ دیکھی تھی۔ اس سے اُسے

لے لاگ۔ یہ گھبراہٹ مکان کی کوئی ظاہر کرنے کے واسطے جس جگہ کہ سی ختم ہوتی سم ایک رویہ میں ایٹ کا کچھ حصہ چھوڑ کر دیوار اٹھاتے ہیں۔ اس کو لاگ کہتے ہیں۔

گھاس پر کھڑا ہو گیا۔ ادھر اُدھر نظر دوڑائی۔ آخر ایک طرف ایک بڑا تختہ ہموار زمین سبز و شاداب گھاس بے لہلہا نظر آیا۔ یہ تختہ کو بھٹی کے نیچے جو بگڑا ہوا ہے اُس سے ملا ہوا ہے۔ بس اسی پر چلنا مناسب معلوم ہوا۔ وہ آہستہ آہستہ جلیک بہت جلد کو کھٹی کے پاس پہنچ گیا۔ اب جیرا ہے کہ اندر کس طرح جائے۔ اور جارج کے کمرہ میں کیسے پہنچے۔

ذری دیر اسی حیرت میں مبتلا کھڑا رہا۔ پھر ایک کمرہ کی طرف بڑھا۔ اور کھڑکی سے جھانک کے دیکھا۔ سانسے ایک ڈسک پر کچھ کاغذات رکھے ہیں۔ ایک سن ہی بغور تمام اُنکے مطالعہ میں مصروف ہے۔

ساگر۔ (دلمین) یہ سر جان مالکھم ہے۔ آؤ۔ دوسرے کمرہ کو دیکھو۔ اور جو کسی نوکرنے دیکھ لیا۔ تو جو چور کر کے چلا اٹھے گا۔ ابھی کو کھٹی کے سب آدمی جمع ہو کر مجھے پکڑ لیتے۔ حسیہ جو کچھ ہو۔

اور وہاں سے ٹھکر دوسرے کمرہ کی کھڑکی کے نیچے آیا۔ یہ کھڑکی بس کے قد سے کسی قدر اونچی ہے۔ بچوں پر کھڑکے ہونے پر بھی سر کھڑکی کا نہیں

بیچان نہ رکھا اچانک اُسے اس طرح خاموش
کھڑا رہی۔ کہے چہرہ کب بڑا۔ فوراً کھڑا ہو گیا
ایک گول میز کی طرف جو قریب ہی تھی
پستول اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔
اور مدد کے واسطے چلانے کے لئے
ہونٹ کھولے۔ مگر ساگر نے گھبرا کے
ہاتھ بڑھائے۔ کہا: "میرا ہاتھ مارنا
یہ کیا غصہ کر رہے ہو؟"
چارج۔ چلاؤ اور نہیں۔
ساگر۔ نہیں۔
چارج۔ اچھٹی رہی۔
ساگر۔ کڑی کو پکارتے ہوئے حاصل۔
میں ہنسنا اور دشمن نہیں ہوں۔ مجھ
سے نہ ڈرو۔
چارج۔ دوسرے ہو۔
ساگر۔ بیشک۔
چارج۔ مگر ہو کوئی۔ میں تمہیں نہیں
پوچھتا۔
ساگر۔ یہ کیا ہے۔ تم نے سینسز
صورت کتنی ہیروئن بنائی مگر آواز ضرور
بھیجتے ہو۔ اس کی وجہ سے۔
چارج۔ اس نے آواز دھکیلا۔
نہیں آنا۔
ساگر۔ یہ وہی ہے۔ وہ آواز اس کے
جیسا مقررہ ہے۔ یہ تو وہی ہے۔

انتظار کرتا رہا۔
چارج۔ انا۔ میسٹر اور لیل راہ۔
رہا۔
ساگر۔ جی ہاں۔
چارج۔ خیر۔ اس وقت اس گھر میں
کسے تفریق کرتے ہو۔
ساگر۔ تمہیں۔
چارج۔ کیوں۔
ساگر۔ تمہارے آئے کی منتظر
کوئی ہے؟
چارج۔ ہوگی۔
ساگر۔ پس اسی کے پاس لیجائے
کہ لئے۔
چارج۔ او تمہیں یہاں کس نے
بھیجا ہے۔
ساگر۔ اُنھی نے۔
چارج۔ (مسکراتے ہوئے) اور
اُسے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے
مقررہ وقت پر دوبارہ مجھے آگئی ہو
انشارہ سے بلایا اور میں نے کچھ
جواب نہیں دیا۔
ساگر۔ جی ہاں۔
چارج۔ کچھ نہیں۔
یہ سچا ہے۔
ساگر۔ یہ تو وہی ہے۔

اُن سے کہو میں تمہاری منتظر ہوں۔ وہ
ضرور تمہارے ساتھ چلے آئینگے۔
جارج یہ سنکر خاموش ہو گیا۔
تاکر (دو تین منٹ تک جواب کا انتظار
کر کے) پھر اب سوچ بچار کیا ہے؟ چننے
گھوڑے سے اُسی جگہ کھڑے ہیں۔ ہم دونوں
ابھی سواری ہو جائیں گے۔ اور بات کہتے وہاں
پہنچیں گے۔

جارج۔ اب تم اکیلے ہی جاؤ میں نہ
جاؤنگا۔

یہ جواب جس کی کسی طرح توقع نہ تھی سنکر
اگر بہت متعجب ہوا۔ بلکہ اُسے پہلے تو
یہ خیال ہوا کہ اب تک خاموش ہی رہے کچھ
جواب نہیں دیا۔ پھر اپنی بیعت کو ذرا
کر کے بچے سے کہا میں تو آپ کو لیتے آیا
تھا۔

جارج۔ میں بھی جانتا ہوں۔ مگر اب
مصلحت یہی ہے تم تنہا آئے تھے تنہا
ہی جاؤ۔

تاکر۔ (سر ہلکے) انہیں یہ کیسے ہو سکتا
ہے۔

جارج نہ کیوں
تاکر۔ مجھے یہی حکم دیا ہے۔ کہ انہیں لیکے
آؤ۔ اُنکے حکم کی تعمیل ضرور ہونی چاہیے
جارج۔ بیشک۔ اُنکے حکم کی تعمیل ضرور ہونی

ہے۔ مگر پھر نہیں ہے۔ تم اپنا فرض ادا
کر چکے۔ تم اپنے مالک کے بڑے فرائض ادا
اور جان بیکار ملازم ہو۔ اگر تم وہاں سے
کسی وقت جان بیکار ہو جاؤ گے۔ تو میرا نہیں
بہت خوشی ہے۔ اسے اپنے پاس رکھ لو گے۔
(سنو بوجھ سے چند اشرفیاں نکال کر) تم
نے اس وقت سب سے زیادہ شرم نہیں ظاہر
کی۔ اور بہادری سے کام کیا۔
اپنی جان کے خطرہ سے ڈراؤ۔
راشتر فیان اُسکے ہاتھ پر رکھتے ہوئے (وہ
یہ تمہاری اُن خدمتوں کا اور اس کا دیکھا
کار صلہ ہے۔

تاکر۔ مجھے یہ نہیں چاہیے۔
جارج۔ کیوں۔

تاکر۔ میں اسکا مخلک نہیں ہوں۔
جارج۔ نہیں۔ مگر میں تمہیں اپنی خوشی
سے دیتا ہوں۔

تاکر۔ وجہ۔
جارج۔ تمہاری خدمتوں سے خوش
ہو کر۔ انعام ہے۔ رشوت نہیں ہے۔
میں تمہیں رشوت کیا دیتا۔

تاکر نے زور سے ہاتھ جھٹک کر
افشاشیہ فرسٹ پر گرا دیں۔ اور کسی قدر
گستاخی سے کہا۔ مجھے انعام نہیں
چاہیے۔

جارج - نہیں - میں نہ جاؤں گا۔
 ساگر - حیرت - آج نہ ہی پھر کب
 چلے گا۔
 جارج - کبھی نہیں۔
 ساگر - کل - پر سون - چوتھے روز۔
 جارج - نہیں - میں پہلے ہی کچھ چکا ہوں۔
 ساگر - تو اب کبھی نہ جائیگا۔
 جارج - دن - دن -
 ساگر - کیوں -
 جارج - میری خوشی -
 ساگر - حضور آپ بڑی غلطی کر رہے ہیں
 خیال کیجئے - اپنے مشتاق اور منتظر کو
 اس طرح مایوس کرنا کیا کوئی اچھی بات
 ہے -
 جارج - کچھ نہ ہو۔
 ساگر - آپ کی مرضی - مگر میں ان سے
 کیا کہوں گا۔
 جارج - جو کچھ میں نے کہا ہے -
 ساگر - انہیں کبھی یقین نہ آئیگا ضرور
 یہی گمان ہوگا - کہ میں آپ سے بغیر بے
 لوط آیا -
 جارج - اچھا میں انہیں ایک دفعہ کہے
 دیتا ہوں -
 ایک میز پر بیٹھ کے ایک پرچہ پر یہ
 چند سطریں لکھ دین -

میں جسکا نوکر ہوں وہ بڑی دولت مند
 اور فیاض ہیں - سونا چاندی تو انکے
 ہاتھوں کا میل ہے - اسکی انکی نظر میں کچھ
 بھی وقعت نہیں ہے - اور انکا ہر ایک
 نوکر بھی انکی فیاضی کی بدولت اسے
 کچھ چیز نہ نہیں سمجھتا۔
 جارج - (چپکے سے) غلام اور یہ غرور -
 رباواز (مگر جاسے ملک میں دستور ہے
 خدمتگار چاہے کیسا ہی آسودہ ہو جب
 اسے انعام دیا جلتا ہے - تو وہ لے ہی
 لیتا ہے - میں بھی یہی سمجھتا ہوں دیتا
 ہوں - کچھ خدا خواستہ تم اسکے بہو کے
 تھوڑے ہی ہو۔
 ساگر - مگر انعام اپنے ہی نوکر کو دیا
 جاتا ہو - حضور اپنے خدمتگاروں کو
 دین -
 جارج - تم میرے نہیں ہو - تو جیسے
 تم نوکر ہو میں انکا دوست ہوں -
 ساگر - جی ہاں -
 جارج - بس تمہیں یہی دیکھنا ہوں -
 ساگر - مگر اپنے نوکروں کے ساتھ
 رچاؤ کی طرف سے دیکھو (کہ) آدابہ انسا
 اور بچا ہو گیا - بڑی دیر ہو گئی - سرکار
 انتظار کرتی ہو گئی - چلیے - اب جلد ہی
 جانتے -

نہیں ہوتی۔ جس دن سے انہیں اور
ہمارے ممالک آئی ہیں۔ جارج اور ایڈورڈ
ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ کبھی سب باغوں
کی سپر کرتے ہیں۔ اور کبھی تہہ جوار
جنگل میں شکار کھیلنے جاتے ہیں۔ اکثر
دو دو روز یہ سب غیر حاضر رہتے ہیں۔
جارج نے اس تھوڑی سی مدت میں
ہندوستان کے معمولی حالات اور راہ
رسم سے اچھی آگاہی حاصل کر لی
ہے۔

اس کام کا وقت ہے۔ سب گھر میں
ہیں۔ نشانیوں سے پہچان کر رہے
ہیں۔ زبان، لکھنوی ہی نہیں سوجھتا ہے
ایک ایک ایک نہر باہر سے آگے اور غلط
کے ٹانگ میں دیتا ہے۔ انہیں سے ایک کا
لفافہ سوا خط۔ اور طرز کھربہ اور کھربہ
رہا ہے کہ یکسری پر ہیں کا ڈھلے اور
دوسرے کے انداز سے لکھنے پر لکھتے
ہندوستانی معلوم ہوتا ہے۔ سران
لے پہلے ہیں۔ چین کے خط کو کہوں اور
پاکستان اس میں ہے کہا۔ آج اس
میں تمہارے جی پہننے والی ایک لکھنوی
ہے۔

انہیں اور میں نے۔ انہیں میں نے
باتفاق کیا

اور انہیں میں میں خود اپنے ہاتھ سے اس
کی سب مصیبتوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔
سنگر حضور۔ سرکار کا جیہہ باطامرتہ
ہے۔ ویسی ہی سچہ بھی ہے۔ اس میں ہم
تا بعد از و نکو کیا دخل۔ ہم بندہ حکم میں
جو حکم ہوگا۔ جس کی اطاعت کرینگے۔
تہارانی۔ اور یہ تم پر فرض ہے۔
سنگر۔ بیشک۔ اور ہم حضور کو شیعہ
کی مڑی بلایا ہے۔ کچھ نہیں۔ آپا کے
نہم سے مرتابی کیسے کہہتے ہیں۔

تہارانی۔ نہیں ایسے بارکی تہی چون جسم
چہ تو ہو سی ملی کہہ سکتے ہیں۔ اس آگے کا
اثر ہے۔ کہ تم نے انہیں ایسا کہتے ہو۔
سنگر۔ درست۔

ساتواں باب

نہایت پروردگارانی پیغمبر

جارج اور ایڈورڈ۔ انہیں میں نے
اس میں سوا ان دنوں کے جن
سے آپ خوب آگاہ ہیں۔ اور کوئی نئی بات

میں مدت سے ہیں۔ مال و دولت ہی ان کے پاس بیکساب ہے۔

ایگنس۔ اور یہ دعوت اگلے سینچر کو ہے

سرجان۔ ہاں۔

ایگنس۔ اور آج پیر ہے۔

سرجان۔ ہاں۔

ایگنس۔ تو ابھی بہت دن ہیں۔ ہمیں اپنا بندوبست اچھی طرح کر لینے کا جو موقع ہے۔

جارج۔ اُف۔ یہ ٹھہری۔

ایڈورڈ۔ اچھی رہی۔ ضرور چاہئے۔

میری یہ رائے ہے۔ ہماری جماعت

سب سے بڑھی ہوئی ہو۔ تمام بیگمات

اور اجاڑن میں سے ایک پہی ہمارا منہ دیکھو

والے کی نظر میں نہ گئے۔

جارج۔ دوسرا کر کیوں نہیں۔

ایڈورڈ۔ آپ کے نزدیک یہ بہت مشکل

ہے۔

جارج۔ بہت۔ اسی لئے میں صرف

ان واسطہ کہ تم سب کا ہاں سب جہانوں

سے بڑھ چڑھ کے رہو۔ تمہیں ایک

تدبیر بتانا چاہتا ہوں۔

ایڈورڈ۔ وہ تمہارا۔

جارج۔ میں جس عالم میں ہوں نہ رہی رہو

زیادہ تکلف نہ کرو۔

سرجان۔ یہ ایک بڑی دلچسپ دعوت اور جلسہ کا بیوہ ہے۔

ایگنس۔ رو بہت خوش ہو کر اچھا۔

سرجان۔ نے اب وہ خط پڑھنا شروع

کیا۔

ارجانب لارڈ سنگلٹن گورنر صوبہ ہند

بخدمت جناب سرجان مالکیم۔

گزارش ہے۔ آپ اور مسٹر جارج مالکیم

مسٹر ایڈورڈ مالکیم مسٹر ایگنس برٹل

اور میرا برٹل۔ براہ عنایت آٹھویں

ستمبر کو میری ہی کوٹھی میں دعوت

اور جلسہ میں شریک ہو کر مجھے منہ

دیکھئے گا۔

ایگنس۔ اور یہ دعوت لارڈ کی طرف

سے ہے۔

تیسرا۔ اور انہیں کی کوٹھی میں۔

ایگنس۔ پھر اس دعوت کا کیا کہنا

ہے۔

تیسرا۔ کوٹھی میں ہی خوب بھی ہوگی۔

اسکا ہر ایک کہہ دیکھنے کے قابل ہوگا

اُسن تو اور یہی عمدہ طور سے سہاٹی

ایگنس۔ بیشک۔

سرجان۔ تمہارا بھی تو قریح اور امید ہے

کہیں زیادہ۔ لارڈ سنگلٹن بڑے فصیح

تکلف اور آرائش پسند ہیں۔ اور ہندو

آجئیس۔ (ایک دلربا بانہ انداز سے ناٹھ
ٹھکا کے) اسنے واہ ہی۔ کیا تیری تپائی
ہے۔ کیا خوب جہانسا دیا ہے۔

جارج۔ جہانسا کیسا۔
ایگنس۔ نہیں۔ تو بہ خوشاد۔

جارج۔ اور ون کے لئے چاہئے خوشا
سجھو یا۔ جہانسا۔ تم دونو بہنوں کے لئے

تو یہ سچی بات ہے۔ تمہیں بتاؤ اس جلسہ
میں کوئی تمہا صاحبین ہوگا۔ (اپنے پاپ

سے) لارڈ سٹیکلٹن کو میسر آنے کی خبر
ہے۔ میں نہیں جانتا۔

سرجان۔ مان تے اُن سے ذکر کیا تھا۔
اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ سر بیتر میں

اُسے حضور سے ملاؤ لگا۔ مگر اب تک قلع
نہیں ملا۔

جارج۔ اس دعوت سے پہلے میں اُن
سے مل لیتا تو بہت اچھا ہوتا۔

سرجان۔ شاید ہی موقع ملے۔ مگر آج
سے مجھے کسی قدر اطمینان ہو گیا۔ میں

جس منکر میں اکثر جا کرتا ہوں۔ اب
مجھے اُس میں اپنی کامیابی کی صورت نظر آتی

ہے۔ قسریہ تمہیں میری فکر کا انجام
معلوم ہو جائیگا۔

جارج۔ اس سے زیادہ اور کیا خوشی
ہو سکتی ہے۔ اب یہاں جتنے دن رہیں گے

بہکو اطمینان رہیگا۔ مان۔ لارڈ سٹیکلٹن
کیسے آدمی ہیں۔ اور ابھی تو جوان ہونگے۔

سرجان۔ اُنکی عمر پچاس کے قریب ہوگی۔
مگر صورت شکل سے چالیس برس سے

کم ہی معلوم ہوتے ہیں۔ بہت نیک نفس
رحمدلی۔ فیاض۔ عیش دوست اور

تکلف پسند ہیں۔
جارج۔ اور اُنکی بیوی۔

سرجان۔ مرگئیں۔
جارج۔ کب۔

سرجان۔ پندرہ برس ہوئے۔ اس
عہدہ پر ہونے کے چند ہی روز بعد۔

جارج۔ دوسری شادی نہیں کی۔
سرجان۔ نہیں۔ اور شاید مکونین

جارج۔ بڑے ترکہ و اعتقام سے
رہتے ہیں۔

سرجان۔ بالکل شاہزادوں کی طرح
اور بڑی فیاضی سے اپنی کمائی کو خرچ

کرتے ہیں۔
جارج۔ تو تنخواہ کیا کمالت کرتی ہوگی

قرض دار بھی ہونگے۔
سرجان۔ نہیں۔ وہ ایسے بیوقوف

نہیں ہیں۔ اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ
نہیں کرتے۔ اور اُنکی فیاضی بھی انہیں

ہے۔ سب خرچ ایک معقول انداز سے ہے۔

گزارشیں سمجھتے تھے۔ آپ اور آپ کے دونوں بڑے
براہ غنائت تھے۔ فقیر سمنہ لالکو جمعرات
کے خون شیر اور چیتے کے شکار میں میری
مدد کریں۔ اور ابد شکار کے میرے سات
شاہ آباد چلکر نان و نمک قبول کریں۔
جارج - چیتے کا شکار۔ ابا جان۔ اس
سے زیادہ دلچسپ تماشا اور کیا ہو سکتا
ہے۔

ایگنس - مگر بڑا ہی خطرناک تماشا ہے۔
آپ اس دعوت سے انکار کر دیجئے۔
سرجان - نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
اسے ضرور قبول کرنا ہی پڑیگا۔ اس
کے لئے بہت سے اسباب ہیں۔

ایگنس - خدا خیر کرے۔ مجھے تو
اس کا نام سننے ہی ڈر معلوم ہوتا ہے۔
سرجان - ڈرنے کی وجہ - ڈر نہیں ہے
خدا نے چاہا تو ہم سب صحیح و سلامت
واپس آئیں گے۔

ایگنس - تو انکار کر دینے میں کیا ہرج
ہے۔

سرجان - کیون نہیں۔ ہمارا ہی کو بہت
سچ ہو گا۔ اور اُن کا کسی سے رنجیدہ
ہونا۔ بس ایک آفت کا سامنا ہے۔
جارج - اور یہ ہیں کون۔

سرجان - ایک ایسے پرنے نے خاندانی

ہے۔ جو اُن کی شان کو زبا ہے۔ ہر سال
ایک ایسی ہی بڑی دعوت کو دیتے ہیں۔ اس
دعوت کا شہرہ تمام ہندوستان میں
ہے۔ بڑے بڑے محرز یورپین اور
ایسی رئیس بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ دعوت
نہایت تکلف سے کجاتی ہے۔ میں چانتا
ہوں تمہیں اُس دن اُنکی آرائش اور دھوا
کا سامنا دیکھ کے بہت تعجب ہو گا۔

جارج - تو عجیب جلسہ ہو گا۔

سرجان - دیکھنے کے قابل۔

اور اُس نے دوسرا لفظ اٹھا کر کہنا
چاہا۔ اسکی ہر عجیب وضع کی ہے۔

سرجان - (جارج سے) یہ دیکھو یہ ہی
ایک دیکھنے کی چیز ہے۔

جارج - (دھڑ دیکھ کر) آئی۔ کیسی تیز
بت کی شکل اس جہر میں بنی ہے۔

سرجان - یہ ایک ہندو خاندان کی جو
چہ ہندوستان کی شہنشاہی کا دعویٰ
ہے۔ خاص علامت ہے۔

جارج - اور یہ خط کہان سے آیا ہے۔

سرجان - معلوم ہو جائیگا۔ (خط پڑھے)۔
لو یہ بھی ایک دعوت کا نیتو ہے۔ مگر یہ دعوت
اور ڈننگ کی ہے۔ اہمیں لکھا ہے۔

از جانب ہمارا پیچھی۔

بخدمت سرجان مالکم صاحب۔

بیٹے ہیں۔ جسے ہندوستان کی شہنشاہی کا
دعوت ہے۔ اس صوبہ کے تمام ضلع
اسی کی ملکیت ہیں۔ آگرہ۔ دہلی۔ بنارس۔
کلکتہ۔ اور تمام ہندوستان کے
اکثر بڑے بڑے شہروں میں اس کے
عالیشان محلات ہیں۔ اکثر اضلاع میں
بڑی بڑی جاگیریں ہیں۔ جن کا انتظام متحد
کارندہ کرتے ہیں۔ جو معقول تنخواہ پاتے
مال و دولت کے کچھ انتہا نہیں اور اس
کے ساتھ الوالعزمی۔ سیرجینی۔ اور
ضیاضی قابل دید ہے۔ تمام ہندوستان
کی رعایا۔ اور سب راجا اس کے خاندان کی
عظمت پر نظر کر کے اس کی بہت تعظیم کرتے
ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے۔ اس کی پیشکش
کرتے ہیں۔ تو یہی یہ درست ہے۔ اگر وہ
کبھی کی دوست نہ ہو جاتی تو بڑی مشکل پڑتی
ہیں ہندوستان میں قدم جانا مشکل ہو
جاتا۔

جارج۔ اس شان و شوکت کی آدمی ہے
مگر ابھی کیا کہ اس کی مخالفت کے سبب
جہاں سے قدم اکھڑ جاتے۔

سرجان۔ نہیں میں سمجھتا ہوں اس کا
کو اس نے اکثر موقع پر ثابت کر دیا ہے
جارج۔ اُسکی شادی ہو گئی ہے۔

سرجان۔ مان۔ مگر اب بیوہ ہیں۔

جارج۔ کتنے دن تک۔

سرجان۔ کوئی اٹھارہ برس کی ہوگی۔
جی بیوہ ہو گئی تھی۔

جارج۔ اب کیا عمر ہے۔

سرجان۔ پچیس برس کی۔

جارج۔ اور حسین بھی ہے۔

سرجان۔ بہت۔

جارج۔ پھر دوسری شادی کیوں
نہیں کرتی۔

سرجان۔ ہندوستان میں دوسری
شادی کرنے کی رسم نہیں ہے۔

جارج۔ تو یہ۔ کیا بڑی رسم ہے۔

ایگنس۔ بہتر بیچاری کی کیسے بسر
ہوتی ہوگی۔ بیوگی میں تو یہ سب عیش و
آرام ہزار دکھ کے برابر معلوم ہوتا
ہوگا۔

جارج۔ بیشک۔

ایگنس۔ پڑھی لکھی ہیں۔ ہندوستان
میں سورتوں کو پڑھاتے ہی نہیں
ہیں۔

سرجان۔ وہ پوری تعلیم یافتہ ہیں۔
انگریزی اور فرانسیسی بالکل اہل زبان
کی طرح بولتی ہیں۔ تمام یورپ کا سفر کیا
ہے۔ انگلستان اور اکثر ملکوں کے
رسم و رواج و طرز معاشرت سے

وہ بات کہاں - ہندوستانی دوستی اور وہ
شائستگی تو یہ نہ

سرجان - نہیں - میرے نزدیک ہر وقت
دنیا میں کوئی کھورت اُسکے برابر سلیقہ شعا
نہیں ہے -

جارج - اُسکا چال چلن کیسا ہے -
سرجان - ظاہر میں بہت درست ہے -
مگر -

جارج - پھر وہ منسری شادی کیوں نہیں
کر لیتی -

سرجان - یہ خود اُسی سے دریافت کرنا -
جارج - خیر - اور یہ شکار اُس دعوت سے دو

دن پہلے ہوگا -

سرجان - ہاں -

اٹھواں باب

شکار -

خدا خدا کر کے شکار کا دن جسکا جارج

وغیرہ بہت شوق سے انتظار کرتے تھے

آیا - صبح کے چہ بجگئے کھڑے سرجان

کی کوٹھی کے دروازہ پر آ کے کھڑے

خوب واقف ہے - اُنکے یہاں باورچی فرنٹ

کے نوکر میں دشکار اور ضلع بڑے ہیں

اُنکی کپنجی ہوئی اکثر تصویریں یورپ کے

مشہور مصورون نے بہت پسند کیں اور

کہا کہ اُنکا کپنجی والا اپنے فن میں یکتا ہے

پیرس - برلن - اسٹراٹرم - لندن - پینٹ

پیرس برگ - مین مینون رہی ہے - اپنا

زیورہیشہ لندن آگ اور پونٹاک فرانس سے

منگاتی ہے - اُسکے تمام مکانات ایسے

آہستہ ہیں کہ اُنہیں پہنچے ہی آدمی اپنے

آپ کو جیتے جی بہشت میں داخل سمجھتا ہے

جارج - آہ -

ایگنس - اوہو - تو کیا کہنا ہے عجیب

دلربا اور دلفریب نازنین -

سرجان - بیشک - مگر میں سچ کہتا ہوں -

تم سے کم - اُسکے حسن و خوبی میں یہ بات کہا

جو تم میں ہے -

ایگنس نے مگر اکثر یہ دیکھا یورپ کا

طرز معاشرت یہی ہے - مگر اُسکے چہرہ کے

رنگ میں رشک اور اپنے چاہنے والے

(جارج) پر بدگمان ہونے کا اثر جھک

مارنے لگا -

جارج - تو اس شکار میں شریک ہونا گویا

انگلستان کی کسی شاہزادی کے ہاں چار

قہوہ کی دعوت میں شریک ہونا ہے - مگر

میں اب اپنے نفہر کا مالک نہیں ہوں۔
اسے دوسرے کو دے چکا ہوں۔ پھر
فسٹریئے میں کیا کروں۔ میں خود مختار
ہونا تو شہید اپنے آپ کو اتنا مستانہ بننے
پر راضی ہی ہو جاتا۔
مہارانی۔ اُف۔ یہ ظلم۔ یہ ستم۔ ایسی
دلدادہ پر۔ یہ الفاظ اس کی جان کو اٹانے
جارج۔ کچھ ہی ہو۔ میں اپنے اختیار
ہی میں نہیں ہوں۔
مہارانی۔ آہ۔ تم اپنے ہی اختیار میں
ہو۔ مگر اس کے قابو میں نہیں آ سکتے جو
تمہیں چاہتی ہے۔ اُف اُس پر یہ بڑا ظلم
ہے۔ خدا کے واسطے تم ایکس کو بھول
جاؤ۔ اُسے اپنا دل نہ دو۔ میں اُس کے لئے
دوسرا سنگین تلاش کروں گی تم اُسی کے
ہو جاؤ جو تمہارا ہی ہے۔ اور ہمیشہ تمہارا
ہی رہیگی۔

میں ایک شخص کو جانتا ہی نہیں۔
مہارانی۔ مائے تم اُسے نہیں جانتے
یہ تجاہل۔ نہیں جانتے لو اب سن لو۔
پیاسے جارج میں تمپر فریقہ۔ میرا ہی میں
آلام اور سکوت تمہارے چہ نظریہ حسن
لئے لیا ہے۔
جارج۔ ہین۔ ا۔ تم۔
مہارانی۔ ہان ہان۔ میں ہی تمپر شیدا
ہوں۔ (گھٹنے زمین پر ٹیک کر) پیاسے
جارج۔ (رو تے ہوئے) مجھے تم سے
ایسی امید نہ تھی۔ اُف تم وہی ہو نہ۔
جو مجھ سے اس گراگری سے اشتیاق
جانتے تھے۔ تم وہی ہو جنہیں میرے
دیکھنے کی کیسی کچھ آرزو تھی۔ آہ تم وہی
جس نے بڑی سختی سے بارہا میرے
ہونٹوں کے بوسے لئے ہین۔ اور نقاب
اٹھا دینے کے لئے کیا امتین میری
نہیں کی ہین۔ اُف۔ اب تم ایسے سنگدل
ہو گئے۔ پیاسے خدا کے واسطے مجھے
زیادہ نہ ستاؤ۔ اپنا دل مجھے دیدو۔
جارج غصے کے لئے چپ رہے۔ آپ کی
یہ دلخراش آواز میرے دل کے کھٹکے
کے دیتی ہے۔ اور آپ کے یہ آنسو مجھے
بجی دکھ دیتے ہیں۔ مجھ میں سے بس
کی بات ہوتی۔ تو میں اسی وقت اپنا دل

میں اب اپنے نفہر کا مالک نہیں ہوں۔
اسے دوسرے کو دے چکا ہوں۔ پھر
فسٹریئے میں کیا کروں۔ میں خود مختار
ہونا تو شہید اپنے آپ کو اتنا مستانہ بننے
پر راضی ہی ہو جاتا۔
مہارانی۔ اُف۔ یہ ظلم۔ یہ ستم۔ ایسی
دلدادہ پر۔ یہ الفاظ اس کی جان کو اٹانے
جارج۔ کچھ ہی ہو۔ میں اپنے اختیار
ہی میں نہیں ہوں۔
مہارانی۔ آہ۔ تم اپنے ہی اختیار میں
ہو۔ مگر اس کے قابو میں نہیں آ سکتے جو
تمہیں چاہتی ہے۔ اُف اُس پر یہ بڑا ظلم
ہے۔ خدا کے واسطے تم ایکس کو بھول
جاؤ۔ اُسے اپنا دل نہ دو۔ میں اُس کے لئے
دوسرا سنگین تلاش کروں گی تم اُسی کے
ہو جاؤ جو تمہارا ہی ہے۔ اور ہمیشہ تمہارا
ہی رہیگی۔
جارج۔ بہلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ میں
اور اُسے دل نہ دوں۔ میرا دل میرے
اختیار میں ہو رہی۔
مہارانی۔ اور یہی اُس پر ظلم ہے۔ آہ
اور یہ ظلم ہی ایسا جو کسی طرح برداشت
نہیں ہو سکتا (آبدیدہ ہو کر) جارج تم
ایسے سخت دل کیوں ہو۔
جارج۔ کیسا سخت دل۔ اور کس پر ظلم۔

میں اب اپنے نفہر کا مالک نہیں ہوں۔
اسے دوسرے کو دے چکا ہوں۔ پھر
فسٹریئے میں کیا کروں۔ میں خود مختار
ہونا تو شہید اپنے آپ کو اتنا مستانہ بننے
پر راضی ہی ہو جاتا۔
مہارانی۔ اُف۔ یہ ظلم۔ یہ ستم۔ ایسی
دلدادہ پر۔ یہ الفاظ اس کی جان کو اٹانے
جارج۔ کچھ ہی ہو۔ میں اپنے اختیار
ہی میں نہیں ہوں۔
مہارانی۔ آہ۔ تم اپنے ہی اختیار میں
ہو۔ مگر اس کے قابو میں نہیں آ سکتے جو
تمہیں چاہتی ہے۔ اُف اُس پر یہ بڑا ظلم
ہے۔ خدا کے واسطے تم ایکس کو بھول
جاؤ۔ اُسے اپنا دل نہ دو۔ میں اُس کے لئے
دوسرا سنگین تلاش کروں گی تم اُسی کے
ہو جاؤ جو تمہارا ہی ہے۔ اور ہمیشہ تمہارا
ہی رہیگی۔
جارج۔ بہلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ میں
اور اُسے دل نہ دوں۔ میرا دل میرے
اختیار میں ہو رہی۔
مہارانی۔ اور یہی اُس پر ظلم ہے۔ آہ
اور یہ ظلم ہی ایسا جو کسی طرح برداشت
نہیں ہو سکتا (آبدیدہ ہو کر) جارج تم
ایسے سخت دل کیوں ہو۔
جارج۔ کیسا سخت دل۔ اور کس پر ظلم۔

لارڈ - مسکراؤ نہیں - مجھے تو بہت ایشہ ہے - ہمارا پیچھی کے دلریا ہوئے نہیں شک نہیں - اور میں تمہارے بشرہ میں ہی عشق و محبت کے آثار دیکھتا ہوں - پھر خدا ہی خیر کرے -

جارج - اُسکے حسین اور دل فریب ہونے میں شک نہیں - مگر حضور میں ہی ایسا نہیں ہوں کہ -

لارڈ سنگلٹن - (مسکرا کر) بیشک خیر -

جارج - جس دلمین ایگنٹس برٹل کی جگہ ہو - اُس میں دوسرے کی جگہ کہاں -

لارڈ - ٹھیک - مجھے یہ یاد نہیں رہا تھا - کہ تمہاری نسبت ایک پریراؤ میں سے ہو چکی ہے - وہ نازنین بڑی خوش قسمت ہے - جسے تمہارے دلو اپنا کر لیا اور تم بڑے خوش قسمت ہو جو ایگنٹس ایسی جو شائیل کے دلمین تھے جگر پائی - تم دونوں میں جس قدر محبت ہو کم ہے نہیں ضرور ہر ایک امر میں اُس کی عایت کرنی چاہئے -

اب ہمارا پیچھی کی سواری قیسہ اگئی - اس سواری کا جلوس وقت اور زمانہ کے مناسب سمجھو - سب سے آگے قیاب پھر نشان

ہو گئے - سر جان - اور جارج وغیرہ ایگنٹس اور میرا سے رخصت ہو کر سوار ہوئے کالو اور برون اُنکے ساتھ چلے - دو گتہ میں سب پکارا کے شکل میں جہان پہنچے - بہت سے سوار موجود ہیں پتہ نہ لگے - انہیں میں لارڈ سنگلٹن ہی ہیں - اُنکے پیو پتے ہی نوٹ کی آواز سنائی دی - جارج - (سر جان سے) یہ کیا -

سر جان - ہمارا پیچھی کے سوار ہی آتی ہے - اسی وقت موقع پا کر سر جان نے لارڈ سنگلٹن سے اپنے بڑے بیٹے جارج کی تقریب ملاقات کی - لارڈ بہت اخلاقی سے پیش آیا - اور مسکراتے ہوئے کہا - تم نے اب تک ہمارا پیچھی کو نہیں دیکھا ہے -

جارج - جی نہیں - لارڈ - تو اس وقت سر جان تمہاری ملاقات کی تقریب کرینگے - مگر تم اپنے دلو اُسکے نظارے کے لئے خوب مضبوط کرلو - اس وقت بنے قابو نہ ہو جائے -

جارج - کیوں - جانا - لارڈ - وہ بہت حسین ہے - اور تم توجوان -

جارج مسکرا کے چپ نہو گیا - کچھ محبوب نہ دیا -

اس کے ساتھ ہی ان کو پرنسٹن خانہ - اور کچھ
 پیچھے چند صحابہ دار - پر بھی والے -
 اور گزیر دار رہیں - ان سب آدمیوں کی
 وردیاں بہت نکاح ہیں - ہاتھ نیچے
 چند سواروں - کے مشق میں مہارانی -
 مہارانی کے دستہ تاخت پر راجہ گیارہ
 ہندوستان کے ایک بڑے معزز خاندان
 کا شہزادہ ہے - مہارانی کا لباس اس وقت
 بالکل اہل فرنگ کا ہے - جسے دیکھتے ہی
 ہند میں معلوم کیوں جاوے گا دل بیڈھیب
 دھڑکنے لگا - مہارانی ان سب کے قریب
 پہنچ کر آتے پڑی - اور ان سب کو سلام کر کے
 کہا - میں آپ سب صاحبوں کی بہت
 ممنون اور مشکور ہوں - آپ میری خاطر
 سے بہت تکلیف گوارا کی -
 جارج اسکی آواز سن کر چونکا پڑا - لیکن
 کہا ضرور میں نے یہ آواز کہیں سنی ہے
 (تو نہ دیکھا) مگر یہ صورت کبھی نہیں دیکھی
 اب اس نے اسکی شکل کو خوب غور سے دیکھا
 اور دلیس اسکے دھڑب ہونے میں کیا
 ہے - مگر میں - - - - - تو یہ تو یہ -
 لارڈ سنگلٹن - مہارانی کے ہاتھ چوم کر
 حضور کی یاد فرمائی - ہم سب کو معزز اور
 ممتاز کیا - سب اس شانہ عاتیت کے دل
 سے مشکور ہیں - ہمارے زہے نصیب کہ

ہم آج ہندوستان کے اصلی فرمان روا
 کے حضور میں - بے تکلفانہ حاضر ہیں -
 جہارانی - ہم بڑا تے ہوئے آپ کی
 خدایک - نوازش - ہر نہ تاجی کو جان -
 اور میں پچھار می گوشت لہیں کہاں - آں
 شاہی کی شان و شوکت ہمارے گھر
 جاتی رہی - انہو نام ہی رہ گیا ہے -
 (سر جارج) میں آپ کی اور آپ کے دونوں
 بیٹوں کے آنے سے بہت خوش ہوئی
 اور آپ کی بھی بہت محبت ہوں -
 سر جان - بھلا آپ کیا یہ فرمانا یا تھا کہ
 ہم نہ حاضر ہوتے - میں تو اس یاد
 فرمائی ہے بہت معزز فرمایا ہے -
 (فری ہڈ کر) مجھے اجازت دیجئے کہ میں
 اپنے بڑے سے بیٹے کو آپ کے حضور میں پیش
 کروں - (جارج کا بازو پکڑ کے) یہ
 میرا بیٹا جارج مالکم ہے -
 جہارانی - سب جارج مالکم - میں آپ کو
 جیسے دم کنتی ہوں -
 اور اس نے بہت غور سے جارج
 کی صورت دیکھی -

جہارانی - (جارج سے) میں بارہا
 انگلستان میں لومڑی اور جنگلی سور کے
 شکار میں شریک ہوتی ہوں - مگر جیتے
 کا شکار آپ سب صاحبوں کے لئے ایک

نیا نازنا ہے۔ سوا سیکر نہیں سے
کہنی اسکا عاومی نہیں ہے۔

جارج۔ درست۔
تہارانی۔ میں چاہتی ہوں آج تم
شام تک میسر ہمراہ نہی رہو۔
جارج۔ بہت اچھا۔

تہارانی۔ یوں نہیں رکاب برکاب۔
مگر یہ یاد رہے۔ میں بڑی چابک سوار
ہوں۔ میسر ساتھ دنیا آسان نہیں
جارج۔ بجا ہے۔ مگر میں بھی بالکل
آٹاوسی نہیں ہوں۔

تہارانی۔ مگر اس شکار کے لئے نا تجربہ کار
ضرور ہو۔ میں علاوہ تجربہ کار ہونے کے
بہادر بھی ہوں۔ تمہارا میسر ہی چھپا
سے الگ ہو جانا تمہارے لئے خطرناک
ہوگا۔

جارج۔ درست۔ میں آپ کے گھوڑا سنبھال
کرنا ہوں۔ مگر ایک خاص شرط ہے۔
تہارانی۔ خاص شرط؟

جارج۔ جی مان۔ جب کوئی خطرہ ہو
مجھے تنہا چھوڑ دیکے گا۔ میں ہی ایسا
بودا نہیں ہوں۔

تہارانی۔ اچھا جب وقت آئیگا۔ دیکھا جیگا
میسر ساتھ تو رہو۔ میں نہیں وقت
پر بہادر ہی کاغذات دکھا دوں گی۔ وہ لکڑی

نرہ سکو تو میں راہ در گیل سنگھ کو بلان
جارج۔ نہیں جناب۔ میں ہی ساتھ رہوں
میں اپنی جگہ کسی اور کو دینا نہیں چاہتا
تہارانی۔ (منہ پھیر کر) ادھر آؤ۔
ایک خادم۔ (سامنے آکر) حضور۔
تہارانی۔ دجالی کو لے آؤ۔ جارج
سے) مسٹر مالک ہم تہین چابک سوار
کا دعویٰ ہے۔

جارج۔ جناب۔ کیسا ہی جانور ہو میں
نہیں ڈرتا۔

تہارانی۔ میسر اس گھوڑے پر سوار
ہو گے۔

جارج۔ جی مان۔

تہارانی۔ اچھا آ جائے تو بچینگے۔ وہ
میسر سب گھوڑوں سے خوبصورت

جاندار اور سب سے تیز ہے۔ ہوا سے بھی

آگے جانے کی ہمت رکھتا ہے۔ اور

شوخی بھی مجید ہے۔ ہر ایک آدمی اسے

نہیں ہو سکتا۔ سوار کا پاؤں رکاب پر

پہنچے نہیں پاتا۔ کہ وہ اچانک ایک طرارہ

بھر کر الگ ہو جاتا ہے۔ گھوڑا کیسا۔

بس ہوا ہے۔ تم ہوشیار ہو جاؤ۔

جارج۔ ہوشیار ہوں۔

ایک سائیں جو نہایت عمدہ وردی اور

ناخنوں میں طلائی کڑے۔ کانوں میں

وہانی در پہنہ کھڑا۔ ایک بہت خوبصورت
پوسے قد و قامت کا گھوڑا لیکر سامنے آیا
کیا گھوڑا ہے۔ اسے سبحان اللہ۔ ماتھ
پاؤں کیسے مضبوط اور موزوں ہیں۔
جسم کیسا خوبصورت ہے۔ کہاں ساٹھن
کی طرح چل رہی ہے۔ نہایت عمدہ
دلاستی ترین کچا ہے۔ سارے کے سب
چوتے چاندی کے ہیں۔ جن پر
شہر کام کیا ہے۔

تہارانی۔ کیوں کیسا جانور ہے۔
جارج۔ بہت ہی عمدہ۔ میں نے ایسا
گھوڑا اب تک نہیں دیکھا۔

تہارانی۔ بیشک۔ میسٹر صاحب میں
اس سے اچھا کوئی جانور نہیں ہے۔
جارج اپنے گھوڑے سے اتر کر

دجالی کے پاس گیا۔ اسکی راسین پکڑ کے
دوسرا ماتھ گردن پر رکھ کے چاہتا تھا
کہ پیٹھ جائے۔ اسی وقت تہارانی

چلائی یہ ہوشیار! ہوشیار! اور
دجالی نے ایک طرہ بہرا۔ اگر جارج
اس وقت اسکی پیٹ پر ہوتا تو یقیناً دور

جا کر گرتا۔ اسے ایک ذقذق پر خاتمہ نہیں
ہو گیا۔ دو تین بار بونہی اس نے طرہ
بہرا۔ پھر شہنا۔ زمین پر ملا زمین مارنا۔
دو لٹیان جھاڑنا شروع کیا۔ کوئی اور سوار

ہوتا تو یہ حالت دیکھ کے اس کے حواس خراب
ہو جاتے۔ مگر ہارنوجوان دوست جو بڑا
شہنشاہ ہے۔ ذرا بھی نہ گھبرایا۔ جھٹ
لگام چھوڑ کے الگ ہو گیا۔ اور یکبارگی
اوجھل کر اس کی پیٹ پر پہنچ گیا۔ اب
گھوڑے نے اور ہی ماتھ پاؤں نکالے
زور زور سے ہنہانے لگا۔ غصہ سے منہ
میں جھاگ لے آیا۔ خوب زور زور سے دھن
جھاڑا۔ پا چھپی ملی۔ کبھی ایسا الفا ہوا
کہ اب اولٹا ہی چاہتا ہے۔ اپنے تمام
کو خوب جھکولے دیئے۔ مگر جارج نے اپنی
جگہ سے خبش نہ کی۔

تہارانی۔ یہ سب بہت غور سے دیکھتی
رہی۔ دینک سوار اور گھوڑے میں
داؤ بیچ ہوتے رہے۔ پھر گھوڑا تھک کر
سیدھا ہو گیا۔

تہارانی۔ جارج تم نے بڑی مہم سہ کی۔
جارج۔ جی آپ کے اقبال سے۔

تہارانی۔ دوسرے سوار اسکی پیٹ پر جم نہیں
سکتا۔

جارج۔ میسٹر اور اس کے باہم تھوڑی
سی مخالفت تھی۔ وہ بھی جاتی رہی۔ یہ
بہت سیدھا ہے۔

تہارانی۔ بیشک تم پورے چابک سوار
دجالی نے اپنے سوار کو پہچان لیا۔ اب وہ

کان پہی نہ ہلائے گا۔ میری راسخ میں اسے
تم سے علیحدہ کرنا ظلم ہے۔ بس اب یہ میرے
اصطبل میں دوبارہ نہ جائیگا۔ تم اسے قبول
کرو۔

جاسرج۔ گرفتار۔

تہا رانی۔ مگر کچھ نہیں تمہارا ہو چکا۔ اگر تم
اسے قبول نہ کرو گے میں اپنے کسی آدمی
کو اسے گولی مار دینے کا حکم دوں گی۔

جاسرج۔ تو میں اسے قبول کرتا ہوں۔ اور
اس شاہی عطیہ کا شکر گزار ہوں۔

تہا رانی۔ حضرات۔ آپ سب صاحب اپنے
تذکرے ہو۔ یہ گھوڑے ہیں گھوڑ دین دیکھو
تازہ دم گھوڑوں چارے کے یہاں سے
بلند ہی ہیں۔ (جاسرج۔ یہ یاد رکھنا
میرے ساتھ رہو۔ اور میں اسے شکار
کی کہان ہوں۔)

جاسرج۔ جی ہاں۔

دو دن میں سب سواروں نے لے لکھوڑے
ہل لے اور جارج اور ہارانی کے پیچھے پیچھے
چلے۔ دو گھنٹہ تک جنگلی میں اور پھر دستو

لہ ردیف شکار یوں کی اصطلاح ہے۔ دو سوار شکار
جو ہر دم ردیف ہوتے ہیں۔ وہ شکار میں اپنے
گھوڑے کے رکاب پر کھڑے رہتے ہیں اور ایک دوسرے
کے پیچھے ایک دوسرے کے پیچھے دو گھنٹے تک چلتے ہیں۔

کیا ہی مگر کوئی شکار نہ ملا۔ نان ہرن البت کچھ
گاہ غول کے غول نظر آئے۔ اکثر شکاریوں
نے ان پر بھی گولیاں لگائیں اور رانی نے
بھی چلتے چلتے بے شست لگائے گئی ہرن
شکار کئے۔ جارج اگلی چابک دستی پر بہت

منتہی ہوا۔ اور اس نے بھی چونکہ اسکا روٹھا
تھا۔ اسی طرح شکار کیا۔ ہمارا فی نے اپنے
ردیف کے نیچا دکھانے کے لئے بہت سی

تدبیریں کیں کہیں گھوڑا بہت تیز لگا
مگر چوڑے چوڑے نالوں سے یہ بڑا

مگر آیا۔ مگر جارج کسی طرح زیر بنوا سائیہ
کی طرح اگلے ساتھ ہی رہا۔ اور جو ہرن اس
نے دکھایا اٹھیں یہ اس پر غالب ہی رہا

اسی حالت میں دو پہر چل گئی۔ اور
کوئی شکار پچھتا کر نہ آیا۔ آخر سب ایک
صاف شفاف ندی کے کنارے پہنچ گئے
پھر گئے۔ ہمارا فی نے کہا ذرا سی دیر بیٹھا

آرام کر کے تازہ دم ہو کر پھر چلیں گے۔
گھوڑوں سے اتر پڑے۔ اور بہت جگہ
ہمارا فی کے ملازموں نے نرم نرم سفر

پکے لئے بچھا دیا۔ اسی قدر لوگ بیٹھے۔
تہا رانی۔ کیا دلپسند اور فرح بخش جگہ
ہے۔ یہاں میٹھک کچھوا مشتبہ بھی کر لیں۔

جاسرج۔ جی ہاں۔ مگر ناشتہ
تہا رانی۔ اور کیا شکار کی بدولت آج کچھ

ناشتہ ہوتا ہے۔

اور اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا اُس نے زور سے بگل بجایا۔ اُس کی آواز کے ساتھ ہی دوسری طرف سے بھی ویسی ہی آواز آئی۔

جارج - یہ کیا۔

تہارانی - میں نے اپنے ملازمن کو کچھ حکم دیا۔ اونہوں نے اُسی کا جواب دیا۔ جارج - مگر یہ حکم کیا تھا۔

تہارانی - گھبراؤ نہیں۔ تھوڑی دیر میں ظاہر ہو جائیگا۔

جارج - شاید ناشتہ کی بابت (مسکرا کر) ناشتہ۔

تہارانی - (مسکرا کر) اب زیادہ انتظار نہ کرنا پڑیگا۔

تھوڑی دیر میں تہارانی کے ملازم کہانے پینے کی چیمیزیں بہت افراط سے بیسکر حاضر ہوئے۔ اور بات کی بات میں میز و نمک سجا دیا۔

تہارانی - حضرات میں آپ سب صاحبو کو بہت منت اور عاجزی سے کہتی ہوں۔ میں و نمک حاضر ہے۔ اسے قبول فرمائیے جناب لارڈ سنگلٹن۔ آپ میز پر سر سے بیٹھ

ناختہ لہر سر جان مالک صاحب آپ بیٹھ ناختہ بیٹھے گا۔ تو میں آپ کی بہت ممنون

ہوئی۔

لارڈ سنگلٹن اور سر جان نے شکر کیا سلام کیا۔

تہارانی - حضرات - یہ جنگل ہے معلوم نہیں کیا اتفاق ہو۔ مناسب ہے۔ سب صاحب اسی طرح مسلح میز پر بیٹھیں۔

جارج - (مسکرا کر) بہتر۔

تہارانی - شاید کہنا کہا تے میں کوئی چیتا یا شیر بیان آجائے۔ اور حملہ کرے۔ اُس وقت ہتھیار پاس نہونگے۔ تو کیسی بنے گی۔

یہ سکر بعض آدمی مسکرا دیئے۔ اور بعض نے اپنے ہتھیار لیئے۔ سب میز پر بیٹھے۔

سب کہنا کہا رہے ہیں۔ اور کالو معلوم نہیں کیوں ندی کی طرف جارہا ہے۔

وہ پہنچ گیا۔ اور ایک جہاڑی کے پاس جو ندی کے کنارہ سے ملی ہوئی ہے۔

بیٹھ کر نہانے کی غرض سے کپڑے اتارنے لگا۔ اسکے بیٹھتے ہی اُس جہاڑی سے

ایک سیاہ بہت بڑا چیتا نکل کے باہر آیا اور اس پر چھپنے کے لئے ڈھکی لگا کر بیٹھ گیا

نکلنے اُسے دیکھ لیا زور زور سے چلانا ہوا پانی کی طرف چلا۔ اسکا ایک پاؤں

پانی کے اندر پہنچا تھا کہ چیتا جھٹک کر اس پر آیا

کالہ پانی میں گر گیا۔ بڑی جھینتر ہوئی اگر اس وقت پانی کی جگہ خشک اور سخت زمین

متر جان۔ کالو کی اسی آواز نے معلوم ہوا
ہے کسی چیتے نے اسپر حملہ کیا۔ مگر وہ
نظر نہیں آتا۔ شاید مندی کے اندر
ہے۔

جارج۔ جی ہاں۔ اور مجھے اسکی مدد
کو جانا چاہیے۔

متر جان۔ ضرور۔

تہارانی۔ جارج کو مستعد دیکھ کے
مین مین خیر ہے۔ کہاں جلتے ہو
تہا سے پہنچنے سے پہلے وہ اسکا کام
تمام کر دیگا۔ بلکہ کروا ہوگا۔ اور تمہیں
دیکھ کر تمہرے سخت حملہ کر لیگا۔ تم تنہا اس
سے کیا مقابلہ کرو گے۔ مفت زخمی
ہو گے۔

جارج۔ کچھ ہو مجھے جانا چاہیے۔ مگر اس
نے کالو کو مار ڈالا ہے۔ تو میں اس
سے بدلہ لوں گا۔ ورنہ اپنے آدمی کو بچانے
کی کوشش کروں گا۔

تہارانی۔ (مسکراتے ہوئے) چچال
خام ہے۔

جارج۔ مین ضرور جاؤں گا۔

اسی وقت کالو کے دوبارہ چلانے کی
آواز جارج نے سنی۔ جلدی سے دوڑا
مین و ویند و قین لیکر بہت تیز چلا تہارانی
نے جلدی سے بڑبڑا اس کا اٹھ پڑا۔

ہوتی تو کالو اس درندہ کے پنجوں سے
زخمی ہونے سے پہلے اس کے نیچے دب کر جاتا
کالو کے گرتے ہی چلتا اسے دبا کر کٹھ
بگیا۔ مگر پانی و ان تو دہلی کے گھٹنوں سے
کچھ اونچا تھا۔ اس نے کالو کے تمام
جسم کو سوار چھہ کے اپنی ہتھکڑی میں لے
لیا۔ اسی سے چیتے کے تیز پنجوں سے
اسے کچھ آسیب نہ پہنچا تا تک صبح سنا
ہے۔ مگر اسے کہتا کہ یہ پانی اسے بچا
سکتا ہے۔ ظالم۔ خونی چیتا۔ آخر اسے
مار ہی ڈالیں گے۔

کالو نے اب زور زور سے چلا نا شروع
کیا۔ اسکی مظلوم۔ خوفزدہ۔ حد درجہ دشت
اور مدد کی بھیر ضرورت ظاہر کرنے والی
پہلی آوازیں ان نوجوان بہادر شکاریوں
کے مجمع میں جوندی سے متصل سامنے
ہی کہنا نکھار سے تھے پونچگی تہینہ
اور وہ ان کہن ملی پڑ گئی تھی۔ ہر شخص نے
اس خیال سے کہ کسی دزدہ نے کسی اچھی
پر حملہ کیا ہے۔ اور کیا عجب کہ وہ ادھر ہی
آوے۔ اپنے اپنے ہتھیار سنبھل لے
تھے۔ مگر کسی کو اس جگہ جانے کی ہرانت
نہوتی تھی۔ لیکن ہمارا نوجوان بہادر
دوست جارج مظلوم کی مدد کو پہنچنے کے
لئے آمادہ ہو گیا تھا۔

اور اگلے گندہ ہے یہ ہاتھ رکھ کر کہہ رہی ہیں
آج کلین ڈال کے بہت چل رہی ہیں۔
نہ یہ کیا کرنے ہو۔ کیا ارادہ کیا ہے
جارج۔ اس طرح کے کو بچاؤ لگا۔
تہارانی۔ اُسے بچاؤ کے۔ اُسکے کہ
دلربا یا اندازے) مگر اب وقت بہان
رہا۔ وہ مدت ہوئی کہ گزر گیا۔
جارج۔ نہیں جناب وہ زندہ ہے۔
اسی وقت پھر کانو کی آواز آئی۔
جارج۔ وہ دیکھئے۔ وہ پھر اس نے نکلا
تہارانی۔ مائے وہ اُسے چھوڑ کر تہارانی
تیرا بیکار نہیں ہم نہ جانے دینگے۔
جارج۔ نہیں مجھے ضرور جانا چاہئے۔
اور تو چھوڑ کر بہت تیز چلا۔ جارج ہی
موتے پر پہنچ گیا۔ چیتا اُسے دیکھ کے
رورے نہ آیا۔ مگر جارج ڈانڈا آگے
بڑھتا ہی چلا تھا یہاں تک کہ اُسکے قریب
ہی پہنچ گیا۔ اب چیتا اُسے چھوڑ کے کھڑا
نہو گیا۔ اور قریب تھا کہ جارج پر حملہ
کرتے۔ جارج نے اپنی ایک بندوق زمین
پر ڈال دی۔ اور دوسری کو چیتا کے اندر
شکار اور شکاری میں فاصلہ بہت ہی کم تھا
اور بندوق چھوٹنے سے وقت چیتے نے منہ
پر ملا لیا تھا۔ اس سے گولی اور واٹ وغیرہ
پورا سامان اُسکے منہ میں چلا گیا چیتا گولی

کہا کر زور سے پکارتا ہوا بہت تیزی سے کہا
پر چھٹا۔ ارج۔ خدا آگے بڑھ چکا ہے
کی مثال جس میں تین چستر ہی تھیں اُس نے
منہ میں گھسیٹ دی۔
چیتے نے ایک جھٹکا دیا۔ سنگین چیتے
لوٹ کے زمین پر گر گیا۔ اور وہ پتہ نہ لگا
حال کر لے کے۔ لے مستعد ہو گیا۔ اب جارج
بچا۔ بہت خطرہ تھا کہ اس میں بہت قریب ہے
کہ چیتا چھٹ کر اہل ہی نیچے میں اُسکا کام
تمام کر دے۔ یہ حالات دیکھ کے تمام
تماشا دہی۔ روبرو ہی جو کہ اس نے لی میز پر بیٹھے
نظر اوسر ہی چلائے وہ فوری چھٹ دیکھ
رہے ہیں بہت ڈر رہے۔ ہر شخص کو یہی
خیال تھا کہ چیتا بالکل مرنے ہی نہیں ہوا۔
اب جارج کو مار ہی ڈال گیا۔ آخر اسی گھڑا
میں سے اُس سے یہی نکل ہی گیا۔ ہر شخص
چلا اٹھا۔ اب جارج کی خستہ نہیں۔
مگر نہیں۔ کیا ایک چیتا کانپ کر زمین پر
لوٹ گیا۔ ہاتھ پاؤں پھیلانے اور دم ہانکا
جلدی زمین پر مارنے لگا۔ جارج سمجھ گیا۔
کہ گولی کارگر ہوئی۔ اور سنگین کی ٹوک نے
دل کو زخمی کیا۔ اب یہ مرا ہی چاہتا ہے۔
چیتے کو لوٹے دیکھ کر سب تماشا دہی خوشی کے
نعرہ لگنے لگے۔ اور کانو جلدی سے ٹھکر
جارج کے پاس پہنچ گیا اُس کے قدموں پر

تھی۔ اور معین شک نہ میں۔ اُس کا یہ غور
ایک حد تک بچا بھی تھا۔ اُسے اپنی دلربائی
اور دلنغیزی پر غر اٹھنا۔ اور ساتھ ہی یہ
بھی جانتی تھی۔ کہ جارج نے میری دلائل
صورت نہیں دیکھی تھی۔ صندراتین
تکلیف بدل و تان بھینٹا کی ہو گیا تھا میری
شغل دیکھ لیتا۔ تو مجھ سے جدا ہونا ہرگز
گوارا نہ کرتا۔ اب بھی دیکھ لے گا تو میل غلام
بیدام و درم ہو جائیگا۔

اسی سے اُس نے یہ تدبیر سوچی تھی۔
کہ کسی طرح اُسے اپنی صورت دکھانے کا
کر لوں۔ جب وہ مسٹر دیوانہ ہو جائے
تو میں خوب ہی جلاؤں۔ ترساؤں اور
آخر کار اُس کی وہ نازیباکت اُس سے
صاف بیان کر کے کہ دوں کہ اب مجھے
کسی طرح کی توقع نہ رکھو۔ وہ عذر معذرت
کر کے اور میں زیادہ بگڑوں۔ وہ اپنی
بیتابی دل سے مجبور ہو کر میرے سناٹے
کی بیچ خوشامد کرے مگر میں کسی طرح
نہ مانوں اُسے مٹے ہی نہ لگاؤں۔ وہ
اسی غم میں عمر بھر گھنٹا رہے۔

مگر اُس کو یہ خام خیال تھا۔ جارج کا
دل اُس کی طرف رجوع ضرور تھا۔ لیکن
نہ ایسا کہ کسی دوسری حسین کا چاہو اُس
پر چل ہی نہ سکے اسی حالت میں اُس نے

گھر چڑھا۔ اور اُس کے لئے دوسرے ہونے کا
دوسرا کام کیا۔ بارہ سال پہلے جان لے کر ابا جارج
بچائی تھی۔ اب وہ بارہ اپنا لئے تھے دوسروں
زندگی بچتی۔

جارج اُسے لیکر اپنی جگہ پہنچا۔ تو
سب نے اُس کی بہت تعریف کی اور مہارانی
نے مسکراتے ہوئے محبت اور پیار کی نظر سے
اُس کی طرف دیکھ کر اس فتح کی مبارکباد
دی۔

جارج یہ جڈا کا شکر ہے۔ اُس بچا ہے
کی جان بچائی۔

نوان باب جانکاہ خبر

جارج نے ساگر کے ساتھ جانے
سے انکار کر کے مہارانی کو جھٹ نڈا
کر دیا تھا۔ پھر بھی وہ اُسکی سچی چاہنے
والی تھی۔ اپنے مطلوب کو کسی طرح نکالہری
جسمانی تکلیف دینا اُس نے منظور کیا
اور اُس سے اس سرکشی کا عوض دہری
طرح لینا چاہا۔ وہ اپنے حسن پر بہت مغرور

مگر یہ نہ ہوا بار کا جگایا ہوا منتر بھی نہ چلا
ہے اس نے بہنی کچھ اثر نہ کیا۔ جارج
ہاتھ چھوڑا کے چلا گیا۔

ہمارائی کو انہی ناامیدی سے بہت
صد مہ ہوا۔ قریب تھا کہ اُنکے بشرہ پر
دلی انقلاب کا اثر پڑے۔ اور اس وقت
کے سب مصحبت اس راز سے آگاہ
ہو جائیں۔ مگر اُس نے اپنے دل بہت
سنبھالا۔ اور اپنے بشرہ کو ذرا بھی متغیر
نہ ہونے دیا۔ یہاں تک کہ جارج کا لوگو
ساتھ لیکر فحش واپس آیا تو سب سے
پہلے اُسی نے اسکو بہت خوش ہو کر مبارکباد
دی۔ مگر دین اُسکے صاف نکل جانے
سے بہت رنجیدہ ہو کر کہا خیر یہ پھر بھی
اصطراب کیا ہے۔ اور اُس سے مسی
طرح خندہ پیشانی باتیں کرنے لگی۔

تہارائی۔ اور تمہارے کپڑوں پر یہ خون
کیسا پڑا ہے رگھو اسٹ ظاہر کر لے دو
ہوے کہیں تمہارے کوئی رخم تو
نہیں لگا۔

تجارج۔ جی نہیں۔ اُسی چیتے کا خون
تہارائی۔ (سب شکاریوں سے) حضرت
اب جلدی سے کہا پکے چلے۔ شاید اب
کوئی مسکار مل جائے۔

سب۔ راتفاق بہت اچھا۔

اُسے اپنے دلیر یا حسرت کا جلوہ دکھانے
بالکل اپنے بس میں کر لیا۔ اب اُسکی
اور حسین کا قابو چلتا دشتوار ہے نہیں
ناممکن ہے۔ بیچاری ہمارائی اس بات
سے بالکل آگاہ نہ تھی۔ جہی اُس نے
شکار کے بہانے جارج کو اپنے چہان
حسرت کا جلوہ دکھانے کے لئے بلایا تھا
اور ملاقات ہوتے ہی لگا وٹ کی باتیں
شروع کی تھیں۔

گھوڑے کی سواری کا امتحان لکھو
دیدینا۔ جارج کو اپنا ردیف بنانا۔ راہ
میں اپنی چابک سواری اور شکار کے متعلق
ہنرمندی دکھانا۔ اور موقع موقع سے
ناز و غرہ سے دلربا آدائیں خراج کرنا
سب اسی واسطہ تھا کہ جارج کا دل میرا
ہو جائے۔ تو من مانتے بدلے لینے کا قلع
ملے۔ اُن افسونوں سے جو ہمارے بچوں
دوست کے دلی تسخیر کے لئے ہمارائی نے
کئے بہت چلتا ہوا منتر اس وقت کے جب
وہ کالو کو چیتے سے چھوڑنے چلا تھا وہ
خاص ادا تھی وہی ہاتھ پکڑ کے رو دو رو
کھڑا ہو جانا۔ اور بہت پر اثر سپار کی نظر
سے دیکھ کر کامدہوں پر دونوں ہاتھ رکھنے
چپکے سے کہنا۔ میں یہ کیا کرتے ہو کیا
ارادہ ہے۔ ہم نہ جاننے دینگے۔ وغیرہ وغیرہ

مگر ایک اور عجیب تماشا پیش نظر ہے۔
 بڑی بڑی چٹانوں نے ایک بہت وسیع
 بیضاوی دائرہ خلقی طور سے بنالیا ہر
 اسکے عین وسط میں ایک بڑا بہاری بت
 دکھا ہے۔ اور بت کی ہر طرف بڑی بڑی
 ڈھیلے جو ہائی دانت کی طرح چمکتی ہیں۔
 جابجا بہت کثرت سے بڑی ہیں۔ جارج
 یہ تماشا دیکھ ہی رہا تھا کہ کسی گھوڑے
 کے سمون کی آواز سنائی دی۔ اُس نے
 پیچھے پھر کر دیکھا۔ تو کالو ایک گھوڑے
 پر سوار اس خطرناک چٹھائی پر بڑی
 دشواری سے چڑھتے دیکھا۔
 جارج۔ کیوں خیر ہے۔ تم کہاں
 کالو۔ میں اس خیال سے کہ آپ کو تھوڑی
 دیر کے بعد میری ضرورت ہوگی چلا آیا
 اس پہاڑ پر چڑھنا تو مشکل ہی ہے۔
 اوتارنا اُس سے زیادہ دشوار بلکہ قریب
 قریب غیر ممکن کے ہے۔
 جارج۔ اچھا۔ اب میں انہماکے ساتھ
 چلوں گا۔ مگر پہلے یہ تو بتاؤ یہ کیا مقام
 ہے۔
 کالو۔ ماتھیونکا دھبہ ہے۔
 جارج۔ ہیں۔!۔
 کالو۔ اور یہ ڈھیلے انہیں کی ہیں۔
 اگلے زمانہ میں ایسے دھمہ ہندوستان

تھوڑی دیر میں سب کہانے سے
 فارغ ہو کر دوسرے تازہ دم گھوڑوں
 پر سوار ہو کر چلے۔ تھوڑی دیر ایک بڑا شیر
 نظر آیا۔ اور باوجود بہت خوفناک ہونے کے
 بہت آسانی سے شکار کر لیا گیا۔ پھر بڑی
 دیر تک کوئی شکار نہ ملا۔ شام کے قریب ایک
 دوپیتے دکھائی دیے۔ انہیں ایک کوسٹار
 نوجوان دوست جارج نے تنہا بڑی بہادری
 سے مارا۔ اور دوسرے کوسٹاریوں کے
 متفقہ جماعت نے شکار کیا۔
 تہارانی۔ (شکار کے بعد) حضرات سب
 صاحب شاہ آباد میسرے غریب خانہ پر
 تشریف لیچلیں۔
 سب شاہ آباد چلے۔ انہیں میں
 ہمارا یار نوجوان ہی ہے۔ مگر اُس نے
 اپنا گھوڑا الگ ایک طرف ڈال کیا ہے۔
 ذری دور چل کر ایک پہاڑی نظر آئی جارج
 اس خیال سے کہ اس پر چڑھ کر جلدی کر
 دوسری طرف خدبہ بچ جاؤں گا۔ ورنہ یوں
 چکر بہت پڑیگا۔ اپنے گھوڑے کو اُدھر
 لے چلا۔ اور چند منٹ میں اُس کی دشواری
 چٹھائی کو طے کر کے چوٹی پر پہنچ گیا۔
 یہاں اُس نے گھوڑے باگ روک لی۔
 یہاں بالکل سناٹا ہے۔ کچھ جاندار کا
 نظر آنا کیسا آواز بھی سنائی نہیں دیتی

بہت کھنکھاب کر نظر آنے میں۔ آپ جانتے ہیں
 ہاتھی بڑا شعور دار جانور ہوتا ہے۔ حیثیت
 ہونے اور مرنے کے وقت بالکل تنہائی
 چاہتا ہے۔ اس جنگل کے ہاتھی جب
 بہت بڑھے ہو جاتے ہیں تو یہاں اکثر
 جاتے ہیں۔ پھر نہیں اڑھتے۔ یہاں
 کہہ کر بھگل جاتے ہیں۔۔۔
 جارج۔ مگر یہاں کیسے پہنچتے ہوتے
 کالو۔ ایک ٹنگ مگر ہموار رہتے سے جو
 میں آپ کو دکھاؤں گا۔
 جارج۔ اور یہ کیت۔
 کالو۔ یہ شیوجی کی سورت ہے۔ ہمارے
 غفایت میں لکھنؤ کا دھمہ بھی ایک بڑی
 جگہ خیال کیا جاتا ہے۔ جب کوئی دھمہ
 لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ تو شیوجی کی
 ایک بڑی سورت بنا کے اٹھاتے ہیں
 اور ایک خاص بات کو سب پابند پورا کر جاتا
 ہے۔ بہت سے برہمن اور سادھو جمع ہو کر
 گاتے بجاتے ہیں اس سورت کو دھمہ
 لاکر رکھ دیتے ہیں سب اس کی پڑھ کر تے
 اور بچن گاتے ہیں۔ مہیچرک یہ جلد رہتا ہے
 پھر سب رخصت ہو جاتے ہیں مگر وہاں
 رہتا ہے۔ پھر اکثر وہی ہی راتوں میں ہی
 لوگ پھر وہاں جمع ہو کر گاتے بجاتے ہیں
 جارج۔ ہر مہینہ میں۔

کالو۔ جی ہاں۔ کچھ دن تک۔
 جارج۔ تو ابھی اس بات کچھ پاس لوگ
 آتے ہونگے۔
 کالو۔ بیشک۔
 جارج۔ چاند تو پیوں پورا ہو جائیگا۔
 کالو۔ جی ہاں۔
 جارج۔ تو پر سون سہا یہاں آئیگے۔
 کالو۔ ضرور۔
 جارج۔ آتا یہ تماشا دیکھنے کے قابل
 ہوگا۔ میرا جی چاہتا ہے۔ میں ہی اس
 دیکھوں۔
 کالو۔ جی ہاں۔ مگر بہت خطرناک۔
 جارج۔ کیوں۔
 کالو۔ وہ لوگ اس پوجے کو بہت شہیدگی
 سے کرتے ہیں۔ سو ان لوگوں کے جو اس
 شریک ہو جاتے ہیں۔ کوئی اس سے آگاہ
 نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اجنبی آغا کاوان
 پہنچ جاتا ہے۔ اسے بہت تکلیف و ایذا
 دیتے ہیں۔
 جارج۔ اور غیر مذہب والے کو تو شاید
 مار پی ڈالتے ہوں۔
 کالو۔ اور کیا۔
 جارج۔ اچھا چلو۔
 دونوں وہاں سے چلے گئے اور آدھن پور
 شاہ آباد پہنچ گئے۔ سب جہاں ان سے کچھ

لارڈ - افسوس - آپ نے یہ بری شائی -
میں ارادہ تہاک میں آپ ہی کو اس عورت
کی ملکہ بناؤنگا - اگر آپ شریک نہ ہوئیں تو
بغیر ملکہ کے دعوت بے لطف ہوگی -

ہمارائی نہ کیا کیا جائے مجبوری ہے -
یہ کہ کسی طرح شریک نہیں ہو سکتی - آپ
کسی اور نازنین کو میسر قائم مقام کر دیجئے
گا -

لارڈ - یہی تو مصیبت ہے - آپ کی قائم مقام
کے لئے کوئی نازنین نظر ہی نہیں آتی -
اس حسن و جمال اور اس قابلیت کی کوئی
دوسری ہو - تو آپ کی جگہ خالی نہ رہے -
دو حسین کم عمر لڑکیاں ہیں - مگر ابھی وہ
بالکل اڑھیں - ایسی دعوتوں اور جلسوں
کے رنگ ڈھنگ سے بالکل ناواقف ہیں -
ہمارائی - تو بہت کم سن ہیں -
لارڈ - جی ہاں -

ہمارائی - اور ہیں کون -
لارڈ - مس انگلینڈ ٹیل اور من سیریل ٹیل -
ہمارے دوست سر جان مالکم کی لیڈ لک
اور ان کے ڈیوٹیوں کی سنگیت اس فقرہ نے
ہمارائی کے پرحشہ واران دل پر شدید
اثر کیا - آخری الفاظ سنکر بے اختیار جیل پر

دیر پہلے پہنچ گئے تھے مجلس گرم تھی کہانے
کا سامان اپنی جگہ پر عمدہ طور سے کیا جاتا
تھا - جارج کے پیچھے کے تھوڑی دیر بعد
داروغہ پہنچنے کے کہانے کے طیارہ ہو چکی
اطلاع کی ہمارائی اپنے سب مہمانوں کو کہانے
کے کمرہ میں بیگئی - اسوقت ہی دیکھی طرح
لارڈ سنگلٹن ہمارائی کے دابنے اور
سر جان مالکم بائین ہاتھ پر بیٹھے - جب
کہانا میسر پر چن دیا گیا - ہمارائی نے
اپنے مہمانوں کو مخاطب ہو کر کہا -
صاحب صبح کی طرح اپنے اپنے گلاس خالی
چھوڑ کے نہ اٹھ کھڑے ہوں -

سر جان جی نہیں - صبح کو گرمی بہت آتی
سب نے اس خیال سے کہ زیادہ چمے سے
پیاس معلوم ہوئی کم ہی پی تھی -
سب جان - جی ہاں -

لارڈ سنگلٹن - بیشک یہی سبب تھا - زردی
تامل کر کے مجھے امید ہے - کہ آپ پرسون
میسر کے ان اس دعوت میں شریک ہو کر
مجھے ممنون فرمائیں گے -

ہمارائی - نیوٹ کا خط میسر نے پاس ہی چکا
ہو مگر افسوس میں ایک خاص ریشہ دہانی کے سبب
اس میں شریک نہیں ہو سکتی -

لے ریشہ دہانی - ڈوری ڈالتا - پچھلے دیور میں رو اور عورت کا شادی سے پہلے ایک دوسرے کو بہانا اور باہم
لیکھ دوسرے کی مزاح اور قابلیت کو دیکھ کر نا - اور پھر باہم شادی کرنے کا چہرہ کرنا - ۲ -

اور دلفریب۔ سوا مہارانی صاحب کے اور کوئی نازنین اُن کے در مقابل نہیں ہو سکتی مہارانی نے بہت کوشش کر کے اپنی غماش شکل کو ہنستی ہوئی صورت بنایا۔ اور تیر دسوی ہوٹھو پیر تبسم کا اثر ظاہر کر کے کہا۔ ”خوب۔ البی حسین ہیں۔“

لارڈ۔ ”ماٹھ کنکن کو آرسی کیا۔ آپ مسیکر بیان دعوت میں شریک ہونگے تو دیکھ ہی لینگے۔ اُس وقت آپ کو میری راست بیانی کا یقین ہوگا۔“

مہارانی۔ ”اچھا یہی ہے تو میں۔ مگر نہیں ابھی میں آپ سے صاف انکار کر چکی ہوں۔۔۔ خیر۔ یونہی ہی۔ میں ایک جوان اور خوب و عورت ہوں مجھے حق ہے کہ میں اپنے اُس انکار کو واپس لون۔“

لارڈ۔ ”مسکر کر (بیشک۔“ مہارانی۔ ”اور ریشہ دوانی والی بات نہ کہ سو میں مہارانی ہوں۔ مجھے کسی کا پابند نہ ہونا چاہیئے۔ یہ مشغلہ میری آزادی میں فرق نہیں ڈال سکتا۔ اور ایسا ہو گا تو میں آپ سے چھوڑ دوں گی۔ میں ضرور شریک ہوں گی۔“

لارڈ۔ ”مہارانی کے ماٹھ کو بوسہ دیکر“ آپ نے مجھ پر بڑی عنایت کی اور میں اس وقت بہت خوش ہوا۔“

گویا چانک ایک پوشیدہ چھری کی نوک اُس کے دلبیں چپے گئی اور وہ تلملا گئی۔ مگر اُس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور دل سے کہا۔

”جہی میری کشش دل کا اثر جانچ پڑھیں پڑتا۔ افسوس! افسوس! اے افسوس! اب میں اُسکے دل پر قابو نہیں پاسکتی پھر اپنے بشرہ اور آواز کو سنبھالنے لارڈ سے کہا، ”آٹا۔ سٹر جارج کی شادی ہونے والی ہے۔“

تقر جان۔ ”جی مان۔ اور مجھے امید ہے کہ حضور ہی اس دوسری تقریب میں شریک ہو کر مجھے معزز فرمائینگے۔“

مہارانی۔ ”دوسری تقریب۔“ تقر جان۔ ”جی مان۔ میری لی پاک لڑکی اور مسیکر اپنے لڑکوں کی شادی ہوتی مہارانی۔ (دل میں) اُسے اُسے (آواز دانی) اور یہ دوسری تقریب کب ہوگی۔“

تقر جان۔ ”اسی پندرہویں میں۔“ لارڈ۔ ”مسکراتے ہوئے“ کیون نہو جہی سٹر جارج کا حکم اور سٹر اڈروڈ کو مس ایگنس برٹل اور مس ایرل برٹل کے بچھلنے اور بچھانے سے نصرت نہیں ملتی۔“

تقر جان۔ ”مسکراتے ہوئے“ جی مان لارڈ۔ ”او۔ وہ دونوں ہی بہت ہی دلیرا“

لارڈ۔ (کھڑے ہو کر) جناب مہارانی صاحبہ۔ میں انگلستان کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
 سب کھڑے ہو گئے۔ سر جان نے اپنا ماتھے مہارانی کی طرف بڑھایا مہارانی نے اپنا ماتھے نہ دیا۔ اور بہت اخلاق سے بطور معذرت کہا: "معاف فرمائیے۔" میں خاص سبب سے سب صاحبوں کے ساتھ نہ نہیں جاسکتی۔ تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوئی۔ (جارج) اسے تم ہی اپنے ہموطنوں کے ساتھ جاؤ۔ مگر تم دیر میں پاس یہاں آ جانا میں تم سے کچھ باتیں کروں گی۔

دسواں باب

جواب سخت اور اسکی برداشت

جارج مہارانی کی اس عنایت سے بہت خوش ہوا۔ اسوقت سب مہانوں کے ساتھ چلا گیا۔ اور شاید دوسرے ہی

مہارانی۔ (دل میں) میں اسے نہیں دیکھوں گی۔
 ایسی ہی باتیں کرتے ہوئے سب کھانا کھا چکے۔ میز صاف کر دی گئی اسی وقت ایک خدمتکار نے آکر چپکے سے مہارانی سے کچھ کہا۔
 مہارانی۔ حضرات۔ تھوڑے عرصے اور چھوٹا وغیرہ۔ دوسرے کمرہ میں آپ سب صاحبوں کے لئے موجود ہے۔ سر جان۔ (اپنے گلاس کو ہر کر) حضرات! ایک آخری جامِ نحت اور (جب سب نے اپنے گلاس بھر لئے تو اپنا گلاس منہ سے لگا کے) میں مہارانی لچھی کا جامِ صحت پیتا ہوں۔

تمام مہانے مہارانی کا جامِ صحت۔ اور سب نے اپنے گلاس خالی کر دیئے۔ مہارانی۔ حضرات۔ میں آپکی بہت ممنون ہوتی۔ اب میسر ہی باری ہے۔ آپ براہ عنایت نہیں۔ اور میرا ساتھ دین میسر ہم آہنگ ہوں۔ (گلاس بھر کے) میں ایٹ انڈیا کمپنی اور اس کے شاخ شوٹ کا جامِ صحت پیتی ہوں۔ سب مہانے۔ ایٹ انڈیا کمپنی اور اس کی شاخ شوٹ کا جامِ صحت۔ سب گلاس خالی ہو گئے۔

منٹ میں بہارانی کے پاس واپس آیا۔
 بہارانی اسکا انتظار کر رہی تھی۔ پاؤں
 کی چاپ سنکر ادھڑکھڑسی ہوئی۔ آہستہ
 سے بڑھکے بہت پیار سے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہہ
 دیا۔ اور ایک پردہ اٹھا کے اُسے دوسرے
 کمرہ میں جو بہت آراستہ تھا لیگئی۔ دو نوپلے
 گئے۔ اور تھوڑی دیر کے لئے غلموشی
 بھی انہی مصاحبت میں آگئی۔ آخر کار
 بہارانی نے اُسے دور کیا۔
 بہارانی۔ رنجی نظر سے ہوئے (مستر جارج
 مالک ہم تمہیں اس بیوقوف طلب پر بہت
 حیرت ہوگی۔
 جارج۔ جی ہاں۔ مگر میں آپکی اس عتاب
 کا کہ آپ نے تخلیق میں یا دف کے مجھے
 ممتاز کیا۔ بہت ممنون ہوں۔
 بہارانی۔ مجھے تم سے ایک ضروری اور
 پوشیدہ بات کہنی ہے۔
 جارج۔ فرمائیے۔
 بہارانی۔ (تھوڑی دیر کے سکوت کے
 بعد) مسٹر جارج مالک۔ تمہاری شاہ
 کی خیر ایک نازنین کے چہرے آرزو دل کے
 زخمی کرتی ہے۔
 جارج۔ (بہت تعجب سے) میں ابھی!
 بہارانی۔ کیا تمہیں یقین نہیں آتا۔
 جارج۔ سچ ہو مگر۔“

بہارانی۔ نہیں میں کچھ کہتی ہوں۔ غلط
 کہنے سے حاصل۔
 جارج۔ جیسے۔ مگر آپ سے جس نے
 ایسا کہا بالکل غلط کہا ہے۔
 بہارانی۔ کیوں۔
 جارج۔ میں نے آج تک کسی عورت
 سے محبت نہیں کی۔
 بہارانی۔ تم نے کی ہو۔ مگر۔
 جارج۔ مجھے انگلستان میں کسی عورت
 سے ایسا بقیہ نہیں پڑا۔
 بہارانی۔ انگلستان میں یہی۔
 جارج۔ کیا یہاں رہتے ہوئے مجھے آئے
 ہوئے کے دن ہوئے۔
 بہارانی۔ کچھ ہو تم نے ہندوستان
 ہی میں ایک عورت کا دل لے لیا۔
 اب اس پر غصہ کرتے ہو۔
 جارج۔ آپ کے خبر لےنے کی بات ہے۔
 بہارانی۔ ہیں! تمہیں اب یقین نہیں آتا
 اور اس عورت نے مجھے اپنا تمام قصہ کہہ دیا
 جارج۔ (دو لمبن) یا اللہ خبیثہ کہہ دین
 یہ اس خواب کا حال تو نہیں کہتی رہا وہاں
 اُس نے تم سے سب حال کہہ دیا۔
 بہارانی۔ ہاں۔
 جارج۔ (دو لمبن) ضرور وہی بات
 ہے۔

اور اُسکا بشو تعجب کہ اثر سے متغیر ہو گیا۔ مہارانی جو اُسکے چہرہ پر نظر چلائی تھی۔ اُسکے دلی انقلاب کو ایسا سمجھ گئی۔ گویا اُس نے اُسکے چہرہ سے دلی خیالات پڑھ لئے۔

تہارانی۔ مان مان ٹھیک یہی ہے۔
جارج۔ کیا۔
تہارانی۔ کچھ نہیں۔ شیوہی کے مندر میں سونا۔ اور اپنی کوٹھی میں دس بجے کے بعد اُلو مسکا بولنا یاد کرو۔

جارج۔ آہ۔ یہ بات ہے۔ میں اُس دلربا نازنین کا بہت ممنون ہوں۔ وہ مجھ سے جب کبھی ملی بہت اخلاق اور محبت سے پیش آئی۔ مگر منہ پر نقاب ہمیشہ ڈالے وہی کیونکہ وہی نہ۔

تہارانی۔ مان وہی۔ وہ تمہیں فریفتہ ہو اور تم یقیناً اس پر ظلم کرتے ہو۔
جارج۔ ہائے۔ آپ اس وقت بڑی نا اہل مانتی کر رہی ہیں خیال کیجئے میں ایسی دلربا پر کیونکہ ظلم کر سکتا ہوں۔ اور پھر ایسی حالت میں جب اُس کی عزایتوں کا بچہ ممنون ہوں۔

تہارانی۔ اور یہ ظلم نہیں ہے۔ جو تم کیا چاہتے ہو۔ وہ تمہیں بدلہ جان چاہتی ہے۔ اور تم شادی کیا چاہتے ہو۔

جارج۔ مہارانی صاحبہ۔ سو اُسکے جو میں نے بیان کیا مجھے اُس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ نہ ہے۔ اور ہوتا کیسے درمیان میں تو ایک نقاب تھا۔

تہارانی۔ اب چاہے جو کچھ کہو۔ میں سہل حال جانتی ہوں۔ اُس نے مجھ سے کوئی بات نہیں چھپائی مگر اس وقت تم سچا اشتیاق ظاہر کرتے تھے۔

وہ تمہیں دیکھتے ہی نہ لہفتہ ہو گئی تھی تمہاری باتوں نے اُسکی محبت اور اشتیاق کو اور بھی ابھارا۔ اور اُسے کہو دیا۔ وہ اور بھی دل و جان سے تمہاری مشیقا ہو گئی۔ اب تو وہ تم پر مروتی ہے۔
جارج۔ یہ تو بر دوستی کی احسن علامت ہے۔

تہارانی۔ زبردستی کی۔
جارج۔ بیشک۔ انہیں مجھ سے محبت سی کر مانتی تو منہ چھپانا کیا تھا۔
تہارانی۔ حسیہ۔ گزریات کو جاننے دو۔ اب کیا گیا ہے۔

جارج۔ مہارانی صاحبہ۔ اب میں اپنا دل ایک اور ماہ جبین کو دے چکا اُسکا پھر ناخیر ممکن ہے۔

تہارانی۔ کیون۔
جارج۔ تعجب ہے۔ آپ مجھ سے پوچھتی ہیں

کیا آپ نہیں جانتیں۔ کیا ہوا دل ہی کبھی پھڑتا ہے۔

تہارانی۔ اور دل آیا کس پر۔ گنفس پر۔

تاج۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے بیشک وہ بہت حسین اور دل فریب تھے۔ مگر اسی طرح۔ عشق و محبت سے کیا دفعت ایسی نادان سے دل لگانا۔ محبت کا خون کرنا ہے۔

تاج۔ آہ۔ محبت سے نادانف ہو تو کیا ہی جو میرا دل اُسے اسکے سب زنگ و دھنگ بنا دیگا۔

تہارانی۔ آہ۔ تمہارا پتھر سے زیادہ سخت دل اُسے سب کچھ سکھا دیگا۔ اور تم اُس پر جو تم پر مرتی ہے جو تمہارے بغیر ایک پل جینا دو بہر جانتی یہ ظلم و کدو گئے۔

تاج۔ جہارانی صاحب آپ کہتی ہیں تم اُس پر ظلم ہی کرو گے۔ خیال مندریے میں جس سے روشناس ہی نہیں اُس پر ظلم کیا کر سکتا ہوں۔

تہارانی۔ آہ۔ یہ ایک نخل ہے۔ میں سچ کہتی ہوں۔ وہ تمہاری اُس دلیلا سے زیادہ تر دل فریب ہے۔ اُسکی فوسان

آنکھوں کی پڑا نظر ایک عالم کو مسخر کر لینے کے لئے بہت ہے۔

تاج۔ پھر اُنھوں نے مجھے کیوں مسخر نہ کیا۔

تہارانی۔ مسٹر تاج مالک ہم ذرا صاف فہم دیکھو۔ وہ مازنین۔ مذہب قوم۔ ملک کے رسم و رواج میں تمہاری بالکل مخالف ہے۔ اسکے سوا کوئی آدھے آدمی نہیں۔ شتا ہی نسل سے ہے۔

جسکے لاکھوں آدمی تا بعد از رہیں۔ پھر یکایک وہ تم سے اس بیجاابی سے کیسے ملتی۔ یہی جو کچھ اُس نے کیا اُسکی محبت ظاہر کرنے کے لئے کیا کم تھا۔ تم بیچ بچو۔ اگر آپ تم نے اپنا دل اُسے دیا تو تمہارا ہی برابر دنیا میں کوئی خوش قسمت نہ رہے گا۔ اُسکے تمام مال و دولت کے جو بیجا ہے۔ تم ہی مالک ہو گے اور اگر کبھی اُسے سخت نصیب ہوا تو پھر اُسکے ہی ہتھی مالک ہو گے۔ اُسکی دولتیں کا اندازہ تم اُس ساز و سامان سے جو تم نے اُسکے مکان میں دیکھا تھا۔ اچھی طرح کر سکتے ہو۔ میرے کہنے کی حاجت نہیں۔ کہو۔ یا کیا کہتے ہو۔

تاج۔ جہارانی صاحبہ افسوس۔ ایسی جلد آپ بھول گئیں۔ ابھی میں نے عرض کیا

تہارانی۔ آہ۔ یہ ایک نخل ہے۔ میں سچ کہتی ہوں۔ وہ تمہاری اُس دلیلا سے زیادہ تر دل فریب ہے۔ اُسکی فوسان

آپ کے حوالہ کرتا۔

تہارانی۔ (روئے ہوئے) پھر وہی۔ آہ
پھر وہی لفظ۔ خدا کے واسطے اب کہو
اللہ اب میرے جلے دلیر ملک پر نہ لگاؤ
اے ظالم۔ میرحم۔ رحم کر رحم خدا کے واسطے
ایا یہ کہو۔

جارج۔ کیسے نہ کہوں۔ یہ تو سچی بات ہو
آپ ہی خیال کیجئے اب مجھے اپنے دل پر
کیا اختیار باقی رہا ہے۔

تہارانی۔ یہ شکر دیدہ تک بہت بیتی قرائی
سے آنسوؤں سے روتی رہی پھر نکالیک
چپ ہو گئی۔ اور آنسو پونچھ کر اٹھ بیٹھی
دیر تک کچھ سوچتی رہی۔ پھر چپکے سے کہا
"خیر۔ جو کچھ ہوا تھا ہوا۔ مگر سطر
جارج مالک۔ اب میں تم سے صبر
ایک بات کی درخواستگار ہوں۔ یقیناً
تم اے خوشی سے منظور کر لو گے۔"
جارج۔ شوق سے کہئے۔

تہارانی۔ یہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو۔
جارج۔ کبھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔
تہارانی۔ یوں نہیں۔ بخلاف کہو۔
جارج۔ میں بخلاف کہتا ہوں۔ ان
سب باتوں سے ایک لفظ بھی کبھی کسی کے
سامنے میرے حوالے نہ لگے گا۔
تہارانی۔ بس اب مجھے اطمینان ہو گیا۔

اس وقت کے بعد ہسم دونو باہم معمولی
ملاقاتی ہیں۔ میں تو جس طرح بیٹھا۔ اس
بات کو بھول گیا ہو گا۔ تم بھی اسے بھلا
دو گویا کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ اور تم
شوق سے اکیس سے شادی کرو۔
(دلمین) مگر آہ مجھے صبر کیونکر آئیگا۔
اس صدمہ سے میں زندہ بھی
رہو نہ گی۔

اسی وقت کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا
تہارانی۔ کون ہے۔ اندر آؤ۔
دروازہ کھولا اور ساگر اندر آیا۔
اُس نے جارج کو دیکھ کے اپنا منہ بہت
بگاڑا۔ قہر سے یہاں کہ کچھ مگر
تہارانی نے اشارہ سے منع کیا۔ نہ کرنے
اُسکے پاس کھڑے ہو کر اپنی ہندی
زبان میں یہ باتیں مشہور کیں۔

تہارانی۔ کیوں تم کیوں کہتے۔
ساگر نے اپنا سیدھا ماتھے جبین ایک
گلدستہ تھا اسکی طرف بڑھ کے کہا "یہ
پہول لایا ہوں۔"

تہارانی۔ اچھا۔ (پہول لیکے) چارہین
تساگر۔ جی ہاں۔
تہارانی۔ تو چارہ خبر ہی میں۔
تساگر۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ وہ کب آویں گے۔

سنگر۔ ابھی۔ اسی وقت۔
 بہارانی۔ اور کبھی نے انہیں نہیں دیکھا۔
 سنگر۔ جی نہیں۔
 بہارانی۔ اچھا انہیں میں انتظار رہنے
 دو۔ تم انہیں کے پاس جاؤ۔
 ساگر سلام کر کے چلا گیا۔ ان سوال و جواب
 میں بہارانی کا غمزدہ دل کچھ سنبھل گیا
 تھا اس کے جانتے ہی اس نے باہر سے
 کہا۔ میں بہت دیر سے اپنے ہاتھوں
 کے پاس سے غائب ہوں۔ چلو وہیں
 چل کے بیٹھیں۔
 باہر۔ بہتر۔
 اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کے
 اٹھٹھایا۔ دو تھوڑے ساٹھ چلے۔ جونہی دونوں
 اس کمرہ کے دروازہ پر جہاں سب
 ہمارے بیٹھے تھے۔ پہنچی سر جان اُن کے
 استقبال کے لئے بڑھا۔
 سر جان۔ بہارانی صاحبہ آپ کی نوازش
 و مہربانی نے میرے بیٹے کو اپنے پیچھے
 میں بہت معزز و ممتاز کر دیا۔ میں تو
 بے اسکا فکر گذر ہوں۔
 بہارانی۔ زمرہ کے بچے (میں آچے
 بیٹے اس کی شادی اور آئندہ ماں
 کی نسبت بائیں کرتی رہی اب سے
 صاحب ہو کر) سب صاحب میسر ملیتی

غیر حاضری کو معاف کرینگے۔
 لارڈ۔ (خند سی دیر کے بعد) اب ہم
 لوگوں کو اجازت دیجئے۔ اس وقت
 کے چلے کہیں بارگاہ بکے بنارس
 پہنچینگے۔
 بہارانی۔ ابھی سے۔ خیر۔
 لارڈ۔ میں چلتے چلتے پھوٹا ہوا یاد دلاتا
 ہوں۔ پر سون میں سے ان دعوت
 ہے۔
 بہارانی۔ مجھے یاد ہے، ضرور شرکیہ
 ہوئیگی۔
 لارڈ۔ اور آپ کو یاد ہوگا۔
 بہارانی۔ ہاں۔ میں سرگز نہ ہوئیگی۔
 سب خدا حافظ کہئے رخصت
 ہوئے۔
 بہارانی۔ پر سون میں بہارانی شگیتر
 کو دیکھوئیگی۔
 باہر۔ بہتر۔ اور میں بہت خوش
 ہوں۔
 بہارانی۔ دیکھئے کس صورت اور
 شاعری نازنین ہے جس پر تم ایسے
 فریفتہ ہو گئے ہو۔
 باہر۔ یقین ہے۔ اُسے دیکھ کر آپ
 خود ہی انصاف کریں گے۔
 سب چلے گئے۔ بہارانی توڑی دیر

میں نے خیالات میں محو ایک کھڑکی میں کھڑی
اُن لوگوں کی رو آگئی کا تاشاد بھی رہی پھر
اپنی جگہ پر جا بیٹھی اور چپکے چپکے اپنے
دل سے باتیں کرتے گئی۔

”بہن کی تدبیریں تو تھیک ٹھیک ہیں
پھر اسکا بھیاسبب۔ آہ اُسکے لئے کبھی
کچھ مصیبت بعد عذاب ہے جو مجھے قیل
کرنا اور لپٹے پاؤں سے کھلتا ہے۔

میں اس نزولت اور سوانی کے بدنام و بد
کو دھوڑا تو تھی۔ یا اپنا یہ معزز نام چھوڑ
دینی۔ مائے لئے یہ بد ذات ذلیل کمینہ
فریگی۔ اور ہمارا ملک۔ آف آف۔ یہ

خرابی اور یہ دولت۔ کیسے کچھ۔ توبہ۔ توبہ
مگر دوسری بڑ جاؤ۔ صبر کرو۔ ابھی کیا
نہی ہے۔ چند روز میں اُنکی تمام طاقت
اور قدرت جو اسوقت انہیں اس ملک
میں حاصل ہے۔ ایک قصہ ہو جائیگی۔

گیارہواں باب

تھوڑے غصہ

یہ باتیں گئے کہتے وہ اُٹھ کر ایک بڑی

گھڑی میز کے پاس آئی۔ اور ایک گھنٹی
کو جواپیر رکھی تھی بجایا۔ اُسکے بچے ہی
سنگر حاضر ہوا۔

ہمارائی۔ سب انگریز اور اُنکے نوکر
چاکر چلے گئے۔

سنگر۔ جی ہاں۔ سب۔

ہمارائی۔ ہمارے یہ بہائی جو یہ پہول
لائے ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔

سنگر۔ پورا۔ پیچم۔ اوتر۔ دور
دیکھیں۔

ہمارائی۔ تم اُسکے نام جانتے ہو۔
سنگر۔ جی نہیں۔

ہمارائی۔ اُنکی صورت تو دیکھی ہوگی۔
سنگر۔ جی نہیں۔ اُنکے چہرہ بہت گداؤ

برقعہ سے چھپے ہیں۔ آپ ہی کے سامنے
یہ برقعہ کھینٹے۔

ہمارائی۔ ٹھیک۔

سنگر۔ انہیں بلاؤں۔

ہمارائی۔ ہاں۔

سنگر باہر چلا گیا۔

ہمارائی۔ (چپکے سے خود بخود) دیکھئے کیا
خبر لائے ہیں۔ اب شیوجی کی کیا مرضی

ہے۔ کیا وہ اور انگریزوں کا خون چاہتا
ہے۔ اُن کا جو حکم ہو گا۔ میں بجاؤں دل

تقسیم کر دوں گی۔ (دوسری آل کہے)

اسوقت اپنی ملک کے حضور میں ہو۔
 بہوانی اور شیوجی کے صدقہ جائے۔
 جنہوں نے تمہیں بیان کیا ہے۔
 تمہی نے مجھے وہ پہول بھیجے تھے۔
 وہ تو کسی خطرہ کی خاص علامت تھی۔
 دیکھو۔ حضور۔

تہارانی۔ کس سمت سے۔
 دیال۔ ایک انگریز کی طرف سے۔
 تہارانی۔ انگریز!۔ اور وہ کون
 ہے۔

دیال۔ ایسٹ اینڈی کا ایک متعہد فسر۔
 صوبہ بنارس کا چیف جج۔
 تہارانی۔ چیف جج۔!۔ اب اگر تم جلدی
 اور صاف بیان کر کیا بات ہے۔ میں
 بہت متبردد ہوں۔

آجگر۔ حضور۔ اس انگریز نے قسم
 کھائی ہے۔ کہ چاہے اسکی جان ہنی
 کیوں نہ جائے۔ وہ ٹہگن اور بھوٹا
 کے بیٹوں کے تمام حالات ضرور دریافت
 کریگا۔ اور جہاں تک ہو سکیگا ان کے
 نیست و نابود کرنے کی کوشش کریگا۔
 تہارانی۔ بس یہی۔ اس نے قسم کھائی
 ہے تو کہانے وہ۔ وہ ہمارا حل دراپہی
 دریافت نہیں کر سکتا۔

سیاسی۔ (ذرری تیز ہو کر) نہیں کر سکتا

آہ۔ جو کچھ ہے۔ ابھی معلوم ہو جائیگا۔
 دروازہ کھلا اور چار آدمی ساگہ کے ساتھ
 بندر آ کے ایٹھ گھڑوں پر ہو گئے۔ اور
 مہارانی کو بہت ادب سے سلام کیا۔ یہ
 چاروں سیاہ کرپ کے بڑی لاسٹی چادر
 تھیلے ہوئے ہیں۔ اسی سے ان کا
 چھترہ بازو۔ سینہ وغیرہ سب ڈھکا ہے۔
 تہارانی۔ خدائے پیامبر اسوقت تم
 ٹہگن اور بہوانی کے بیٹوں کی ملک
 کے حضور میں کھڑے ہو۔ تمہیں کسی
 بدبین کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ اور
 تمہاری باتیں کسی کے کان نہیں سن سکتے
 اپنے منہ کھول دو۔ اور جو کچھ کہنا ہے
 صاف صاف بیان کر دو۔

ان مخبروں نے مہارانی کے حکم کی
 فوراً تعمیل کی۔ برقعہ اوٹار ڈالے۔
 مہارانی نے انکی صورت دیکھ کے چلا
 کے کہا۔

وہ آئے۔ سیاسی۔ آجگر۔ دیال۔ یاد
 ہو۔

دیال۔ حضور۔ ہم چاروں بہوانی
 کے پیار سے بیٹے ٹہگن کے سرخوار
 میں سے سب سے قریب وہ طاقتور اور دلیر
 آدمی ہیں۔

تہارانی۔ مان مان۔ معلوم ہے۔ تم

ہنٹہ۔ اس نے کچھ حال دریافت کر لی
لیا۔

تہارانی۔ آہ۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

سیاسی۔ نہیں حضور۔ یہ سچ ہے۔

تہارانی۔ کیا دریافت کیا ہے۔

سیاسی۔ بہت سی باتیں۔ بہانے

نبائیوں کے اکثر حالات۔ اور ایسے

راز چمکا کہل جانا بہت خطرناک ہے

اور وہ اب بھی کوشش کر رہا ہے اس

شکاری کئے کے منہ کو خون لگ گیا۔

وہ آگے بڑھتا ہی آتا ہے۔ ہمنے لے

بڑھنے دیا تو ہارسی جاعت میں پہوٹ

پڑ جائیگی۔ اور کچھ ہمارے بند ہو جائیگے۔

ہلکر۔ مگر یہ حیرت ہے۔ وہ ایک

اندھیرے راستہ میں جا رہا ہے۔ اس

نے ابھی کسی کی صورت نہیں دیکھی اور

بہ کسی کا نام جانتا ہے۔ مگر قریب تر

یتا رہا۔ راہ روشن ہو جائیگی۔

کل ہی اسے سب کچھ معلوم ہو جائیگا

ملکہ کے خاص خاص سردار اس

کے سامنے بے برقعہ اور نقاب کے

ہونگے۔

تہارانی۔ (غصہ ہو کر پاؤں زور سے

زمین پر مار کے) تو انکاستان کا دنکا

بچھکا۔ اور اسے لوگ بالکل۔ بے بس

بیکس ہو جائیگے۔ ان گیمون کو کسی طرح

ہندوستان سے نہ نکال سکیں گے۔ نہیں

ہرگز نہیں۔ نہو بار نہیں۔ میں اپنے

مری اپنے خدا کی قسم کہاتی ہوں۔ یہ

کبھی نہ ہوگا۔

ہلکر۔ حضور۔ آپ بہوانی کی چھٹی بیٹی

ہیں۔ آپ کی نانا آپ کی ناتون کا تباہ

کرتی ہے۔

تہارانی۔ ہاں۔ اسی نے مجھے یہ

مقدس قبر و غضب عنایت کیا ہے۔

ہلکر۔ حضور کو سب حال معلوم ہو گیا۔

اب کیا حکم ہے۔

تہارانی۔ دیر تک ہمارا خاموش

رہی پھر کچھ حکم دینے کے عوض اُن

سے ایک سوال کیا۔

تہارانی۔ تم سب شیوجی کے پیارے ہو

اُسی نے تمہیں میرے محل تک پہنچایا۔

تم میں بھی طرح کی طاقت ہے بناؤ تم کیا

کر سکتے ہو۔ اور کیا چاہتے ہو۔

سیاسی۔ ہم اُسے مار سکتے ہیں۔ ایسے

آدمی کا زندہ رہنا اچھا نہیں۔

تہارانی۔ ہے ہے۔ خون۔ باحق

کا خون۔!!۔

سیاسی۔ جی ہاں۔ خون باحق۔ اور

ایک پر دسی کا خون۔ ہنہ چاہئے اُس

میں خود ہی اس قسم بانی کا انتظام
کروں۔ اور اُس نے ٹھنڈی بجائی۔
دیاں۔ حضور۔ اب آپ کیا کرنا چاہتی
ہیں۔

ہمارائی۔ میں سگر کو بلاتی ہوں۔
سگڑیسی۔ ساگر کو۔
ہمارائی۔ مان کچھ اندیشہ نہ کرو۔ وہ
بہت معتبر آدمی ہے۔

ساگر۔ رسائے آکر (سکر)۔
ہمارائی۔ میں جو کچھ کہوں اچھی طرح
سنو اور لفظ یہ لفظ یاد رکھو۔

ساگر۔ بہت خوب۔
ہمارائی۔ تم سر جان، لکھم چیف ج
بنارس کی جانتے ہو۔

ساگر۔ حضور۔
ہمارائی۔ اُسکا گھر بھی دیکھا ہے۔
ساگر۔ جی ہاں۔

ہمارائی۔ اچھا کل رات تم اُسے اس
طرح گرفتار کرو کہ کوئی اُس کی مدد نہ کرے
پکچھ سکے۔ اور نہ وہ چلا سکے اسی صورت
سے مجھے پاس لے آؤ۔

ساگر۔ بہت خوب حضور کے حکم کی تعمیل
ہوگی۔

ہمارائی۔ صرف یہی نہیں۔ اور یہی ہے۔
ساگر۔ حکم۔

کے ہاتھ پہنلو گولی کا خون ندی کی طرح
کیوں نہ بہی۔

دیاں۔ اُسے مار ڈالنا ہی ٹھیک ہے۔
ہمارائی۔ کب۔

دیاں۔ کل رات کو۔
ہمارائی۔ کہاں۔

دیاں۔ اُس چو شیدہ گہائی میں۔ ماسیو
کے دھرم میں۔ شیوجی کی مورث کے سامنے
ہمارائی۔ اچھا یہی ہوگا۔ مجھے اُس کا نام
تبادو۔

دیاں۔ سر جان، لکھم۔ چیف جج بنار
یہ کہہ کر خود بخود چھک پڑی۔ اُسکے
بشرہ سے خوف کے آثار ظاہر ہوئے

ہمارائی۔ سر جان، لکھم۔ (چپکے سے)
اُسکا باپ۔ (زاسف سے ہونٹوں کو
دانتوں سے دبا کے) اُسکا باپ۔

اس حالت کو اُن چاروں نے دیکھ
لیا۔ اُنہیں سے ایک نے کہا۔ افسوس
کون کہہ سکتا ہے۔ اور کسے یقین ہوگا

کہ ہمارائی کو محترم کا نام سنکر نہ بچ
ہوا۔ اب ہمارائی کو ہمارے دشمن کا نام
معلوم ہو گیا ہے۔ وہ اُسے بچانا چاہتی

ہے۔
ہمارائی۔ میں کیا کہا۔ میں اُسے

بچانا چاہتی ہوں۔ یہ باتیں مایچھا۔

کے اندر ایک شعلہ روشن ہے۔ ساسی کی
روشنی سے یہ مقام روشن ہے۔ یہ
دراز قد خوبی۔ شیوجی کی خاص صفت
ہے۔ اسکے دور میں بہت سے ہندو
زمین پر بیٹھے ہیں۔ یہ ایک سب ہندو
نے اپنے ساتھ زمین پر ٹیک دیئے
اور اٹھ کھڑے ہوئے گردنیں جھکا
لین۔

جوئی۔ تم کیا نوچتے ہو۔

ایک ہندو۔ ہم اس حکم کی جوہن دیا گیا
ہے تعمیل کرینگے۔

جوئی۔ وہ حکم کیا ہے۔

ہندو۔ یہاں آکے انتظار کرتا۔

جوئی۔ تم بہہ انی کے بیٹے ہو۔

ہندو۔ ہاں۔

جوئی۔ ثبوت۔

اسی ہندو نے اپنی اپنی چوڑی
چوڑی آستینیں اٹھا کے اپنا ایک بازو
کہول کے نیلا جو اسکے بازو پر گودا
بتواتہاد کہا گیا۔

اسکے بعد ہندوؤں نے ایسا
ہی کیا۔

ایک ہندو۔ یہ بہوانی کے بیٹوں کی خاص
علامت ہے۔ بچپن میں ہا سے بازو
پر بنائی جاتی ہے۔ پوجارن کو دکھاؤ۔

تہارانی۔ اس طرح گرفت کر کیا جائے کہ
اسکے گھر والوں کو خوب پہنچے اور
اس کے حب کا عذاب بھی لے آؤ۔
ساگر۔ بہت خوب۔

تہارانی۔ ران چارون سے اسے
خدا کے فیرو۔ تم کل آدھی رات دیکھ
اُسی دھم میں دیکھو گے کہ تمہاری ملکہ
اپنی گروہ کی عزت قائم رکھنے کے لئے
کیا کچھ کرتی ہے۔

ان چارون نے ملکہ کو سلام کیا
اور اپنے برقعہ اوڑھ کے چلے۔ ساگر
اُنکے پیچھے چلا۔ اور جہانگیر تہارانی
جہانگیر۔ رن خود بخود آہ۔ جارج، لکھتم
کل رات سے میرا بدلا شروع ہو گیا۔

بارہوان باب

قریبانی

ہوئے جو بیس گھنٹہ کے بعد
دھم میں ایک عجیب حیرت انگیز تماشہ نظر آیا
اسکے وسط میں ایک دراز قد آدمی
کپڑے کا برقعہ اوڑھ کھڑا ہے۔

چاہا تو تم تازیت شاد کام رہو گی تم جوانی
حسن - اخلاق - ہنر - قابلیت کی مالک ہو۔
اور قابل - حسین - اور قدردان شوہر کے
نزدیک پیاری بیوی کی یہ صفتیں دنیا کے
تمام نعمتوں اور خسرانوں سے کہیں
زیادہ ہیں۔ میں تم سے محبت کرنا
چاہتی ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ تم میرا
بیوی کی محبت اور سلوک - عیش و عشرت دیکھ
کے عین ہمیشہ خوش رہو گی۔

ایگنس - بہارانی صاحبہ - ہم دونوں نہیں
اور آپچی پہلی بنیں آپ ہم سے محبت کریں
انڈیا کیا چاہے دو آنکھیں - آپ کا ہم سے
پہنا پا کرنا ہمارے لئے کیسے کچھ فخر کا
سبب ہے۔ مگر افسوس ہم اپنے جاتے ہیں
اس منصب کی صلاحیت نہیں پاتیں۔
ہیرا - بہارانی صاحبہ - بیشک آپ کا بارغ
ہمارے لئے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔
بہارانی - کیوں۔

ایگنس - آپ بہارانی - ہم ایک ادنیٰ
کم حیثیت تیم لڑکیاں۔

بہارانی - اچھا - اس سے کیا بحث - ان
باتوں کو بھول جاؤ۔ ہماری باہمی محبت میں
اگر یہ باتیں خارج ہیں۔ تو تم مجھے ایک معمولی
عورت سمجھ لو۔

ایگنس - معمولی - (سکراتے ہوئے) خوب۔

بہارانی - بیشک - اور میں ہی تم سے محبت
کر کے اپنے آپ کو تمہارا ہمسر و ہمچشم
اور بھیا - جیسی ہمسرہ دونوں میں نباہی ہوگا
یہ کہنے چاہو گی۔ درگیاں سنگھ نے بہک کر
پھٹکے نے ایگنس سے کہا - آؤ - تو میرے
شو کوئی اور تمہارا جان نثار شیدا ہی
ہے یا ایگنس یہ فقرہ سن کر بہت پریشان
ہوئی۔ خوف اور رنج سے اس کا چہرہ دھڑ
پٹا ہو گیا۔

بہارانی - حراج کو بہت خوش ہونا چاہئے
وہ بڑے خوش قسمت ہیں مجھ سے ملنے
تو میں انکو مبارکباد دوں گی۔ زور
تامل کر کے اس ایگنس اور بس ہیرا - تم
مجھے اپنی ہسلی ہی سمجھو - اچھا - ہم پھر
باسم ملنے گی۔ (درگیاں سنگھ سے) - اچھا
صاحب چلے۔ دوسرے کمرہ میں اور
مہانوں سے ملین رپٹکے سے کیسی پیاری
صورت ہے۔ اسی نے مجھے ناکام کر کہا۔
مگر میں اس کو برا کیسے سمجھ سکتی ہوں۔
بہارانی چلی گئی۔ اور ایگنس رنج و فکر
کی تصویر بنی وہیں بیٹھی رہی۔

ایڈورڈ - ایگنس - کیوں کیا ہے تم ایسی
اوداس کیوں ہو۔

ایگنس - کچھ نہیں۔ مجھے اس صورت سے
بھید رشک ہے۔

شخص آنا چاہیے۔ اُسے اس گستاخی کی پوری سزا دو۔

دو چار آدمی۔ یہ کیسے معام ہوگا۔ کہ یہ ہمارے گروہ کے نہیں ہیں۔

جوتی۔ جسے ادھر آتے دیکھو۔ اُس کے

سارے زور سے کہو سہری ماما جی کی جے اگر وہ اسکا جواب ٹھیک دے۔ آنے دو ورنہ بے تامل مار ڈالو۔

وہی آدمی۔ اور جواب۔

جوتی۔ وہی معمولی۔ بے بہولنی کی۔

وہی آدمی۔ بہت خوب۔

وہ سب اُس تک راستہ میں چلے

کھڑے ہو گئے۔ اب پوچھ رہے تھے

اگ پر اور کوئلے رکھ دیئے۔ خود اُس

بڑے بت کے تخت کے نیچے بیٹھ کے

کسی کا انتظار کرتے تھے۔ توڑی پر

کے بعد پہاڑی کی چوٹی پر پہولنی

کے چپکاروں کا شور بلند ہوا۔ جوتی نے

چپکے سے کہا۔ وہی ہیں، اٹھ اٹھ کے دیکھا

اور پھر بیٹھ گئی۔ دو تین ہی منٹ میں

یہ ہنگامہ بت کے پاس پہنچ گیا سب

حاضرین نے نظر اٹھا کے دیکھا تو دیا

سنیاسی۔ اچکر۔ ہلکر اور ہمارا بی سب

تخت کے پاس کھڑے تھے۔ سب نے

ان پانچو کو بہت ادب سے ڈونڈت کی۔

(اپنے بازو کو روشنی کے پاس کر کے) دیکھئے۔

جوتی۔ اچھا اچھا۔ میں بننے دیکھ لیا۔

اور اس روشنی میں شیونجی کی طرح ہے

تم اس کے واسطے کیا لائے ہو۔

تین ہندو تہی جگہ پر کھڑے ہو گئے

اور ایک نے انہیں سے کہا۔ زہر جو بھل

میں پیدا ہوتا ہے۔

دوسرا۔ اور یہ اسی کا پتلا۔

تیسرا۔ اور یہ چھری۔ جو ایک ہی ضرب

میں سینہ کے پار ہو جاتی ہے۔

جوتی۔ ٹھیک۔

اور ایک چاندی کی ڈبیا سے جو گئے

گلے میں لٹک رہی تھی کوئی میجر نکال کے

اگ پر ڈالی ایک بڑا شعلہ مہیت بلند اُس سے

اٹھا سب ہندوؤں نے شعلہ دیکھ کے

اپنے ماتھے زمین سے لگا دیئے۔ جوتی نے

میں اُس شعلہ کو ڈھونڈ کی اور بہت پر اثر

مجھ سے کہا۔

دو تہہ دو گ ہو چھپر چھ بہولنی اور شیونجی

کو پورا اعتماد ہے۔ تم میں۔ سچا آدمی

اگر ناختمین اسی کے پتلا سے اور دوسرے

سے چھری لیکر اس گہائی کے تنگ راستہ

میں کھڑے ہو جاؤ۔ ہمارے گروہ سے

وہ آدمی آئے۔ اُسے آتے دو اور کوئی غیر

کی کو شش کوئے بہی۔ جو ہا سے راز
کی دریافت کرنے کے درپے ہوتے
ہیں۔ ایک ناکارہ کو اسکے اعمال کی سزا
ملی۔ اس تقریر کو سب نے خوشی کے
نعرہ لگائے۔ اور خاموش ہو گئے۔

جوبی۔ (سلیاسی سے) اس تو کرے
مین کیا ہے۔

سلیاسی۔ رات کا پرند جو موت کی
خبر دیتا ہے۔

جوبی۔ اچھا کپڑا بٹا دو۔

ایک شخص اس حکم کی تعمیل کرنے کے
لئے اٹھا تبکہ جوبی نے کہا دو اچھا کپڑے

جمع سے مخاطب ہو کر میرے پرند اس
دہائی کی آگ کے اوپر ہو کر اوڑھ جائے

اور دور جائے بولے تو سمجھنا چاہئے
کہ شیوجی سکرادئے۔ ہم اپنے کام میں

ضرور کامیاب ہونگے۔ اور جو اسکے
خلاف ہوا۔ تو نتیجہ ہی یقیناً خلاف ہی

ہوگا۔
جمع کے اکثر آدمی۔ درست۔

جوبی۔ اچھا۔ اب کپڑا اٹھا ڈالو۔
کپڑا اٹھائے ہی ایک بڑا آٹو ٹوکرے

سے نکل کر آگ سے علیحدہ ہو کر اوڑھا۔
اور جلد ہی سے آگ سے غائب ہو گیا

جوبی۔ (چٹکے) مین ایہی چٹکے

جہارانی نے پوجارن سے کچھ اشارہ کیا
وہ جہاں گئے اپنا منہ اسکے کان سے ملا

کچھ کہا۔ اس کے جواب میں جہارانی نے
اسکے کان میں کچھ کہا۔ اور پوجارن پٹی

کھڑسی ہو کر چلائی۔ لاؤ۔ جلد سی لاؤ۔
اسی وقت ایک آدمی ایک ٹوکرے میں

سیاہ کپڑا بٹا ہوا سر پر اٹھا سے تخت
کے پاس آئے کھڑا ہو گیا۔ پوجارن

نے ٹوکرے سے اتار کے رکھ دی۔ اور
حاضرین کی طرف سے جو باہم باتیں کر رہے

تھے دیکھ کے کچھ اشارہ کیا۔ سب خاموش
ہو گئے۔ اب اس نے چلا کے کہا اسے

دیو سی کے چمتے بیٹو۔ شیوجی کی پوجا کرنے
والو۔ بیہوائی کے ماتے والو۔ دیو بائیں

نے اس بدلائے کا حکم دیا ہے وہ تمہارا
ستنا ہی تمہیں دیکھتا ہے۔ اب تم سب

بہجن گاؤ۔
اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔ سب نے

آواز ملا کے بہجن گانا شروع کئے۔ جب
وہ سب چپ ہو گئے۔ پوجارن نے کہا۔

والے بیہوائی کے پیارو اب وقت قریب
آ گیا ہے۔ قریب تر ہم اپنا فرض ادا

کریں گے۔ ان لوگوں میں سے جو ہا سے
گردہ کے دغمن ہیں۔ جو ہا سے منجھسی

فرائض دیکھتی اور راہزنی کے انسداد

آبلِ مجمع۔ حضور پر سب روشن ہے۔

جہارانی۔ تم سب یہاں اپنے گروہ کے

ایک دشمن کے دیکھنے کے لئے حاضر ہوئے

ہو۔ اب وہ تمہارے سامنے آئیگا اور

تم بہوانی کے عدل و انصاف کو اپنی

آنکھوں سے دیکھو گے۔ اس تقریر

کے ختم ہوتے ہی گھوڑے کے سمیٹے

آواز سنائی دی۔ اور چند منٹ کے بعد اگر

ایک گھوڑے کو جکڑی بیٹھ پر ایک آدمی بیٹھ

کے ساتھ اپنے ساتھ لانا نظر آیا۔ تو

یہ آدمی وہی سر جان مالک ہے غریب

کا بیٹا ہے۔ بندہ ہے۔ آنکھوں پر پٹی

بند ہے۔ اور منہ میں بہت سا گڑ

لٹوٹا ہے۔ اس آدمی کو سابلِ مجمع

نے بہت توجہ سے دیکھا۔

جہارانی۔ اچھا اب اسکے ہاتھ پاؤں اور

آنکھیں کہو لو۔ منہ کا گودڑ ہی نکالنا

اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی۔ مظلوم

سر جان آزاد ہوتے ہی بڑی حیرت

سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے اس مجمع کو

دیکھنے لگا۔ پھر کسی قدر خوف اور تعجب

ظاہر کرنے والی آواز سے کہا میں!

میں یہاں کیسے آیا۔ اے۔ یہ مجمع مجھے

گھر سے ہوتے ہے۔ کیسا ہے مجھے بیان

کون لایا۔ اچھا سب مجھ سے کیا چاہتے ہیں

آپ اگر ارادہ فرمائیے اب اگر دیر چلے گئے ہوں تو

بڑی سڑکی پر جوں جوں۔

وہ یہ بہرہ چھوڑا ہوئی۔ اور ان کی آواز

سنائی دے۔

جہارانی۔ ایسے پریشان چھوٹا نہیں ہو سکتے

ساگر بندہ اور کامیاب ہوا۔ اب وہ آتا ہی ہوگا

اسی وقت اس حکم کے سچ ثابت کر۔ منہ کے

لئے وہی فوجی اکیلے چند ادھر آنا نظر آیا

تخت کے قریب پہنچ کر اس نے شیوجی

اور جہارانی کو گڈ گڈوٹ کی۔ اور چپکا کھڑا

ہو گیا۔

جہارانی۔ کہو کیا خبر ہے۔ کامیاب

ہی آئے۔

ساگر۔ جی ہاں۔

جہارانی۔ لے آئے۔

ساگر۔ حضور۔

جہارانی۔ کہاں ہے۔

ساگر۔ یہیں۔

جہارانی۔ اچھا ہمارے سامنے لاؤ۔

ساگر۔ بہت خوب۔

جہارانی۔ شیوجی کی مورث کے تخت

کے زمین پر چڑھ گئے اسے فوجی اور

فرد غضب کی سیلی کے بیٹے۔ تم جانتے

ہو۔ آج تم شیوجی کے حضور میں کیوں

ہوئے۔

تمہارانی در آگے ایک ترم پڑھ کر (مین
تمہیں بتاؤں گی۔

سہر جان۔ رنجب ہو کر (مین ہمارانی
صاحبہ۔

ہمارانی۔ مان مین ہی ہوں۔

سہر جان۔ مین جاگتا ہوں یا خواب دیکھتا
رہا ہوں۔

تمہارانی۔ نہیں یہ خواب نہیں ہے۔

سہر جان۔ یہ خواب نہیں ہے خیر نہ ہو۔

اور اب مجھے ڈرنا ہی نہ چلے۔ مین اپنی
حیرت کو آپ سے باتیں کر کے رفع کر سکتا

ہوں۔

تمہارانی۔ بیشک نہ۔

سہر جان۔ مجھے بڑی حیرت ہے دو گھنٹہ

پہلے میرے لکھ بہت سے آدمیوں نے

گھیر لیا۔ مجھے ایک گھوڑے پر باندھ

کے ڈال دیا اور اس جھوٹ سے یہاں

لے آئے۔

تمہارانی۔ جب تم یہ سنو گے کہ یہ سب کچھ

میرے حکم سے ہوا۔ تو تمہیں بہت

عجب ہوگا۔

سہر جان۔ تعجب!۔ بلکہ مجھے اس کا

یقین نہ ہوگا۔

تمہارانی۔ یہ تمہاری غلطی ہے۔ یہ

لوگ تمہیں میرے حکم سے لے

آئے ہیں۔

سہر جان۔ اب یقین آ گئی۔ یونہی ہو گا

مگر ایسے آدمی نے جو کل ہی آپ کے دسترخوان

پر حاضر تھا۔ جو اپنے آپ کو ایک نیاز مند

جانتا ہے اور جسے آپ نے اپنا دوست

کہا تھا ایسا سلوک کیوں کیا گیا۔

تمہارانی۔ مین ابھی بتا دوں گی۔ میرا وہ

سلوک تمہارے عجزانہ خیالات کو مطمئن

کرنے کے لئے تھا۔

سہر جان۔ مین آپ کی باتیں سنتا تو ہوں

مگر سمجھ مین نہیں آتیں۔

تمہارانی۔ ذرا سی تامل کرو۔ مین خود بھی

سب کچھ کہہ دوں گی۔ تم جیب سے ہندو

مین آئے اور نیارس مین تمہارا تھوڑا

بہت تم نے اپنی دانگی کو ایک خاص

خیال کے لئے وقف کر دیا تھا۔

سہر جان۔ اور وہ خیال؟

تمہارانی۔ تم کسی تدبیر سے ایک خطرناک

راز کو دریافت کرنا چاہتے تھے۔ اور

ہر روز تمہارا ہی کوشش زیادہ ہوتی تھی

جاتی تھی۔ اور تم کو کچھ شن گن اس کی

دل بھی گئی تھی۔ مگر افسوس وہ بھی مٹا

سے گئی۔ کہو یہ سچ ہے نہ۔

سہر جان۔ جی مان۔ سچ ہے۔

تمہارانی۔ اچھا۔ مجھے تمہارا وہ خواب

معلوم ہوا تو انہیں نے چاہا کہ اُسے سچ کر دکھاؤں۔

سہرجان - خوب یاد

جہارانی - نہیں بلکہ میں نے ارادہ کر لیا کہ انجام کو پہنچا دوں۔

سہرجان - اور وہ یہ قید خانہ ہے۔

جہارانی - یہ مجھس نہیں ہے۔

سہرجان - پھر۔

جہارانی - بہوانی اور شیوجی کا خاص مقام۔

سہرجان - تو مجھے اس مقدس جگہ میں کیوں لائے ہیں۔

جہارانی - بہوانی کے چہتی بیٹوں ہمارے پیارے بھائی ٹھکون نے باہم عہد کیا ہے۔

کہ ہندوستان میں کسی انگریز کا نام نہ نہ رہنے دین۔ تم نے اس گزیر

گردہ اور اپنے دشمنوں کے پاک ہنیدہ دریافت کرنے کی کوشش کی۔ میں نے

تمہیں انہیں دیکھنے دکھانے کے لئے بلایا ہے۔

سہرجان - انہیں ٹھکون کے۔

جہارانی - نہیں بڑی جماعت ہے صرف مجھے خاص سہاراؤں اور بلکہ کے دیکھنے کے لئے اور۔

سہرجان - درست۔ مگر وہ۔

جہارانی - چپ رہو۔ میں خود ہی بتا دوں گا سنو۔ راجہ درگپال سنگھ۔ سیاسی۔

اجگر۔ ویل۔ ہلک۔ یہ اُنکے خاص سردار ہیں۔ اور وہ جسکے سامنے سب سر جگاتے

ہیں۔ اور جسے سب کچھ اختیار ہے۔ جو پاس پاک گروہ کے سپاہ سفید کی مالک

ہے۔ میں اُنکی ملکہ ہوں۔

سہرجان - آپ بہت متعجب ہو کر چلا گئے آپ۔

جہارانی - ہاں۔ میں ہی۔ اور میں نے ہی تمہیں یہاں بلایا ہے۔

سہرجان - میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ اب جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے۔ اسے

نہ بہو لون گا۔ خوب یاد رکھو نگا۔ جہارانی - یاد رکھنے کے لئے زندگی چاہے

اور تمہارا رمی ساعت قریب آگئی ہے۔

سہرجان - یہ تو بالکل نا انصافی ہے۔

جہارانی - نا انصافی کیسی بیوقوف مرنے کو تو بیٹھا ہے اور انصاف چاہتا ہے۔

سہرجان - حنیفہ خدا انصاف کرے گا۔

جہارانی - بیش باو۔ ہمارے خدا ہی نے تیرے ماتے جانے ہی کا حکم دیا ہے۔

سہرجان - اور میرے خدا اس کا بدلہ لے سکتا ہے۔

تہارانی نہ ہش۔ وہ کیا بد لائیگا۔ مہینے
اسکا بند و بست کر لیا ہے۔
سرجان۔ آہ اس انتظام سے کیا ہوگا
جب وقت آئیگا خود بخود سنا مل جائیگی۔
تہارانی۔ (مجمع سے مخاطب ہو کر) ہمارا
راز ہمیشہ سے پوشیدہ ہی رہنا چاہیے
کہنختی اس کی جو اسے ظاہر کرنا چاہتا ہو
جو اس کے درپے ہوگا۔ اسے یہی ہنرا
لیگی۔ جو اسے ملتی ہے۔ اچھا ہوا
کے چھتو بیٹا۔ اپنا فرض ادا کرو۔

دو آدمی سرجان کی طرف بڑھے
ایک کے ہاتھ میں چھری دوسرے کے
ہاتھ میں رسی کا پھندا ہے۔

سرجان۔ یہ اناٹو ہیں۔ مگر میں تنہا
ہوں۔ مجھے یہاں کوئی ہتھیار دیدو تو
تمہیں اس قصہ کا مزا چکھاؤں۔

ایک ہندو۔ اچھا جی۔ یہ خالی ہاتھ ہیں
(مسکرا کر) بیوقوف۔ کوئی لڑائی ہے
سرجان دلیرا نہ کھڑا ہو گھیل۔ اور

اوسے خالی ہاتھ سے اگن سے مقابلہ کر
کے لے بڑھا۔ اسی وقت ایک ہندو
نے پھندا اس کے جسم میں ڈالنے لگنا
مظلوم انگریز گریٹا۔

تہارانی۔ جلد سی۔ جلد سی! وقت
گزر رہا ہے۔

اب دوسرا آدمی اس کے ہاتھ میں
لے پھرا ایک کوشش کی مگر وہی سے
مضبوط پھندا ہے۔ اسے جگہ سے
لے نہ سکیں دیا۔ ٹھکانے اس کے قریب
پہنچا چھری سینہ میں ماری اور ویسے ہی
چھوڑ دی۔ چھری کی نوک نے سرجان
کے دلوں چھید دیا۔ وہ ایک بار زور سے
چلایا در آہ میرے بے یار و مددگار
رط کے! اور ہمیشہ کے لئے چپ ہو گیا
اب قاتل نے چھری کا دستہ بڑھ کے
دو تین جھک لے دیئے۔ جان نے آخری
سانس لینے کے لئے منہ کسی قند کھولا۔
چند قطرہ خون کے منہ سے ٹپک پڑے
قاتل نے ہاتھ چھری سے ہٹا لیا۔ تمام
حاضروں نے چلائے کہا: بیہوشی آنا
کی جے! اور سب اس فتح کی خوشی سے
جھومنے لگے۔

تہارانی۔ (سارگرمے) اور کاغذ۔
سارگر۔ یہ ہیں۔

تہارانی۔ (چند کاغذات میکس میں
سارگر۔ جی ہاں۔ اس کے ڈسک سے یہی
یہ آمد ہوئے۔

تہارانی۔ اچھا ان کو اسی کی لاش
کے پاس جلا دینا چاہیے۔ آف یہ وہی
کاغذات ہیں جن میں اس نے ہمارے

قسم کہا تھے ہیں -
تہارانی - بہتر - وہ وقت قریب پہنچے
ہمارا یہ دلیس خون کا دریا ہو جائے -
اب تم سب اپنی اپنی جگہ جاؤ اور اس
عہد کو یاد رکھو -

شیرہوان باب

عہد

سب چلے گئے - و ختم بین بالکل سناتا
ہو گیا - تنوڑ می دیر تک اس سنسان جگہ
یہ سکوت کا قبضہ رہا پھر لیکا یک چند
آدمیوں کی آہٹ نے اس سکوت کو دور
کر دیا یہ آدمی جارج نالکیم - برون - اور
کالوہین -

جارج نالکیم کل ہی اس دھم کو دیکھ گیا
ہوتا اور پوچھا کہ حالات کالوہ سے دریافت
کر کے اسے اس تماشے کے دیکھنے کا
بہت شوق ہوا تھا - مگر کالوہ کے منع کرنے
سے اسوقت چلا گیا - آج شام کو پھر لیکا یک
وہی خیال پیدا ہوا - آخر کالوہ اور برون
کو ساتھ چلنے پر راضی کر کے اپنے باب

راز کے متعلق پانچویں دریافت کر کے لکھی
ہیں - انہیں پور مہارسی حسد رانی اور براؤ کا
کا دار و مدار تھا - مگر لاؤر تہدین پڑھوں
کیا لکھا ہے -
ایک کاغذ لیکے چلا کے پڑھا -

”ایک کروہ نے ہمارے مخالفین پر سخت غم
کیا ہے - اس کے سب شریک ہمارے بڑے
خونخوار دشمن ہیں - ان کا افسر چاہے جو
کوئی ہو بنا ریس میں رہتا ہے - اُسے
بہین تلاش کرنا چاہئے -

تہارانی - اس نے تو معلوم ہوتا ہے کہ
اس ہید کا تہا نہ والا ہمارے ہی گروہ
سے کوئی آدمی ہے - خیر - جو کوئی ہو -
وہ بھی اپنی سزا کو پہنچے گا -

کاغذوں کو نگار ہی سر تینہ شعلوں
پیر کیا - اور چلا کے کہا -

اے اگنی ناتا - تو ان تھیں برون کو جو
ہمارے خلاف چھکو تباہ کرتے تھے اُنہیں
گٹھ تھے نیت و نابود کر دے -

اور جب تک سید رقی بالکل جل نہ گئے
وہ اپنی طرف ٹھکی لگاٹھے بھیج رہی پھر
اس مجمع سے مخاطب ہو کر کہا ہے بہو پانی
کے چیتو بیٹو - تم اس را کہہ اور اس لاش
پا لیسٹے انڈیا کمپنی کی مخالفت کا عہد کرو
سب مجمع بالابتفاق - مان ہم عہد کرتے ہیں

مے سے کچھ بہانہ کر کے اجارت لی اور شرم
شکاری لباس پہن کر اچھی طرح مسلح ہو کر
ادھر چلا۔ کالو نے تین آدمی اور ساتھ
لیٹے۔ یہ سب جنگل میں پہنچا ایک جگہ ذرا
دم لینے کے لئے ٹھہر گئے۔ اسی وقت چند
سوار ایک طرف سے آکر اُس پہاڑی
طرف چلے گئے۔ ان سواروں کے
درمیان میں ایک گھوڑے پر آدمی کی
لاش سی بندھی تھی۔ یہ وہی مظلوم
سرجان تھا۔ مگر جارج اُسے دیکھ کر کچھ
بہی نہ سمجھا۔ اور ذرا دیر کے بعد وہاں سے
چل دیا۔ جیسے ہی یہ سب روانہ ہوئے
پہاڑی سے بھجن گانے والوں کی آواز
آنے لگی۔ جارج نے کالو سے کہا: ”یہ فقیر
انہیں۔ جلدی چلو۔ ایسا نہو ہمارے پیچھے
سے پہلے یہ جلسہ ختم ہو جائے“ اور
اپنے گھوڑے کو بہت تیز دوڑایا۔ مگر اُس
جب یہ پہاڑی کے نیچے پہنچے تو یہاں
بالکل سناٹا تھا۔
جارج - ہیں۔ یہاں تو بالکل سناٹا
ہے۔

برون - شاید چلے گئے۔

کالو - یا چپ ہو گئے ہیں۔

جارج - کیوں۔

کالو - پوچھا کرتے ہوں گے۔

جارج - جلدی چلو۔

سب پہاڑی پر چڑھے۔

جارج - (خود تین قدم چل کر) اور

زراستہ کہاں ہے۔

کالو - آگے ہے۔ کوئی سو قدم کے

بعد۔ ذرا اُن چٹانوں کے پیچھے۔

جارج - اچھا بھگے آگے چلے دو۔

یہ کہہ کر وہ آگے آگے چلا۔

کالو - اب آگے نہ جلیے۔

جارج - کیوں۔

کالو - آپ نہیں جانتے۔ وہ لوگ یہاں

ہونگے تو راہ میں اُن کے پہرہ بیٹھے

ہونگے۔

جارج - پھر وہ کیا کریں گے۔

کالو - آپ کو غیبِ آدمی سمجھ کے مار

ڈالیں گے۔

جارج - واہ۔ ہسم اُن سے مقابلہ

کریں گے۔

کالو - کیسے۔

جارج - جس طرح جو انہیں دشمن کا مقابلہ

کرتے ہیں۔

کالو - جب وہ نظر آئیں گے۔

جارج - یہ کیا۔

کالو - وہ چھٹے کھڑے ہونگے۔ ہسم

انہیں میرے کے سب سے انہیں بچے۔

تھا۔ مفت ہاتھ سے گیا۔
 اسکے بعد سب الگ الگ چلے پھرنے
 لگے۔ کالو بھی ایک سمت چلا چند ہی قدم
 کے بعد تار بچی کے سب سے کالو نے
 زور سے ٹھوکر کھائی۔ وہ جھک گیا۔
 اور ٹپٹول کے دیکھا۔ تو لابی لابی گھاس
 بین کوئی مڑی سی چیز پڑی معلوم ہوئی
 کالو اُسے دیکھ سکے چلا اٹھا۔
 جارج۔ (رگھو کر) ہین۔ یہ گیا۔
 اسی وقت پھر کالو چلا یا۔
 برون۔ کیا کوئی چٹنا اڑا۔
 کالو۔ ٹائے ٹائے۔ ہمسب مارے
 گئے۔

جارج۔ (رگھو کر) کیا ہے کیا۔
 کالو۔ آہ۔ ایک لاش اس گھاس میں
 دبی پڑی ہے۔
 جارج۔ لاش!۔
 کالو۔ اور اس کے سینہ میں ایک چھری
 چھبی ہے۔
 اور چھری زخم کے اندر سے نکال
 لی۔

جارج۔ (ایک مشعلی سے) روشنی اور
 لاؤ۔ (کالو سے) لاش کو باہر نکال
 لے۔
 مشعلی شعلہ لے کر قریب آیا۔ اور میرے

سکینے۔ اور وہ ہمارے ہی آہٹ پا کر نال
 چھری سے ہمیں مڑا لینے
 جارج۔ (آگے بڑھتے ہوئے) آہ۔ ہم
 ہوشیار رہیں گے۔
 کالو۔ نہیں گنا مانے۔ آپ کی ہوشیاری
 سے کچھ نہ ہوگا۔
 جارج۔ پھر کیا کریں۔
 کالو۔ آپ نہیں ٹھہریے۔ میں جا ہوں
 اگر پرہ والے نہوئے تو آپ کو لے
 چلوں گا۔
 جارج۔ اور جوئے۔
 کالو۔ کوئی اور تدبیر کر دوں گا۔
 جارج۔ اچھا۔

کالو چلا گیا۔ اور چند منٹ میں واپس
 آکر کہا۔ مسرکار۔ پرہ والے کیسے وہاں
 تو کوئی بھی نہیں ہے۔ بین دھجہ تک ہو گیا
 بالکل سناٹا ہے۔
 جارج۔ افسوس۔ یہ ناشامفت ہاتھ سے
 گیا۔ (برون سے) چلو ہم ہاتھوں کی ہڈیوں
 انباروں ہی کو دیکھنے کے جی خوش
 کریں گے۔

گھوموڑے وہیں چھوڑ کے سب پیدل
 چلے۔ وہ تینوں کالو کے دوست مشعل
 لے کر آگے آگے چلے۔
 جارج۔ (زخم میں پھنک کر) کیا اچھا جلسہ

اجان - ہمیں تہہ چھوڑ گئے۔ اُسے اُسے
اُسے (ذری دیر کے بعد) نہیں خدا
دکرنے مرنے نہیں۔ ذرا سو گئے ہمیں
کالو تو نے چھڑی اسی سینہ سے نکالی
تھی۔

کالو - اُسے اُسے۔

جارج - ابرو کا اٹھ چڑھ کے ابا جان
ابا جان - اڈھو۔ اڈھو۔ خدا کیلئے
اڈھو۔ دیکھو میں تمہارا بیٹا کب سے
نہیں پکار رہا ہوں در چھیرہ پر ماتہ
رکھ کے آہ اُکھا تو سب جسم سر و پیرا
اُسے اُسے۔

بڑی دیر تک سب روتے رہے پھر
جان نے اپنی ہوش و حواس درست
کر کے کہا "آہ جو کچھ ہوا تھا ہو چکا۔
اور اس میں شک نہیں بہت ہی بیوقت
اور بے موقع ہوا۔ مگر اب مجھے کیا کرنا چاہئے
آہ مجھے اُس ظالم قاتل کو تلاش کر کے بھلا
لینا چاہیئے۔

یشک - اور جس طرح ہو سکیگا میں اُس
موڈی کا ضرور سراغ نکاؤنگا۔ رکچہ پھر
کالو سے ذری وہ چھڑی تو دکھاؤ۔
کالو - یہ بیچئے۔

جارج - رکچہ ذری دیکھو (پیرہ نشان
کیا ہے۔

ایک ٹکڑے نے چار کو چھپا لیا۔
جارج - اور قریب لڑو۔ (ہش کو دیکھ کر)
یا اللہ خمیر۔ میں یہ کیا دیکھتا ہوں۔
نہیں کبھی۔ ہرگز نہیں۔ (کالو سے)
ذری تم ہی دیکھو جس سے سبھی نظر گم
نہیں کرتی۔ وہ کون سا ہے؟
دیوانہ ہو گیا ہوں۔ سبکی شہیتہ جھیل
ہے۔ انہیں تو میں نظر نہیں چھوڑتا
ہوں۔ (کالو سے) کالو۔ دیکھو تو تم
اس نادھی کو نیچا لیتے ہو۔

کالو - (ہش کو دیکھ کر) اُسے مخفی
اُسے اُسے۔ میرا دم جیڑا آہ۔
جارج - میں۔ اُسے یہ کیوں کہتے ہو۔
کالو - کالو۔ تم اسے پہچانتے ہو۔ بتاؤ
رشتہ جلدی بتاؤ۔ یہ ہے کون۔

کالو - حضور (ردتے ہوئے) میرے بھائی
آپ کے ابا جان - اُسے اُسے اُسے
جارج - ابا جان ابا جان ابا جان
ابا جان - کبھی نہیں۔ وہ کبھی نہیں
ہو سکتے۔ انہیں یہی نہیں مرنا چاہئے
اور گرنے لگا۔ مگر کالو نے سنبھال لیا۔
بردن - (لاش دیکھ کر) وہی ہیں۔

جارج - وہی آہ وہی - نہیں ہرگز نہیں
وہی وہی اُسے وہی - یہ انہیں ہوا کیا
یعنی آسٹے کیونکر اور مارا کس نے اُسے

تکالو۔ کدھر۔
تجارج۔ آہ غم نے تمہیں ایسا بدحواس
کر دیا۔ یہ دیکھو دست پر نہ
تکاؤ۔ بہہانی کا مار کہہ ہے۔
تجارج۔ تو مارنے والا ضرور کوئی ہندو
ہی تھا۔ مگر نہیں معلوم کون تھا۔ اور وجہ
کیا۔ (چند کاغذوں کی راکہہ کو دیکھ کے)
اٹا کچھ کاغذات جلائے گئے ہیں۔ لاؤ۔
ویکھو شاید اس میں کوئی ادھ جلا پر چھپا
اور اس سے کچھ پتا چلے (راکہہ کو ہاتھ سے
چماتے ہوئے) کوئی نہیں۔ سب جل گئے۔
ایک ادھ جلا پر چھپا کر (نہیں کچھ باقی
ہے) مشعلی (سے) روشنی اور قریب
لے آؤ۔ (روشنی میں دیکھ کر) انا یہ تو
ابا جان کی تحریر ہے۔ مگر افسوس عجیب
سے صرف جل گئے ہیں۔ ڈانے لے
اس میں تو یہی الفاظ پڑے جلتے ہیں
لوٹ۔ فارت۔ تباہی۔ وسط بنا کر
میں تلاش کرنا چاہیئے۔ (کاغذ زمین پر
پھینک کے) آہ اس سے تو کچھ ہی پتا

نہیں چلتا۔ (دوسری دیر تامل کر کے)
ہائے وہ اسی بات کی طعنے اشارہ تھا
اٹنی مجھے سب حال کہنے ہی نہ پائے
(بہت حیرت نک چپ ہونے کے بعد)
ابا معلوم ہوتا ہے۔ اونہوں نے
کبھی کا کوئی راز جنس سے ایسٹ
کمپنی کو کچھ قایدہ ہو سکتا تھا دریافت
کرنا چاہتا تھا۔ یہ اس شخص کو معلوم
ہو گیا۔ اس نے اپنے راز کی حفاظت
کی یہ تدبیر کی۔ اچھا دیکھنا جائیگا۔ ابا جان
پیاسے ابا جان میں آپ کے حقوق
کی قسم کھانے کہتا ہوں میں ضرور اس
قاتل کا پتا لگاؤنگا۔ ان دن میں صعد
کو شنش کرونگا۔ میری کوشش کوئی امر
سواموت کے نہ روک سیکے گا۔

چودھوان باب

نہ بجائے ہیں۔ لہڑ سنگٹن کے ہاں
دعوت کے سامان ہو رہے ہیں۔ کوئی
دوہن کی طرح سنواری اور سجاتی
گئی ہے۔ باعین بھی بیحد تکلف کیا گیا
ہے۔ بنارس کی گلیاں جہانوں کی

لے مار کہ۔ نشان و علامت۔ اصل لفظ
انگریزی مار کہ ہے اردو کی تصرف نے اسے
مار کہ کر لیا ہے۔ اسے عین سے لکھنا میں
نہ چاہتا ہوں۔

سوار یوں کی چل پھر سے بہری ہوئی مہین
اسی وقت کو ٹھی کے دروازہ پر ایک فوجی
افسر دوسرے کسی افسر سے باتیں کرنا
ہے۔

فوجی افسر۔ چند روز سے ہنس لو گنہ
ایک نئی مصیبت آپڑی ہے ۔
دوسرا افسر۔ کیا خیر تو ہے۔
فوجی افسر۔ روز دو چار ہمارے سب
غائب ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کا پتا نہیں
میتا۔

دوسرا افسر۔ آخر ملنے کہاں
ہیں۔ اور کہاں سے غائب ہو جاتے
ہیں۔

فوجی افسر۔ چھاؤنی سے قریب
ایک طرف بہت گہنا جنگل ہے۔ اس
طرف بنظر احتیاط حفاظت کا زیادہ
انتظام کیا جاتا ہے۔ متعدد دھڑے
ہیں۔ انہیں ستر یوں سے ہر طرف چار
پانچ غائب ہو جاتے ہیں۔

دوسرا افسر۔ ایسی سپاہی یا فوجی
فوجی افسر۔ یورپین۔

دوسرا افسر۔ پھر فوجی افسر کا اندر
کیوں نہیں کرتے۔

فوجی افسر۔ کیا کریں۔ کچھ سزا سی
نہیں ملتا۔ ہمارے ایک ملکی افسر کچھ

فکر کی ہے۔ وہ ان کا تکراری جیوین
ہے۔ کچھ حال اُسے معلوم نہیں ہو گیا ہے
نسب دریافت ہو جائیگا تو کچھ بندوبست کیا
جائیگا۔

دوسرا افسر۔ اُہ۔ تا تو میں میری من
بجدا میری من۔ چلو دو میں بیٹھیں سب جہاں
جمع ہو گئے ہونگے۔

دو نو جہاؤں میں شامل ہو گئے۔
فوجی افسر۔ ایک دن عجیب واقعہ گزرا۔

ایک رات کو اسی جنگل کے قریب قاعدہ
چند دیر ستر می تعین کئے گئے کمان افسر
نے انہیں مناسب ہدایت ہی کر دی تھی
اور وہ خود بھی ستر میں ہوشیار تھے۔

بہت اندھیری تھی۔ وہ سب اپنی اپنی
جگہ پر تھے کہ یکایک ایک پہرہ دار کے
سائے زمین بہت گئی۔ اس میں سے

سانپ کی ہنکار کی سی آواز آئی شمع
سہوئی۔ اس نے یہ حیرت انگیز تماشہ دیکھ

کے اور منتہلو ہو کر بلایا۔ سب وہیں جمع ہو
ایک ایک اُسے شکاف سے بچنے لگے۔

اور میں تو یہی کہہ سکتا ہوں (بندوقین
ہاتھ میں لئے نکلتا مشعرع ہوئے۔

توڑنی دیر میں ان بہتوں سے خبر
گھر لیا اور دو نو فریق میں بٹھا جانے لگا

اسٹن ہنگام کی کمان افسر کو خبر ہو گئی

اُس نے ایک دستہ فوج کا مشتر فوجی ندکے لئے بھیج دیا۔ بڑی دیر تک اس فوج ابھر بہتوں میں گولی چلتی رہی۔ پھر وہ سب رہا گئے۔ مگر ہمارے دستہ کو لیکھ اور اپنی لاشیں بھی میدان میں نہ چھوڑیں۔ البتہ دو آدمی جنکی ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں جن کو چھوڑ گئے۔

دوسرا فوجی اور وہ آدمی انہیں کے تھوڑے فوجی فوجی انہیں لئے آئے۔ ان کا علاج شروع ہوا۔ انہی بہت خاطر کی گئی۔ جب انہیں کچھ آرام ہو چلا۔ ہمارے کمان فوجی ان سے اسلحہ لے کر انہوں نے ایک لفظ ہی زبان سے نہ نکالا تو گھبراہٹ سے پھر کتا ہی انہیں لالچ دیا۔ دھمکیاں کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ انہوں نے غصہ ہو کر اپنی زخمی ٹانگوں کی پٹیاں کھول دیاں اور چٹک چٹک انہیں پہلے سے زیادہ زخمی کر لیا۔ آخر اسی فوجی سے تیسرے دن مر گئے۔ ہمارے اسی ملکی افسر سر جان مالکھم نے بھی بہت کوشش کی کہ ان سے کچھ حال معلوم ہو۔ مگر ان کی جھوٹ سننے کچھ نہ آیا جو کچھ انہیں معلوم تھا تب تک کہتے۔

دوسرا فوجی۔ بڑے زیادہ تھے۔

فوجی افسر۔ کیسے کچھ۔
اسی وقت لارڈ سنگھٹن ان لوگوں کے پاس آیا۔ اور فوجی افسر کے کام میں دیکھا کہ وہ آئے یا نہیں۔

ملکی۔ حضور۔ اب تک نہیں دیکھا۔
ایک شخص۔ مجھے حیرت ہے وہ اب تک کیوں نہیں آئے۔

لارڈ۔ شاید اسی فکر میں ہونگے انہیں ایک خاص امر کی سرغرضی کی بہت فکر ہے۔ اکثر فوجی میں اسی کے متعلق فکر کرتے ہیں۔

ملکی۔ جی ہاں۔ اور انہوں نے کچھ دیا بھی کر لیا ہے۔ ایک طرف دیکھ کر آگے آگے چھوٹا بیٹا۔ مس ایگنس اور مس ہیرا کو لے آئے۔ اس سے کچھ حال معلوم ہوگا۔

لارڈ۔ نے معمولی سلام اور مزاج پر غصہ کے بعد اٹھ کر ورڈ سے پوچھا۔

سر جان کی بھی کچھ خبر ہے؟
ایڈورڈ۔ جی نہیں۔ بلکہ یہاں اتنا وہ یہاں ہونگے۔

لارڈ۔ یہاں کہاں۔ ہم بہت دیر سے ان کے منتظر ہیں۔ اب یہ سن کر بہت تعجب ہوا۔

ایڈرورڈ حضور تعجب نہیں۔ مجھے تو اب بہت تر د ہے۔

لارڈ۔ کیوں۔

ایڈرورڈ۔ انہوں نے ہمارے ساتھ نہ ناشتہ کیا۔ اور نہ شام کو کھانا کھایا۔

نہیں معلوم کس وقت گھر سے چلے گئے۔ جب اُنکے اوٹنے کا وقت گزر گیا تو

ہم اُنکے کمرہ میں گئے۔ اُنکے بستر کو خالی اور اچھوتا پایا۔ صاف معلوم ہوتا

ہے کہ جسطرح بچھا یا گیا تھا۔ ویسا ہی ہے۔ کسی نے اسپر تدم بھی نہیں کہا

لارڈ۔ تو بیشک یہ بہت تعجب انگیز ہے۔ ایگنس۔ مگر ایک بات سے کسی قدر طمین

ہوتا ہے۔ وہ تنہا غائب نہیں ہیں۔ مسٹر جارج مالکم۔ بروڈن۔ اور کالو

بھی گھر میں نہیں ہیں۔ وہ بھی انہیں کے ساتھ گئے ہونگے۔

ایڈرورڈ۔ اسکے علاوہ یہ بھی خیال ہے وہ اکثر اسی طرح چپکے سے تنہا چلے جاتے

اور دو دو دن نہیں آتے ہیں۔ لارڈ۔ بیشک۔ یہ سفر بھی ویسا ہی ہے۔

ضرور وہ اُسی دہن میں گئے ہین۔ مجھے امید ہے کہ قریب تر ہم اُن سے

مصافحہ کریں گے۔ ایڈرورڈ۔ میں ہی اس آندو میں حضور

کا شریک ہوں۔

اسی وقت نقاروں اور زروشن چپکی کی آواز آئی۔

مہانوں سے ایک شخص۔ یہ کیا۔ بدوسرا۔ شاید راجہ درگپال سنگھ کی سواری آئی۔

لارڈ۔ بیشک وہی ہیں۔ اور وہ اُنکے استقبال کے لئے کھڑے

کے دروازہ تک گیا۔ راجہ کو اپنے ساتھ لے آیا۔

ایگنس۔ (چپکے سے) ہیرا۔ راجہ کی طرف اشارہ کر کے) دیکھو وہ یہی ہے۔

میں اسے جب کبھی دیکھتی ہوں ڈر جاتی ہوں۔ اسکی نظر جب مجھ پر پڑتی ہے

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آگ کے شعلہ میں تمام بدن جلائے دیتے ہیں

مجھے اندیشہ ہے کسی وقت مجھ پر اس کے ہاتھوں ضرور کوئی مصیبت آئیگی۔

ہیرا۔ واہ۔ اچھا خیال ہے۔ ایگنس۔ نہیں۔ اور یہ مجھے بہت بُری

طرح دیکھتا ہے۔ ہیرا۔ خوب۔ تمہارا حسن اُس کی نظر کو مہمالتا ہے۔ اسی سبب سے بار بار

دیکھتا ہے۔ اور ڈر کرینا۔ اُس کی صورت تو پہنا ناکہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ

بڑا حسین جوان ہے۔ اور ہمارے
مری رہے جان کا ملاقاتی نہ پھر ڈرنے
کاسب۔

ایگنس۔ کیا بتاؤں۔ مجھے خود بھی نہیں
معلوم۔

ہمراہ کچھ نہیں تمہارا دل بہت بڑا ہے
تمہیں ایسے ہی وہم ہوا کرتے ہیں۔
ایگنس۔ ہاں۔ مگر یہ میسر اختیار میں
نہیں ہے۔

راجہ۔ (لارڈ سے) جناب میں آپ کی سید
عنایتوں کا بہت مشکور ہوں۔ اور خود
بکود میسر دل آپ کی طرف رجوع ہوتا
ہے۔ ہم دونو ایک ملک کے نہیں ہیں۔
اور ہمارا مذہب بھی مختلف ہے مگر میں
سچ کہتا ہوں میں آپ کو اپنا بھائی اور
قوت بازو سمجھتا ہوں۔

لارڈ۔ بیشک۔ اور مجھے بھی یہی امید
اور یہی دعویٰ ہے۔

راجہ۔ ایگنس اور میرے گھر
آنا سر جان مالک کی لپا لپک بڑکیاں تو
موجود ہیں۔ مگر وہ نظر نہیں آتے
(مس ایگنس سے) مس ایگنس اور مس
ہنیرا۔ آپ بیشک حسن و جمال کی دیوی ہیں
آپ کو دیکھ کے میرا دل چاہتا ہے۔ کہ
میں آپ کو بھی دیوی کی طرح ڈنڈا دت کر دوں

..... (ذرا سی تاہل کر کے) مسٹر
ایڈورڈ مالک ہم بندگی عرض۔ میں میں
آپ کے ابا جان کو اس جلسہ میں نہیں دیکھتا

کیا سہم آج اُن سے ملیں گے۔
ایڈورڈ۔ امید ہے۔ شاید۔

راجہ۔ میں اُن کا منتظر ہوں۔ مجھے
اُن سے کچھ عرض کرنا ہے۔

ہمراہ۔ کچھ عرض کرنا ہے۔ اور وہ ہر
کیا۔

راجہ۔ کچھ نہیں۔ میں چند عدد زیور کیا
دونو ہنوں کو بطور دستاںہ تحفہ کے
دینا چاہتا ہوں۔ اُن سے یہ عرض
کرنا ہے۔ کہ وہ آپ کو اُس کے قبول کیلئے
ایجازت دیدیں۔

یہ کہہ کے اُس نے جیب سے ایک
نہایت خوشنما چاندی کا چھوٹا سا

بکس جیسے مینا کار سی کی ہے نکالنے میں
پر گھٹنے ٹیک کر بطور زندر دینے کے ایگنس

ساتھ پیش کیا۔ ایگنس نے بھجور سی
اُسے لے لیا۔ میرا نے جلد سی سے

اُسکا ڈکھنا اٹھا دیا۔ یکا ایک اُس زیور
کی چمک سے دیکھنے والے کی آنکھوں

میں چکا چوند سی ہو گئی اور اوس کے
عکس نے ہیرا اور ایگنس کے چمکار

رنگ کو اور یہی چمکا دیا۔

ایگنس۔ یہ بہت قیمتی ہیں۔ ہسم نہیں
نہیں لے سکتے۔

ہتیرا۔ اور یہ نہایت خوبصورت ہیں۔

انکے پہنے والی کوئی ملکہ ہونی چاہیے۔

راجہ۔ کیا آپ ملکہ نہیں ہیں۔ ملکہ تو ایک

طرف آپ شہنشاہ و جلال کی دیوی ہیں۔ پھر

آپ سے بڑا ہر انکا مستحق کون ہو سکتا ہے

ایگنس۔ کچھ ہی ہو۔ ہسم نہیں نہیں

لے سکتے۔ آپ منسٹر ایڈر ورڈ ہی سے

پوچھ لیجئے۔ کہ ہسم نہیں کیسے لے

سکتے ہیں۔

ایڈر ورڈ۔ راجہ صاحب۔ مجھے ایگنس

سے اتفاق ہے۔

راجہ۔ (رلاڑے) اب میں آپ سے

اس امر کا فیصلہ چاہتا ہوں۔

لارڈ۔ نہیں یہ ہمارے دوست ہیں انکے

تحفہ کے قبول کرنے میں کیا ہج ہے۔

سرجان کی غیبت کا خیال ہے تو میں اجازت

دیتا ہوں۔ ہسم ان کا تحفہ پھیر کے نہیں

رجحہ نہیں کرنا چاہتے۔

ہتیرا۔ مسکرا دسی۔ اور ایگنس نہیں

معلوم کہوں پہلے سے زیادہ ملول ہو گئی

میراٹے جلدی سے اپنے کپڑے اور

مٹکے بند نہیں لے۔

راجہ۔ مسس ایگنس۔ آپ مجھے اجازت

ہتیرا۔ ایڈر ورڈ۔ دیگو۔ ایگنس دیگو

یہ کیسے خوبصورت اور شیش بہنا ہیں۔

راجہ۔ نہیں ایسے قیمتی تو نہیں ہیں۔

ہتیرا۔ واہ۔ انکے ہیرے بہت اچھے

معلوم ہوتے ہیں۔

راجہ۔ ہاں۔ گوگنڈہ کی پڑائی کان

کے ہیں۔

ہتیرا۔ اور انکی بناوٹ بھی بہت عمدہ

ہے۔ شاید پیرس یا لندن کے کسی

عمدہ کاریگر نے بنائے ہیں۔

ہتیرا۔ یہ کاریگر کہاں کا ہے۔

راجہ۔ کلکتہ کا۔

ہتیرا۔ بہت اچھا کاریگر ہے۔

لارڈ۔ (بکس ہیرا کے ماتھے سے لیکر)

بیشک۔ پیرس اور لندن کے کاریگر

سے ملادیا ہے۔

راجہ۔ جی ہاں۔ اور یہ کاریگر سودا

ہا ہے ملان کے اور کسی کا کام نہیں

لیتا۔ آپ اسوقت اس صوبہ کے تمام

یورپین صاحبوں کی جان اور مالک سے

مالک ہیں۔ مجھے امید ہے گتا پاس

ایگنس اور مس ہیرا کو اس ناچیس

ستھ کے قبول کی اجازت دینے اور

آپ کی اجازت سرجان کی غیر حاضری

میں کافی ہے۔

دین میں آنکھیں نہ پورا پہناؤں -

جواب پانے سے پہلے اُس نے

کڑ سے پہنانے کے لئے اُسکا ہاتھ

پکڑ لیا - اور ایک ہاتھ میں پہنا کے دوسرے

میں پہنا تے ہوئے - اس کے ساتھ ہی

میں اپنے دل کو بھی آپ کے اس پیار سے ہاتھ

میں دیتا ہوں - اسے ذری احتیاط سے

رکھنے گا - یہ فقرہ سن کر انگلیں کا چھوڑ

سے زرد ہو گیا - مگر کچھ کہہ نہ سکی - اسی

طرح راجہ نے گلہ بند ہی پہنا دیا - اسی وقت

پھر نقارہ اور روشن چوکی کی آواز آئی

راجہ - مہارانی صاحبہ کی سواہی آئی -

لارڈ - یقیناً ہی ہیں -

اور وہ استقبال کے لئے چلا خروار

تک جا کے مہارانی کو لئے آیا - اُس نے

آج بلا کا نکہار کیا ہے - حسب معمول

برسوت بھی انگریزی لباس زیب تن

ہے - پورے پوشاک ویسے ہی ہے -

جیسے یورپ کی شہزادیان پہن کر دعوت

اور جلسوں میں جاتی ہیں - گلا اور بازو

کبلے ہوئے چمک رہے ہیں -

مہارانی - میں نے اپنا وعدہ پورا کیا -

لارڈ - عنایت - نوازش - اب آپ ہی

میں دعوت کی ملکہ ہیں - مناسب طور

پر اہتمام کیجئے -

مہارانی - بسر و چشم -

مہارانی اور لارڈ سے یہ باتیں ہو

رہی ہیں - مس انگلیں اُسکی صورت کو بہت

حیرت سے دیکھ رہی ہے -

انگلیں - خدا خیر کرے -

تیرا - کیوں انگلیں یہ کیسی خوبصورت

ہے -

انگلیں - بہت ہی حسین اور دل فریب

ہے - اور مجھے اس کے حسن دل فریب

بہت اندیشہ ہے - اُسکی آنکھیں کیسی

خانہ بر انداز ہیں اور تبسم کیسا بلا خیز

ہے - مجھے انہیں میں کوئی مفسدہ

معلوم ہوتا ہے -

تیرا - واہ - مجھے تو اس کی آنکھیں

بہت پیار ہی معلوم ہوتی ہیں اور تبسم

ہی تبسم بہت پہلا لگتا ہے -

مہارانی - اور گپاں لگے (آہ آپ

بھی موجود ہیں - ادھر میسرے پاس

آجائے -

اور گپاں لگے یہ تو خوب کہہ کے مہارانی

کے پاس آ بیٹھا -

مہارانی - راجہ صاحب آپ جانتے ہیں

میں میں اس دعوت کی ملکہ ہوں - پھر

آپ نے میری تعظیم و تکریم میں کیوں کوتاہی

کی کی - اور مجھے الگ کیوں بیٹھے -

راتیہ۔ (مسکراتے ہوئے) معاف فرمائیے
(اسکے ماتحتوں کو بوسہ دیتے ہوئے)
میں آپکی یاد فسر مایکا منتظر تھا۔
ہمارائی۔ (راجہ کی طرف) جہک کے چپکے سے
ایٹک وہ خسر بیان نہیں پہنچی۔
ورگپال سنگھ۔ جی ہاں۔
ایڈورڈ۔ (ایگنس) تم ہمارائی کو دیکھ
کے ایسی متحیر کیوں ہو۔
ایگنس۔ کیا بتاؤں۔ کچھ خود بخود اسے
دیکھ کے میں دل بچپن ہوتا ہے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ کبھی اسکے ماتحت سے
ہمپر کوئی مصیبت آئیگی۔
تیرا۔ اہ۔ ناحق دہم کرتی ہو۔
ایگنس۔ دہم نہیں۔ میں دل خود
خود ہی کہتا ہے۔
ایڈورڈ۔ خیر بیان سے چلو کی
اور کمرہ میں بٹھیں۔ وہاں اسکی صورت
نظر نہ آئیگی۔
سیا دھڑکے چلے۔ اسی وقت
ہمارائی نے انہیں دیکھ لیا۔
ہمارائی۔ (لارڈ سے) یہ کہاں جاتے
ہیں۔ انہیں بلائیے۔
لارڈ۔ سٹر ایڈورڈ۔ مغلانی صاحب
آپ کو یاد فسر ماتی ہیں۔
ایڈورڈ فوراً ٹوٹا اور اسکو سلام

کیا۔
ہمارائی۔ (سلام کا جواب دیکر مسکراتے
ہوئے) سٹر ایڈورڈ۔ آپکے بہانی نے
مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اپنی منگیتر
سے آپکو ملاؤں گا۔ اسوقت وہ تو بیان میں
نہیں میں ابھی براہ غایت مس لگنس اور
مس ہیل سے میری تقریب ملاقات کیجئے۔
ایڈورڈ۔ بہت خوب۔ میں ہی یہ عزت
حاصل کروں گا۔
(مس ایگنس اور مس ہیل کو آگے بڑھائے)
یہ دونوں حضور میں حاضر ہیں۔
ہمارائی۔ سٹر ایڈورڈ۔ تم انہاں و ش
نازنینوں سے کہو کہ میں تمہاری اور بہن
اباجان سر جان کی دوست ہوں۔ اور ان
دونوں کو اپنی سہیل بنانا چاہتی ہوں۔
مجھے امید ہے یہ میری محبت کو قبول
کریں گی۔ (ذرا سی تاہل کر کے) ہیل۔ ایگنس
کیا پیار سے نام ہیں۔ اور صورت بھی
کیسے دل فریب ہے۔ سٹر ایڈورڈ میں
آپکی اور آپکے بہن بھائی کی انتخاب بر صا
کرتی ہوں۔ ایسے حسین نوجوان کے دل
کی مالک ایسی ہی حور طلعت و شیشہ
ہونی چاہئے۔ مس ایگنس اور مس ہیل۔
میں تم دونوں کو اس فحش جو تم نے بیان کیا
دونوں نے کھار کبلا دیتی ہوں۔ خدانے

ایک روٹ۔ رشک!۔ خوب!! یہ رشک
منہ میں نادانی۔

سیر۔ اور کیا۔

ایکس۔ بیشک۔ مگر میں مقصود ہوں
مجھے بعض طرح سے معاف رکھو میں
کیا کروں خود بخود میسر دل اسے پہنچے
کے مجھے کچھ کہتا ہے۔ اور میں
اپنے مرنے کی آرزو کرتی ہوں۔

پندرہواں باب

رنگ میں بہنگ

گورنر کی حالتشان کو ٹپی میں جو
ہمدے وہم و گمان سے کہیں
زیادہ سچی ہوتی ہے۔ ہزار ہا معوز
جہاں جمع ہیں۔ اور باقی آتے جاتے
ہیں۔ دلبر ہمارا پیپی مجلس ہوتے
کے فرائض کو بہت خوبی سے ادا کر رہی
ہے۔ یکایک نہایت خوش آئند آواز
ہارمونم وغیرہ انگریزی باجو کی ایک
طفر سے آتی ہے۔

ہمارا پیپی۔ (راجہ سے) آہ کیا اچھی آواز

ہے۔ اور تال نہ سے کسی ٹپک ہے
راجہ۔ بیشک۔

گورنر۔ یہ ساز میں نے اپنے جہانوں کے
خوش کرنے کے لیے بہت دھڑکنا یا ہے۔ اس کے
ساتھ ہی ہندوستانی ماہ جبین خورین
ناچنے کے لئے ہی موجود ہیں۔ وہ
آپ کو آپ کے دیس کا ناچ دکھائیں گی۔
ہمارا پیپی۔ کیوں نہ ہو۔ اچھا خاصہ شادمانہ
جشن ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ آپ
پور میں دیکھنے کے فائدہ میں ہی عیش
خوشی آپ کی کا ہے۔

گورنر۔ ہمارا پیپی کیا جہاں میں آپ کے
ان خیالات کا بہت ممنون ہوں۔

ہمارا پیپی۔ مگر اس شادمانہ جشنِ شجرت
کا بدلہ ہمارے تھکے واسے اپنی حیثیت کے
موافق کل ہی آپ کو دینگے۔

گورنر۔ کہاں۔

ہمارا پیپی۔ اسی شہر میں۔

گورنر۔ آہ۔ کل دو گاجی کے مندر میں

کوئی مذہبی ادا کرنے کے لئے سب

پلائی جائیگی۔ بیشک یہ جہاں ہندوستان

کی مذہبی مجالس میں بہت نامور ہے

..... (دو باتیں کرتے کرتے ایک نظر

دیکھ کر) ہیرا! یہ کیا۔ یہ ہنگامہ

کیا ہے۔ یہ سب جہاں یکایک کھڑے

آجہ - جہارانی صاحبہ - آپ جانتے ہیں -
کہ آپ ایک خوبصورت دلبرہ اور تازنین
خورتہ ہیں -

جہارانی - بیشک - اور بھگے اسپر ناز ہے -
مگر اسوقت حسابات کا موقع - مجھے اس قحط کا
آجہ - عرض کرتا ہوں - مجھے اس قحط کا
جو ایک خاص مصلحت سے کیا گیا بہت
خیال ہے - اور آپ کو میں دیکھتا ہوں یہی
خوف نہیں - گو یہ بات کسی طرح بھی ظاہر
نہ ہوگی -

جہارانی - کبھی نہیں ہرگز نہیں -
آجہ - نہیں جتنا یہ انگریز بلا کے پتے
ہیں ضرور - راجہ لگا لینگے - مجھے بہت
خوف ہے پھر میرے دل کو کہ ان مطمئن کر سکتا
ہے -

جہارانی - میں -
راجہ - واہ - اب بہت خستہ دار رہنا چاہیے
جہارانی - کیوں -

راجہ - بے اختیار کی بدولت -
جہارانی - تم اسوقت ہو کہاں ہیں کہ تم
ہوں تمہارے جو اس غائب ہیں -
راجہ - بیشک - خوف سے - اور خوف ضرور
اپنے راز کے ظاہر ہونے کا ہے -

جہارانی - مگر کس سے - صورت واقعہ سے
یا کسی خاص آدمی سے - راجہ نہیں دینی ہے

جہارانی - وہ کون ہے -
راجہ - یہی جارج مالکم - وہ بڑا مستعد
آدمی ہے - اور اس کو باپ کے قصاص
بینے کے ارادہ نے اور یہی مستعد
اور مستقل کر دیا ہے - وہ بہت خوش
مگر بگڑا - اور کوئی امر کی انتہا کو شش کو
نہ روک سکیگا - یہ نہ ٹھیک -
جہارانی - ٹھیک - مگر تم ایک ایسی بات کہو
جس کے سبب سے مجھے جارج مالکم سے
دراہمی خوف نہیں ہے -

راجہ - ہو لا نہیں - خوب یاد ہے - آپ
بہت عقلمند - چالاک - اور بڑی طاقتور
ہیں - مگر یہ انگریز ہی غضب ہی ہیں -
اور اب وہ ہوشیار بھی ہو گئے ہیں - اپنی
ٹاپو پانا مشکل ہی ہے - پھر اب آپ کیا
کر سکتے ہیں -

جہارانی - اہ - سب کچھ -
راجہ - خیر - لیکن اب بہت خبردار
رہنا چاہیے -

جہارانی - کیسی خستہ داری کل تک جانچ
سے اندیشہ کر رہی تھی کوئی وجہ نہ ملے گی -
راجہ - کل تک -

جہارانی - ہاں - بلکہ آج ہی ابھی بہت
رات ہے -
راجہ - تو آپ نے اس کے خاندان کے

تباہ ہی کرنے کی ٹھان لی ہے۔

تہارانی۔ ہاں۔

راجہ۔ اور اس قصد کے شعلہ تیز ہیں

مجھے بھی معلوم ہو سکتی ہیں؟

تہارانی۔ ضرور۔

راجہ۔ تو اب معلوم ہونی چاہئے۔

تہارانی۔ ابھی۔ میں اسی معاملہ میں

گفتگو کرنے کے لئے تمہیں اپنے ساتھ

لائی ہوں۔

راجہ۔ پھر کیا دیر ہے۔ میں متوجہ

ہوں۔ فرمائیے۔

مہارانی نے چلے چلے چلے کہا جی

اپنی تقریر ختم کر چکی راجہ نے کہا۔

آپ بڑے تیز فہم اور عقلمند ہیں۔

تہارانی۔ بیشک۔ مجھے تو اس میں کبھی

شائبہ نہیں ہوا۔ اور تم پر یہ بات

بکثرت روشن ہے۔

راجہ۔ بخوبی۔

تہارانی۔ اب مجھے تمہاری نسبت بھی

ایسا ہی خیال کر کے پورا اعتماد کرنا چاہئے

راجہ۔ اپنی طرح ہے۔

تہارانی۔ مگر تمہیں میری پیروی

ضروری ہے۔

راجہ۔ درست۔ اور مجھے عذر دیکھو

تہارانی۔ تو میں کام بن گیا۔

اس گفتگو کے بعد راجہ رخصت ہو گیا

مہارانی نے گھنٹی بجائی تو ہر ساگر حاضر ہوا

تہارانی۔ کہو۔

ساگر۔ حضور کے اقبال سے میں نے

سب حال دریافت کر لیا۔

اور جارج کا ایک صرف اس پوجی کا

تماشا دیکھنے کے لئے دھم میں پہنچا۔ اور

کالو کا لاش کو گھاس میں دبا دیکھنا

سب حال مفصل بیان کیا۔

تہارانی۔ اور اُسے دہان کون بیگیا

ساگر۔ کالو۔ اور اُسکے اور دودھ

تہارانی۔ وہ اسی گروہ کے ہیں۔

ساگر۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ اور وہ یہاں موجود ہیں۔

ساگر۔ جی ہاں حاضر ہیں۔

تہارانی۔ اچھا۔ انہیں بلاؤ۔

ساگر نے دروازہ کھولا۔ اور زور سے

تالی بجائی۔ دو ہندو جلدی جلدی

سامنے پہنچ کر ڈنڈوت کرنے کی غرض

سے جھگڑ گئے۔ پھر کھڑے خوف سے

کانپنے لگے۔

تہارانی۔ اے بہوانی کے بیٹے

کھڑے ہو جاؤ۔ اور میری طرف

متوجہ ہو۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔

دونوں ناتھ جوت کے سامنے کھڑے ہو گئے

نہیں لے سکتے یا اسی وقت کسی کے چپکے چپکے چلنے کی آہٹ آئی۔ دیال نے جلدی سے دروازہ کھولا دیا۔ اور کالو اور دیال دو چار ہو گئے۔

کالو۔ دیال۔ تم اور یہ کوٹھی۔ اور پھر اس لباس میں۔

دیال۔ ہاں۔ ہماری مالک نے مجھے یہاں تعینات کیا ہے۔

کالو۔ رہبت رنجیدہ ہو کر آہ۔

دیال۔ مگر تم کیسے آئے ہو۔

کالو۔ گورنر نے بلایا ہے۔

دیال۔ کیوں۔

کالو۔ معلوم نہیں شاید۔

خاموش ہو گیا۔

دیال۔ شاید کیا کہو۔

کالو۔ میں جانتا ہوں سر جان کے قتل کی بابت مجھ سے کچھ دریافت کرینگے۔

دیال۔ تم سے دریافت کرینگے۔ یہ

کیوں۔ تم جانتے ہی کیا ہو۔

کالو۔ کچھ نہیں۔ مگر اس رات کو میں

جارج کے ساتھ دُخمہ میں گیا تھا اور

میں نے ہی پہلے اس شخص کو جو گھانٹ

میں چھپی تھی دیکھا تھا۔

دیال۔ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا ہے

اور اس نے اُن سے چپکے چپکے کچھ باتیں شروع کیں وہ گھٹنہ تک ہی حالت رہی پھر اُس نے چلا کے کہا بڑا اچھا جاؤ سب باتیں یاد رکھنا۔ دو نو رخصت ہو گئے ہمارا پیچھی نے خود بخود چپکے سے کہا۔ ابھی رات باقی ہے۔ میں تھوڑی دیر سو رہوں گا اور اپنے آرام کر رہا ہوں چلی گئی۔ وہ سو گئی۔ اور پھر دیر بعد دن نکل آیا۔ شہر میں درگاجی کے جلسہ کی دھوم دھام شروع ہوئی۔ ٹانڈا اور بہان جمع ہونے شروع ہوئے۔ اسی حالت میں دوپہر ہو گئی۔ گورنر کی کوٹھی کے گھنٹے نے یہی بارہ بجائے۔ اسی وقت گورنر کے کتب خانہ کا دروازہ کھلا ایک آدمی جو وضع سے کوئی ہندو خدشہ کا معلوم تھا

ہے اس گمرہ میں آیا۔ اور چند کاغذات کا ایک ہتھکڑی پر رکھ دیا۔ اس شخص کو ہم

خوب پہچانتے ہیں۔ وہ وہی دن ہوئے

یہ ہلکے۔ سنیا سی۔ اور اب جگر کے ساتھ ایک

کالا بقیع اوڑھ کے ہمارا پیچھی کے حضور میں

گیا تھا۔ بس یہ وہی دیال مجھ سے۔ مگر

اب کیا یہاں آنا بہت حیرت انگیز ہے۔

وہ کاغذات میسر پر رکھ کے بڑا بڑا

خوب ڈھونڈتا ہوا تلاش کرو۔ کہیں اس

طرح پتلا لگ سکتا ہے۔ تم اگر بڑا اور ہمارا

بہید پڑ جاؤ۔ تو یہ۔ سر جان کا قصاص تم

کسی اور شخص کے سامنے یہی سے بیان ہے۔ ۹۔
کاؤ نہیں اور نہ کسی شخص سے دریا گیا۔

دیاں۔ سچ۔

کاؤ۔ مانا ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ اور تم مجھ سے کیوں پوچھتے
دیاں کے مجھ کو بتایا۔ اور سکا مانا ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔
کاؤ کو باز دینا ہوئی چیز کا کہتے ہیں۔ اور سکا مانا ہوئی چیز کا کہتے ہیں۔
چھٹے میں نظر آیا۔

دیاں۔ تم اسے جلتے ہو۔

کاؤ۔ مان۔

دیاں۔ کیا ہے۔

کاؤ۔ ہوانی مانا کی خاص علامت۔

دیاں۔ بیشک خاص علامت اور لکھن ہی میں ہوا رو
پرینائی گئی ہے تم ہاں ہی گم ہو اور اس کے کم تر
تہنہ ہی اس کا حکم مانا چلا۔ نانو یا مر جاؤ۔ جانے ہوں۔
کاؤ۔ مان خوب جانتا ہوں۔

دیاں۔ میں میں سے ایک خاص علامت اور لکھن ہی میں ہوا رو
کاؤ۔ سنا رو ٹھونک کر کہتے ہیں کہ گم گیا۔ اور یہ دیکھو اور سو گم گیا۔
وہ وہ کیا حکم ہے۔

دیاں۔ جتنا ہوں۔

کاؤ۔ جلد ہی کہہ دو۔ میں مجھے کیا کرنا ہو گا۔

دیاں۔ کچھ نہیں۔ بس تم بالکل چپ ہو رہو۔
کاؤ۔ کیا میں سمجھا نہیں۔

دیاں۔ گورنر تم کو اس کی بات چھوڑ کر کہتے ہیں کہ میں
کاؤ۔ اچھا۔ گروہ یہ ہو کہ تم جادو کرنا نہیں ہو رہے۔
نہیں دیکھی تھی۔ ۹۔

دیاں۔ راجہ لکھن ہی میں ہوا رو کہتے ہیں۔ تم اسے ہتھیں لگاتے ہو
کچھ نہیں کیا۔ گورنر اور جادو کرنا لکھن ہی میں ہوا رو کہتے ہیں۔

کاؤ۔ جی مان۔

دیاں۔ یہ اور اس حکم کو مانو گے۔

کاؤ۔ ضرور۔

دیاں۔ اچھا اور یہ یہی دیکھو مانا ہوئی چیز اور سچی چیز
اس کا حکم نہیں مانا ہوئی چیز کی ضرورت ہے۔

کاؤ۔ میں سر جویم اس حکم کی تعمیل کرو گا اور میں آہ میرے
مانا کا قیام نہ کرنا چاہتا ہوں اس طرح کا مانا والا مانا
اس حکم میں سیدھی ہو جاتا اور مانا کا حکم کہ میں چپ ہوں
خیر۔ میں اس حکم کی تعمیل کرو گا۔

دیاں۔ راجہ دیکھو میں اس حکم میں اس کے مانا
ہو گا۔ راجہ کوئی مانا ہے اس کے جلد و دلوں
کاؤ۔ پھر اس کا۔ اور دیاں اس کے ایک جلد و دلوں
دوسرے جلد و دلوں کو دیکھو اور اس کے مانا
تو راجہ آپ لاش کو ملاحظہ کر چکے۔

دیاں۔ جی حضور۔
لارڈ۔ پھر آپ نے جادو کچھ مدد دی۔
دیاں۔ جی نہیں۔ ذرا میں ہی کیا کر سکتا تھا۔

لارڈ۔ راجہ کا ہاتھ آہستہ سو دیکھو اور ہتھیں جلد
سلیخ نکالنا۔
جارج۔ میں آپ کی اس تسلی اور تسلی کا بہت ممنون ہوں۔

لارڈ۔ راجہ (اچھا) آپ کے ملاحظہ کا نتیجہ کیا ہوا۔
دیاں۔ ہمارا دوست ایک شخص ہیں جو کہ گورنر کے چھوٹی
توئی چپک و پھر پڑی۔
لارڈ۔ تو یہ تو یہ کہ میں اس کے مانا کو دیکھ رہا ہوں
دیاں۔ جی مان۔ یہ ہم بد نہیں ہوا کہ ہم کے کئی نشان و نشانی
لارڈ۔ اور اس کے متعلق کیا تھا۔
دیاں۔ میں نے نزدیک چھری تھی۔

جارج - درست - (چھری کہا کر) شاید ایسی ہوگی۔
ڈاکٹر - نہیں بلکہ یہی ہے اتنا ہی چور
زخم ہے۔ لائے۔ میں دیکھوں اور چھری
کو بغور دیکھ کے (بیشک یہی ہے خون
بھی لگا ہے اور ظالم نے اسکی نوک کو۔
زہر سے بچھا پایا ہے۔

جارج - آہ - ظالم - مگر بڑا ہی بزدل
لاؤڈ - ذرا چھری مجھے دیکھ کر چھری
کو دیکھ کے (اما اسکے دستہ پر کچھ حرکت
کنندہ ہیں - میں انہیں پڑھ سکتا ہوں
یہ ہندی ہے (اُسے پڑا کر) اس پر ہونکا
بنام لکھا ہے۔

جارج - بھوانی - آہ قتل و غارت کے
جائزہ کروائے۔
لاؤڈ - مان۔

جارج - تو صاف ظاہر ہے۔ کہ قاتل
ہندو تھے۔ کیون حضور۔

لاؤڈ - ہوشیار - تم بہت جلد اور
بہت دور پہنچ جائے ہو۔

جارج - کیا - مسٹر انگن غلط ہے۔
میں حضور دھوکا دیتا ہوں۔

لاؤڈ - نہیں میں یہ نہیں کہہ سکتا۔
جارج - پھر۔

لاؤڈ - تمہارا یہ خیال کچھ بے دلیل سا
ہے۔ ذرا سوچو صرف اس چھری کو

دیکھ کے تم قاتلوں کو ہند کیسے کہہ سکتے ہو
کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی ہندو کا کوئی ہتھیار
کسی یورپین کو مل جائے۔ یا وہ فصد
اس خون کو دوسروں پر تھوپنے کے لئے
تلاش کر کے ایسے آگے سے کام کرتے
۔۔۔ ایڈورڈ نے اپنے بھائی کو جواب
دینے کی قصبت نہ دی۔

ایڈورڈ - جیسا بھائی - انگریز یورپین
اور یہ کام - حضور کیا فائدے ہیں
آپ کبھی یہ خیال نہ کریں۔۔۔ (ذرا سی
دیر تال کر کے) کیا آپ کو میسر کہنے
کا یقین نہیں ہے۔

لاؤڈ - آہ مجھے کسی بات کا یقین نہیں ہے
میں اس معاملہ میں بالکل متحارسی
ہی طرح بدحواس ہوں۔ سوائے شبہ
اور تلاش کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔
جارج - حضور - اس سے پیشتر خود
حضور ہی فرماتے تھے کہ سبز جان
کی تیک مزاجی اور پاک نفسی نے ہر
شخص کو ان سے گردیدہ کر لیا تھا۔
سب اُنکے سچے دوست ہو گئے تھے۔
اب فرمائیے ایسی حالتیں ان کا کون
دشمن ہو سکتا ہے۔

لاؤڈ - میں اس سوال کا جواب نہیں
دے سکتا۔

تاج - مرحوم کے جسم پر سو ایک رخم کے کوئی اور نشان نہیں تھا کھڑکی جیب میں بدستور پڑی تھی۔ ریویون کے بٹوے کو بھی کسی نے ہاتھ نہ لگایا تھا۔ ان قرائین سے صاف ظاہر ہے کہ مارنے والا کوئی پجور یا ڈاکو بھی نہ تھا لارڈ - بیشک -

تاج - حضور کو معلوم ہے کہ میرے مرحوم باپ نے اپنی زندگی کو ایک خاص راز کے معلوم کرنے پر وقف کر دیا تھا لارڈ - ہاں - میں جانتا ہوں - مگر مجھے اُن کی کارروائی کی کچھ غیبی خبریں ہیں - کئی بار میں نے دریافت بھی کیا انہوں نے ٹیک جو اب نہیں دیا یہی کہتے ہیں - میں قریباً سو کامیاب ہو چکا نہیں معلوم وہ راز کیا تھا -

تاج - وہ حضور نہیں جانتے - مجھے معلوم ہے -

تاج - تم جانتے ہو -

تاج - جی ہاں - دو برس سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا جب انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ یہاں ایک گروہ نے جو تمام ہندوستان میں پسلا ہے - باہم تخت عہد کر کے انگریز قوت کو براہ کور و فکھ صم قصد کر لیا ہے - اس گروہ کی قوت بہت خطرناک ہے - اور

انکی تدبیریں بہت پوشیدہ - وہ وقتاً فوقتاً ہمارے سموٹن ہائیو کو نقصان پہنچاتے ہیں مگر انکی ضرر رساں تدبیریں کسی طرح ظاہر نہیں ہوتیں ہر ذرتیال کر کے (اب چند روز مجھے انہوں نے اشارہ بھی ذکر اپنی ایک تحریر میں کیا تھا - اور ساتھ ہی اپنی جان کے ضائع ہو جانے کا اشارہ بھی کیا تھا جب میں یہاں آیا تو میں نے اس راز کو دریافت کرنا چاہا - مجھ سے صرف یہی کہا - میں اُن راہ تو انکی خفیہ تدبیر کے پتے ہوں - مگر اتنا اُن کا کچھ ٹیکہ حال معلوم نہیں ہوا - امید ہے کہ قریباً زمین کے خاص افسر کو گرفتار کر لیا جیسی وقت سب بہید کھل جائیگا - روری ڈیر ہڈ کریم بس ان سب باتوں کو غور و خج کے یہی خیال ہوتا ہے - کہ وہ لوگ انکی کوششوں سے آگاہ ہو گئے - اور اس خیال سے کہ انکی خفیہ کارروائیاں ظاہر نہ ہوں انہیں مار ڈالا -

ڈیر ورڈ - ٹیک یہی بات ہے -

لارڈ سنگلٹن نے غصے بجائی - فوراً دیال حاضر ہوا -

لارڈ سنگلٹن - کالو حاضر ہے -

ڈیال - جی ہاں -

اسی وقت کالو اُن تنگ گلیوں میں جہاں
کالی جی کی متعدد دھوار پونے جلوس کے
سب سے سانس لینے کو بھی منہکل سے جگہ
ملتی ہے۔ اُن تینوں جھروٹے پیچھے چھپیں
جہارانی نے اُس خاص کام پر تعینات کیا
ہے۔ جارہا ہے۔ اور قیدی کے حافطہ پر
عام تماشاخیوں کے مجمع سے گھر گھر
بہت آہستہ آہستہ کوچ کر رہے ہیں۔ اس
انبوہ سے غول کے غول اُن کے سامنے سے
گزرتے ہیں۔ اور تماشاخی قیدی مظلوم
جانب کو دیکھنے کے بہت حقارت اور غصہ
ظاہر کرنے والی آواز سے نہایت زور
سے نعرہ لگاتے ہیں۔ ظلم۔ مودی قاتل
اور باپ کا قاتل۔ لعنت۔ لعنت۔
یہ آوازیں اٹھٹٹ ٹٹنی۔ اُسکے پاسیوں
اور جارج کو متروک کرتی ہیں۔ اور کالو بھی
گہرا جانت ہے۔ اُس نے ہارانی اور سنیاسی
وغیرہ کی باتیں نہیں سنی ہیں۔ مگر فراموش
سمجھ گیا ہے۔ کہ جہارانی نے جارج کے لئے
کوئی خطرناک حکم دیا ہے۔ اسی سے سنیاسی
وغیرہ کے پیچھے پیچھے جارہا ہے۔ تاکہ ان
کی کارروائی کو دیکھ سکے۔ اپنے آقا کے سچے
کوئی نہ بڑھے۔ یونہی اُن کے پیچھے جلتے جاتے
اُس نے ساگر کو دیکھا۔ کہ ہلکے قریب آگیا۔
اُسے یہ دیکھ کر بچت متروک ہوا۔ اچھے زمین

کہا:

میں نے ساگر کو بہت آدمیوں سے
سرگوشی کرتے دیکھا۔ اور ہلکے کی زبان سے
جارج مالکیم کا نام سنا۔ معلوم نہیں اب یہ
کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کس تدبیر سے انکا ارادہ
معلوم ہو۔ اسی وقت اُسکی نظر ایک شخص پر
جو گڈڑی پر سوار ہے ایک لائبریری سے باتیں
کر رہا تھا پڑ گئی۔ اُس نے دیکھتے ہی پہچان
لیا۔ کہ خرقرپوش وہی سنیاسی ہے مگر
سنیاسی نے اُسے نہیں دیکھا۔ کالو اُن
دونوں کی باتیں سننے کے لئے اُن کے قریب
پہنچ کر چپکے کھڑا ہو گیا۔

سنیاسی۔ کہو۔

دراز قد۔ سب ٹھیک ہے۔

سنیاسی۔۔۔ سبکو وقت۔ موقع۔ اور ہنگامہ

معلوم ہو گیا۔

دراز قد۔ ہاں۔

سنیاسی۔ اور اشارہ ہی بتا دیا کہ میں

بہول نہ جاؤں۔

دراز قد۔ نہیں۔

سنیاسی۔ اچھا۔ اور یہ بھی کہہ دیا۔ جب

سبھی قیدی کو لبرک گلیوں سے نکل جانے

گئے۔ تو پہلا اشارہ ہو گا۔ اُسوقت سبکو

تیار اور مستعد ہونا چاہئے۔ اور جب وہ منہر

کے پل پر پہنچیں گے تو وہ سارا اشارہ ہو گا سب

لارڈ۔ بلاؤ۔

دیاں۔ بہت خوب۔

اُسے بلا لیا خود ایک کھڑکی کے

پاس کھڑا ہو گیا۔ اور کالو کی طرف بہت

تیز نظر سے دیکھتا شروع کیا۔

یہ کیوں۔ صرف اس خیال سے شاید میری

غیبت میں کالو میری ہدایت کے خلاف

کچھ کہہ دے۔ میں سامنے موجود رہوں گا

تو کچھ نہ کہے گا۔

سترہواں باب

وہی تحقیقات

لارڈ نے کالو کو سامنے بلا کے کہا

وہ کالو۔ سر جان مالکنم تمہارے آقا۔

مالک اور مربی تھے۔ ادھون نے تمہاری

جان بچائی تھی۔ ہوسم خوب جلتے ہیں

تمہیں اُن سے بہت محبت تھی۔ یقین ہو۔

تمہیں اس قتل کی بابت جو کچھ معلوم ہو

اور جہاں تک تمہارا قیاس پہنچتا ہے صاف

صاف بیان کر دو گے۔ کالو یہ سنا کہ بہت

متردد ہوا۔ اُس نے سوچا کیا اچھا نام

اسی وقت اُس کی نظر دیاں کے چہرہ پر

جا پڑی۔ اور فوراً سب خیالات محو

ہو گئے۔

کالو۔ سکر۔ بین احسان فراموش

اور کافر نعمت نہیں ہوں۔ میں نہیں

بیچاؤں دیکھ کے بہت رو دیا۔ آہ۔ میں

بہت خوش ہوتا۔ کہ اُن کی جان کے

عوض میں مر جاتا۔

لارڈ۔ ان باتوں کو چھوڑو۔ اصل حال

بیان کرو تم کیا جانتے ہو۔

کالو۔ کچھ نہیں۔

دیاں۔ (دلمین) بہت اچھا ہوا اتفاق

سے میں یہاں پہنچ گیا۔ نہیں یہ

لڑکا صاف کہہ دیتا۔

جارج نے کالو کے دونوں بازو پکڑ لئے

اور چکر کے کہا یہ دیکھو ابا جان تم

سے بہت محبت کرتے تھے۔ وہ نہیں

سہے۔ اب میں اُنکی جگہ ہوں۔ تمہیں

اسی محبت کی نظر سے دیکھو گا۔

کالو۔ سرکار کی پردیش اور بندہ نواز

میں ہی حضور کو بڑی سرکار کے برابر

سمجھتا ہوں۔ (دلمین) کیا کروں

وہ تو اب بھی منع کر رہا ہے۔

لارڈ۔ خدا کی مرضی یہی ہے کہ ابھی

ہمارے پیارے دوست اور تمہارے

ٹھیک ہو۔ (ڈاکٹر اور ایڈرورڈ سے) آؤ۔

لارڈ۔ (دیباں سے) کہو۔ تشریف لائیں۔

مہارانی۔ فوراً گمرہ میں داخل ہوئی۔

یہ اس وقت بہت مکدر اور پریشان معلوم ہوتی ہے۔ پہول سا چہرہ کچھ مڑھایا

سایہ۔ اور متوالی مدبہری آٹھ ہوئیں

سستی اور سو آواز جی جھک رہی ہے

انھی نیز نظر میں جو آب نہایت دہیسی ہو گئی

میں فسرین سے گویا سہی دھجی ہیں۔

لارڈ استقبال کے لئے آگے بڑھا۔

اور اس کے ہاتھ پر بوسہ دیکر کس

آپ ہمارے لئے کوئی خبر بھی لا

ہیں؟

مہارانی۔ خبر۔! کس

امر کے متعلق۔

لارڈ۔ اسی جانگزا حادثہ کے متعلق۔

جس نے تمام شہر کو غمگین اور متروک کر دیا

ہے۔

مہارانی۔ اے۔ سر جان، اللہ کے قتل

کی بابت۔

لارڈ۔ جی ہاں۔

مہارانی۔ افسوس۔ بد قسمتی سے مجھے

اب تک اسکا کچھ سراغ نہیں ملا۔ میں خود

اب جان کے ظالم قاتل کا راز پوشیدہ ہی

ہے۔ اسی سے جستجو میں استعداقتیں

پیش آتی ہیں۔ اور جس وقت اُسے ہماری

کامیابی اور دشمن کی ذلت غطور ہوگی

خود بخود کوئی مہورت نکل آئیگی۔ میں

نے عہد کر لیا ہے۔ ایک سال دو سال

اور دس برس جینک اسکا سراغ نہ لگا

تو لگا آرام نہ کرونگا۔

جارج۔ حضور نے تھے ہیں لکھ و سال

مجھ سے اتنا انتظار نہیں ہو سکتا میں

جلد پتا لگاؤنگا۔

لارڈ۔ خدا راست لائے تمہاری

مدد کرے۔

جارج۔ ضرور مدد کریگا۔ وہ متصفا

ہے۔ خوب جانتا ہے کہ چہا ہر ایسا مقصود

مارا گیا۔ اور ہم قصاص کا دعوئے

ٹھیک کرتے ہیں۔

خیال نہ سامنے آکر حضور مہارانی

لچھی نے سلام کہا ہے۔ اور آپ سے

رہنما چاہتی ہیں۔

لارڈ۔ مہارانی صاحبہ شاید اس قتل کا

کچھ سراغ لیکر آئی ہیں جارج وغیرہ

سے (آپ سب صاحب ذری تکلیف

کیجئے۔ دوسرے مکرہ میں جا بیٹھئے۔

جارج۔ بہتر خدا کرے آپ کا خیال

یہی پوچھنا چاہتی ہتی۔ آپ کو کچھ پتا
رہا۔

لارڈ۔ جی نہیں۔
جہازانی۔ تو آپ کا پولسٹن بالکل غافل
اور نکمہ۔

لارڈ۔ بیشک۔ کچھ عجیب حال ہے جس قدر
کوشش کی جاتی ہے۔ بیسودا در بے نتیجہ
ہی ہوتی ہے۔ کسی طرح کچھ بھی دریافت
نہیں ہوتا۔

جہازانی۔ افسوس۔ سر جان مالکھم کے
اخلاص پر نظر نہ کر کے مجھے ہی خیال ہے
کہ میں ہی اس امر میں کچھ کوشش کروں
ہے۔ پچاراسر جان مفت مارا گیا۔
بڑی خوبیوں کا آدمی نہ تھا۔ مجھے تو اب تک
پتہ ہے۔

لارڈ۔ درست۔ بڑا پانفس اور ہر دل
عزیز افسر نہ تھا۔ خدا ہمیں اس کا قصاص
لیئے میں کامیاب کرنے۔

جہازانی۔ خدا کرے وہ مجھے اس ملک
میں کچھ اختیار اور اقتدار حاصل ہے
اگر اس معاملہ میں اس سے کچھ کام نکل
سکے تو آپ حکم دیں۔

لارڈ۔ میں آپ کی عنایت کا شکر گزار
ہوں۔

جہازانی۔ آپ مجھے اپنا خلیفہ خواہ دوست

جانتے ہیں۔ اور ہر ایک معاملہ میں مجھے
پورا اعتماد کرتے ہیں۔

لارڈ۔ بیشک۔ براہ عنایت اس معاملہ
میں بھی ہماری مدد کیجئے۔ اس قاتل کا
سہراغ لگا لینا۔ بہت ہی نیک کام
ہے۔

جہازانی۔ میں ضرور جستجو کرونگی میری
نصف جاگیدا اس قاتل کے سہراغ
لگانے میں کام آجائے تو بھی مجھے دریغ
نہیں ہے۔ اور نہ ہوگا۔ بلکہ بخوشی اسے
صف کر دوں گی۔ آفت کیسی اندیشہ ناک
بات ہے۔ اگر یہ ظالم گرفتار نہوئے۔

یوہنی چوری چوری شکار کیلئے رہینگے
ویال۔ بیشک۔ (لارڈ سے) حضور۔ چرا
ورگپال سنگھ حاضری کی اجازت
چاہتے ہیں۔

جہازانی۔ اور لارڈ۔ (بالافتتاح)
راج صاحب۔

لارڈ۔ اوہ نہیں انتظار کی تکلیف
نہ دو۔ جلد ہی بلاؤ۔

جہازانی۔ جی ہاں۔ اور میں رادھتے ہوئے
جاتی ہوں۔

لارڈ۔ ایسی جلد سے۔
جہازانی۔ جی ہاں۔

لارڈ۔ کیوں۔

تہا دانی۔ شاید راجہ صاحب آپ سے کسی
اور میں کچھ خوشیدہ طور سے گفتگو کرنا ہو۔
تو میں ناحق آپ کی محفل کیوں ہوں۔
اسی وقت راجہ کمرہ میں پہنچ گیا۔
راجہ۔ (جہارانی سے) میں! کہاں ملو رہا
کیوں۔ تشہیف رکھتے۔ آپ محفل پہنچ گئی۔
رگورنر سے تسلیم عرض۔ میں اس وقت
جو کچھ آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔
اُسے جہارانی صاحبہ ہی سن سکتی ہیں۔
میسری اس نے عا سے ایسٹ انڈیا کمپنی
کے ہر ایک خیسہ خواہ دوست کو یقیناً محفل
دلچسپی ہوگی۔ اور میں جہارانی صاحبہ کو
اُن سب دوستوں کا سردار جانتا ہوں
یہ کہہ کے خاموش ہو گیا۔ اور اُس کے
بشرہ سے اودا اسی ٹیکو لگی۔
تہارانی۔ یا اللہ خیسہ! آپ کی طرز تقریر
مجھے پریشان کر دیا۔ آخر بات کیا ہے۔
آپ میسرے سامنے گورنر صاحب سے
کیا کہا چاہتے۔
لارڈ۔ مان فرمائیے۔ آپ ہم سے کیا کہا
چاہتے ہیں۔ اُس کے بشرہ کو دیکھ کے
میسرے نزدیک کوئی اندیشہ ناک بات
-۴-
راجہ۔ خطرناک! بیشک!!
لارڈ۔ کہہ کہتے ہی۔

راجہ۔ سر جان مالک ہم۔
ابھی راجہ کی زبان سے یہی لفظ ادا
ہوئے تھے کہ جہارانی کے ہونٹوں
پر تبسم کے آثار ظاہر ہوئے۔ اودا صرہ
دو نو بھائی اور ڈاکٹر دو سکر کمرہ میں
دروازہ کے پاس جہارانی اور راجہ کے
قصر میں ہی چھپ کر کھڑے ہو گئے۔
لارڈ۔ سر جان کے قاتل کو آپ جانتے
ہیں۔
تہارانی۔ (بہت ہی تعجب انگیز لہجے سے)
تم نے اُسکا سراغ لگا لیا۔
راجہ۔ مان۔
تہارانی۔ (خوشی ظاہر کرنے والے
لہجے سے) بتاؤ جلد ہی بتاؤ۔
لارڈ۔ مان جلد ہی بتائیے۔ کون ہے۔
راجہ۔ (نہر بچا کر کے) مظلوم مقتول کا
بیٹا۔ جارج مالک ہم۔
یہ سننے ہی جارج اور ایڈورڈ نے زور
سے چیخ ماری۔ اور دونوں اسی کمرہ میں
ڈاکٹر بھی اُنکے ساتھ وہیں پہنچا۔
تہارانی۔ میں! جارج مالک ہم۔
گورنر۔ آپ کیا کہتے ہیں۔
جارج۔ میں اور اپنے باپ کا قاتل۔
ایڈورڈ۔ آپ کا خیال غلط ہے۔
گورنر۔ بیشک۔

ڈاکٹر۔ ایسا کہنا درست۔ بڑی غلطی ہے
جہارانی۔ راجہ صاحب آپ استوت کہا
ہیں۔ اور کچھ معلوم نہیں ہے آپ کیا
کر رہے ہیں۔

راجہ نے جواب دینا چاہا۔ مگر حاج
نے اسے قصہ زدہ سی۔

حاج۔ جناب گورنر صاحب۔ جہارانی
صاحب میسر ہی داخلت کو معاف
فرمائیے گا۔ راجہ صاحب مجھے مجرم قرار
دیتے ہیں۔ آپ صرف مجھے ان سے

گفتگو کرنے کی اجازت دیں۔ راجہ صاحب
آپ بیٹھے رہیے۔ ذکر کسی سے اٹھکر اور
میں مجسم ہوں مجھے کھڑا ہونا چاہیے
(ایک کرسی راجہ کی طرف بڑھا کر) بیٹھ
جائیے۔

راجہ بیٹھ گیا۔

ایڈورڈ۔ اب کہتے آپ کیا کہتے ہیں۔

حاج۔ چپ بھی رہو۔ میں پہلے ہی کہہ
چکا ہوں۔ میں مجسم قرار دیا گیا ہوں
تو مجھی کو جواب دہی کرنا چاہیے۔

جہارانی۔ تو یہ تو یہ۔ تم نہیں ہو سکتے ہیں
ہرگز اس بات کا یقین نہیں ہے۔

حاج۔ آپ کی عنایت و ازمش (راجہ صاحب)

آپ ایک معزز اور دھی مرتبہ شاہزادہ ہیں
مگر چونکہ ایشیا کے ہیں آپ کے وہ نہیں

وہی شانہ خیا لان بے ہوئے ہیں مذوری
خوڑ کیجئے۔ اور نظر انصاف سے دیکھئے
تو دنیا کی تاریخ میں سوار شاہزادوں کے
جنہیں وقت سے پہلے یا بے استحقاق
تحت و تاج حاصل کرنے کی آرزو۔

نہیں تو یہ بھی طمع ہوتی ہے اپنے باپ
کے مارنے والے بہت کم نظر آئیں گے۔
اور یہ چرچا ہے کہ میں شاہزادہ نہیں
میں (باپ ایک غریب آدمی سرکاری
ملازم تھا۔ پھر اس قتل نامی کی کیا وجہ
ہو سکتی ہے۔

جہارانی۔ درست۔ ناحق انہیں یہ خیال
پیدا ہوا۔ ہم سب کو مفت پریشان کیا۔

حاج۔ نہیں۔ ناحق نہیں۔ راجہ صاحب
انکے دوست اور بچے ہمدرد ہیں۔ ان کے

دلے لگی ہوئی ہے۔ کسی طرح قاتل کا
سراغ بچائے۔ اور اس سے قصاص

لیا جائے۔ اسی سے انہوں نے بہت
کوشش کی۔ اور ابھی جلد یا پتا ہی

لگا لیا۔

راجہ۔ بیشک۔ وہ میرے دوست
تھے۔ اور مجھے ان کے قصاص کا

بہت خیال ہے۔

حاج۔ صرف اچھی دوستی آپ کو مجرم کی
تلاش کرنے اور اسے سزا دینے کی کوئی

کرنے کی حرکت ہے۔

راجہ - نہیں۔ اس کے سوا میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو میسر ہی چکی ہمدردی اور خیر خواہی کا ایک ادب ثبوت ملے۔

جارج - اور یہ ثبوت میسر مجرم قزاق دینے ہے۔

راجہ - خوب! مجھے آپ سے عداوت نہیں ہے۔ بلکہ میں ایک مجرم کو انگریزی اوصاف کے حوالہ کرتا ہوں۔

جارج - اور وہ مجرم میں ہوں۔

راجہ - بیشک سہمی ہو۔

جارج - آپ کو خوب یقین ہے۔

راجہ - یقین! - خوب - میسر پاسکلی

ثبوت ہے۔

ایڈورڈ - ڈاکٹر - مہارانی - جارج -

بالا اتفاق! ثبوت! -

ایڈورڈ - رچلہ کے بہائیجان -

بہائیجان - خدا کے لئے اپنے آپ کو بچاؤ۔

جارج - ایڈورڈ کا ناخن پکڑ کے! میں

گھبراؤ نہیں۔ تمہیں ابا جان کے پاک

روح کی قسم ذرا سی چپ رہو۔ (راجہ سے)

آپ کے پاس ثبوت ہے۔ غالباً گواہ ہونگے۔

راجہ - (خوشی ظاہر کرنے والے لہجہ سے)

بیشک - گواہ ہیں۔

مہارانی - ہیں! گواہ! کبھی نہیں!!!۔

جارج پر بالکل تہمت ہے۔ (راجہ یاد رکھو تمہارے گواہ جھوٹے ثابت ہونگے بتاؤ اس وقت تم اپنے بچاؤ کی کیا فکر کرو گے۔

راجہ - نہیں جیسا۔ وہ جھوٹے نہیں ہیں۔ اور نہ انہیں جارج سے عداوت ہے انہوں نے دیکھا ہے۔ اور جارج کو خوب

پہچانتے ہیں۔

جارج - وہ جھوٹے نہ ہوں۔ مگر یہ ہو سکتا ہے

کہ کسی دشمن نے انہیں سکھایا پڑھایا ہو۔

راجہ یہ منکر جوش میں آ کے کھڑا ہو گیا۔

اور کسی قدر جہلا کے کہا: کسی دشمن نے

سکھایا ہوا۔

جارج - (بطرز طنز) بگڑائے نہیں بیٹھ

جائیے۔ خدا نکرے میں آپ کو گواہوں کی

تعلیم کا الزام نہیں دیتا۔ ایک قیاسی

بات کہتا ہوں۔

مہارانی - اور تمہارا قیاس صحیح ہے۔

اور یقین ہے تمہارے جج کے سوالات

انہیں جھوٹا ثابت کر دینگے۔

جارج نے مہارانی کو شکریہ کا سلام کیا۔

اور اس نے اسے جواب دیکر راجہ کو بطریقاً

طنز سلام کیا۔

راجہ - آپ مجھے کیوں ملاست کرتے ہیں

مہارانی - اس لئے کہ تم جارج کو ناخانی الزام

پر یقین ہو گیا کہ مجرم ۔۔۔
 راجہ ۔۔۔ مسیہ نام راجہ درگپال سنگھ ہے
 مسیہ کے دعوے کے خلاف ثابت ہو گیا
 تو میں اپنی تمام ریاست سے دست بردار
 ہو جاؤں ۔ اور یہ خوبا کہی کیسے یقین
 ہو گیا ۔ میں ایک معزز رئیس ہوں ہزار ہا
 آدمی مسیہ کے محکوم ہیں و رات دن جو
 کچھ اس ضلع میں بلکہ اس صوبہ میں
 ہوتا ہے ۔ اُسکی وقتاً فوقتاً مجھے خبر ملتی رہتی
 ہے ۔

جارج ۔ درست ۔ تو آپ ہر بانی فرما کے
 ہمارے انگریز می پولس کو اس امر کی
 اطلاع دیجئے اور اُنکے افسرینکے اس
 کی تحقیقات کرا دیجئے ۔

راجہ ۔ ہین ! آپ یہ کیا کہتے ہیں ۔
 میں راجہ درگپال سنگھ ہوں ۔ خوبیا
 رکھئے ۔ آپ مجھ سے باتیں کر رہے ہیں ۔
 جارج ۔ جی ہاں یاد ہے ۔ اور آپ ایسا
 کے دوست ہی ہیں ۔

راجہ ۔ بیشک ۔
 جارج ۔ وہ بعض وجوہ سے ڈاکوؤں کے
 ایک خوفناک گروہ کی جنون نے ایسا
 کمپنی کی قوت کو مٹا دینے کا طیارا اٹھایا
 ہے یقیناً اور تلاش کے درپے تھے
 اور اس کی بابت کچھ دریافت ہی کر لیا تھا

اگلتے ہو ۔ خیال کرو ۔ سر جان مالک ہم کیسا
 پاک نفس ۔ نیک خیال آدمی تھا ۔ اُس کا
 بیٹا ایسا بد ذات اور موذی کیسے ہو سکتا
 ہے ۔

جارج ۔ میں آپکی اس رائے کا بہت ممنون
 ہوں ۔ رٹنڈ ہی سانس لیکن اے خدا
 مجھے اس تہمت سے بچا ۔ تو ہی میرا اور
 و محافظ ہے ۔ راجہ سے ہمیں
 مجرم ہونے کی وجوہ بیان دیجئے ۔

راجہ ۔ وجوہ کیسے ۔ نہ میں جانتا ہوں
 اور نہ کہیں معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔
 ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہر انسان کا دل
 اکثر اوقات کسی خاص سبب سے اُس سے
 ایسے کام کر کے چھوڑتا ہے ۔ جو بہت ہی
 خطرناک اور حد درجہ بزدانہ اور ذلیلانہ
 والے ہوتے ہیں ۔ ایسے جانے کے عہدہ
 اور اُسکے مال و دولت کے ناجائز طمع نے
 اُسکے ظالم قاتل کو اس عبرتناک اور درد انگیز
 قتل پر مجبور کیا ۔ میں نے اس مجرم کو
 تلاش کر لیا ہے ۔ مگر افسوس ہے میں
 محسوس نہیں ہوں ۔ کہ اُسے سزا دے
 سکوں ۔ جسے مجرم ہوں ۔ ۔

جارج ۔ (جلدی سے) آپ کی اس تلاش
 میں میں قائل ہوں ۔ مگر مجھے چند باتیں
 کرنے کی اجازت دیجئے ۔ آپ کو کیا کڑا سزا

اٹھارواں باب

وہی جستجو

یہ سنتے ہی مہارانی نے تھوڑی دیر میں
ہو کر کہا۔ یہ کیا فضول کج کجھی ہے۔
اس سے حاصل نہ تم دو نو پچھے ہو۔ کجی
طرح اس لفظی بحث کو ختم بھی کرو۔ میرے
سر پھر گیا۔ راجہ صاحب۔ آپ گواہ بنا
تھے۔

راجہ۔ جی ہاں۔
لاڑی۔ ہاں۔ ابھی آپ نے کہا تھا۔
راجہ۔ جی ہاں۔ اور اب بھی کہتا
ہوں۔

مہارانی۔ کیا۔
راجہ۔ گواہ ہیں۔
مہارانی۔ کہاں۔
راجہ۔ یہیں موجود ہیں۔
مہارانی۔ یہیں۔
راجہ۔ جی ہاں۔

جارج۔ راجہ صاحب۔ ابھی سے ان کو کہیں
حاضر ہیں۔ پھر کیا ہے۔ نہیں بلایے

آپ سے کبھی اس معاملہ میں کچھ گفتگو ہوئی
راجہ۔ کبھی نہیں۔
جارج۔ مگر آپ سب کو جانتے ہیں۔
راجہ۔ نہیں میں نہیں جانتا۔
جارج۔ نسبی۔ اب تو آپ نے یہ بان میں ہی
ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ انکا قاتل شاید
انہیں غارت گردوں کے گروہ سے کوئی ہو
اور قاتل کا سبب محض اپنے راز کا چھپنا
سمجھا گیا ہو۔

راجہ۔ نہیں ہرگز نہیں۔ میں نہیں
محسوس جانتا ہوں۔ تو یہ خیال کیسے ہو
سکتا ہے۔

جارج۔ ٹھیک اور یقین ہے آپ کو اس
امر کے وجود ہی سے بھی انکار ہوگا۔
راجہ۔ رکھو رکھو ہو کر ادا آپ مجھ سے
یہ سوال کرتے ہیں۔

جارج۔ جی ہاں۔ خدائے فضل سے آپ ہی
ہے۔
راجہ۔ نتیجہ۔

جارج۔ راجہ صاحب۔ اس وقت
میرے ہی آبرو اور جان دو نو خطرناک
حالت میں ہیں۔ میں انہیں بچانا چاہتا
ہوں۔

راجہ۔ بہتر۔ کوشش کیجئے۔

ہسم تو اُنکے متبصر ہیں۔

ہمارانی جلدی ہو تو دیر پھر کیا ہے۔ یہی جو مجرم ہوگا۔ آپہی ظاہر ہو جائیگا۔ مگر یاد رہے۔ میں ہمارانی ہوں۔ اور اس باب میں میرا بھی کچھ حق ہے۔ مجھے کچھ معاملات میں بذل دینے کا پورا حق حاصل ہے۔ میں مجرم کو بے رور عایت سزا دینگے۔

راجہ۔ (گورنر سے) حضور! وہ ہیں طلب کرتے ہیں۔
لارڈ نے دیال کو بلا کے کہا انہیں طلب کرو۔

جارج۔ (دو مین) عجیب بات ہے ایک مجھے الزام دیتا ہے۔ مجرم بناتا ہے اور دوسرا بری کرنا چاہتا ہے۔ یہ کیا راسی وقت دیال ہندوؤں کو لیسکر اندر آیا۔ جارج نے انہیں پہچان لیا۔ وہی دونو کالو کے دوست ہیں جو اُس کے ساتھ دُخمہ میں گئے تھے۔

جارج۔ اچھا۔ یہ تو میرے ساتھ ہی تھے ران دونو سے تم دونو اس دن میرے گھر سے میرے ساتھ ہی گئے تھے۔ جو کچھ گزرا ہے۔ تم خوب جانتے ہو جس طرح ہسم سب دُخمہ میں پہنچے۔ اور جس صورت سے ایک لاش گما لسن کے اندر

برآمد ہوئی تھی۔ اور میں نے اُسے پہچانا۔ تمہیں سب معلوم ہے۔ صاف صاف بیان کر دو۔ یہاں بھیجیہ الزام لگاتا جاتا ہے۔ کہ میں نے ہی خون کیا۔ اپنے پیٹ سے ناپا کو میں نے ہی مارا ہے۔ میں اپنے ایمان دھرم کی قسم سچ سچ کہہ دو۔ ہمارانی۔ مان۔ صاف صاف کہہ دو۔ تمہارے بیان سے جارج کی بیگناہی اور راجہ کی دروغ گوئی سب پر کھل جائیگی۔

لارڈ۔ جلدی بیان کرو۔ مگر اپنے ایمان دھرم سے سچ سچ ایک لفظ بھی جھوٹ نہو۔ اچھا قسم کہاؤ کہ ہسم سچ سچ بیان کرینگے۔

ایک گواہ۔ میں سوامی شیو اور ناتا ہواشی کے چہرہ نون کی قسم کہتا ہوں۔
لارڈ۔ (دوسرے سے) اور تم۔

دوسرا گواہ۔ میں دشن جی ہمارا جی دیو جی کے چہرہ نون کی قسم کہتا ہوں۔
لارڈ۔ اچھا اب ہسم تمہارا بیان سنئے

میں۔ (پہلے سے) پہلے تم نے حلف لیا ہے۔ تم ہی پہلے بیان ہی کرو۔ گواہ۔ جس رات کا یہ واقعہ ہے اُجی کی شام کو یہ شخص جو آپنے آپ کو خارج مالک ہم کہتا ہے نہا سے متبرک اور تقدس جگہ میں جسے آپا ہاتھیوں کا دُخمہ کہتے ہیں

تھے ایک چھڑی جو دستہ تک رحم کے اندر
تھی نکال رہا ہے۔

ایڈرورٹ۔ ہائے ہائے۔ ایا کیا ہوگا۔
مڑے پر ہاتھ رکھکے روتے لگا۔

جارج۔ جس چھڑی سے سپر ایڈرورٹ مارا گیا
ہے۔ وہ ہندوستانی چھڑی تھی جسے
بھجالی کہتے ہیں۔ تم اسے پہچانتے

ہو۔

گواہ۔ مان بھجالی تھی۔ بھجالی بنارس
ہیں ہزاروں لے سکتی ہیں۔ ہم وہی چھڑی
منتہار سی کر میں جانے وقت دیکھی تھی۔

لارڈ۔ مگر اسپر ہندی میں بہوانی کا
نام لہا ہے۔

گواہ۔ کیا ہوا۔ اکثر چھڑیوں پر ہوتا
ہے۔ میں خوب یاد ہی ہوں ایک بھجالی
اس کی کمر میں جانے وقت دیکھی تھی۔

وہ سامنے آئے تو ہم پہچان لیں۔
جارج۔ ائی۔ ائی۔ ائی۔ ائی۔ جھوٹ۔ جھوٹ۔
سراسر جھوٹ۔ یہ بد ذات بڑے جھوٹے
ہیں۔

راجہ۔ کیوں۔ (لارڈ سے) حضور
انہیں ہم جھوٹا۔ کیسے کہہ سکتے ہیں۔
جہارانی۔ انکا بیان سن لیجئے۔ مگر اسپر
اعتبار نہ کیجئے۔

راجہ۔ خوب! کیوں۔ انہوں نے تو

جانے کو مستعد ہوا۔ ہم سے یہ آرزو کی۔
ہم نے اسکی بہت مت و خوشامدی مگر اس
نے ایک نہ سنی۔

جارج۔ جھوٹا۔ رچکے سے بذات۔
دوسرا۔ ہمنے اسے۔ اٹھ جانے سے
انکار کیا۔

لارڈ۔ کیوں۔

دوسرا گواہ۔ وہاں ہمارے شیوجی کی موت
رکھی ہے۔ اس کے پاس کوئی آدمی نہیں
جاسکتا۔ شیوجی نے ہمیں یہی حکم دیا ہے
جارج۔ یا اللہ خیر۔ تو بہ تو بہ۔ اتنا جھوٹ
لارڈ سے) حضور! انکی نہ سین۔ یہ بالکل
جھوٹے ہیں۔

لارڈ۔ چپ رہو۔ انہیں کہنے دو۔ تم
اپنے وقت پر جو کچھ چاہنا کہہ لینا۔

گواہ۔ ہم یہاں سے اس کے ساتھ گئے۔
مگر غم میں یہ تنہا گیا۔ اس کے جانے کے
تھوڑی دیر بعد یکایک ایک چیخ کی آواز
آئی۔

جارج۔ یہ سنتے ہی زرد ہو گیا۔ اور چلا
اٹھا۔ الہی خیر۔

گواہ۔ ہم اس آواز کو سنکر دوڑے
وہاں جا کر دیکھا۔ ایک آدمی بے حس و حرکت
پڑا ہے۔ مگر اس کی سانس کچھ کچھ چل
رہی ہے۔ اور یہ جارج مالکم اس کے سینہ

اور ڈاکٹر ہی سجدہ متروک اور متعجب نظر آنے لگا۔ مگر گورنر نے اپنے آپ کو بہت مشکل سے بدستور اسی حالت پر قائم رکھا۔ جارج و رائے ڈبڈبائے ہوئے آنسو کر کے بھیا تم جیسے سوال کو نہیں سمجھ یا تمہیں مہمل لگیا۔ ہوش میں آؤ۔ خوب سوچ کے جواب دو۔ دھمہ میں تم جیسے ساتھ گئے تھے۔

کالویر سنکر پڑے پڑے آنسو بہانے لگا۔ اور اُس نے چاہا کہ بیچ سچ کھدے مگر بہوانی کے حکم نے اُسے مجبور کر دیا۔

کالو۔ (رو رہے ہوئے) نہیں۔ دھمہ میں آپا نہہا گئے تھے۔

ایڈرورڈ۔ بہا نیجان۔ یہ کیا غضب جو یہ سب تو آپا ہی کو مجرم بتاتے ہیں۔

جہارانی۔ سخت حیرت ہے۔ عجیب تعجب انگیز اور ناگفتنی معاملہ ہے۔

جارج۔ رجہارانی کی طرف تیز نظر نہ دیکھ کے نہیں جواب۔

لارڈ۔ جارج بالکل تم اپنی صفائی کے لئے کیا ثبوت پیش کر سکتے ہو۔

جارج۔ کچھ نہیں۔

لارڈ۔ کچھ تو کہو۔

جارج۔ مہنا بعلی میں اسوقت ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا۔

اپنے عقائد کے موافق قسم کھاتی ہے۔
تہارانی۔ آؤ۔ کہا یا کرین۔ انہیں کے بیان پر فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ کالو کا اظہار بھی ہونا چاہئے۔ اُسکے بیان سے اُنکے اظہار کی تائید ہوئی۔ تو خیر در نہ تمہارے دروغ گوئی ثابت ہو جائیگی۔

جارج۔ درست۔ کالو سے دریافت کیجئے وہ بیچ سچ کہہ دیگا۔ وہ ایک منٹ مجھ سے الگ نہیں ہوا۔ اور اسی نے پہلے راش کو دیکھا تھا۔

لارڈ۔ اچھا اُسے بلاؤ۔

دیال۔ راجے سامنے لا کر یہ حاضر ہے۔ (کالو کے کان میں) بہوانی کا حکم

یاد رکھو۔ یاد ہے۔ خاموشی یا موت۔

ایڈرورڈ۔ عجیب بیچ پڑ گیا ہے۔ دیکھئے کیا ہو۔ اب میں کس بات پر یقین کروں۔

خسیر کالو کا اظہار بھی سُن لو۔

جارج۔ کالو۔ تم نے جو کچھ دیکھا ہے صاف بیان کرو۔ اور مجھے بجاؤ۔ تم میرے ساتھ دھمہ میں گئے تھے نہ۔

کالو نے سر نیچا کر لیا اور دیر کے بعد ہٹ دھرمی آواز سے کہا: "نہیں"۔

تہارانی۔ میں! کیا!!۔ تم بھی جارج کو الزام دیتے ہو۔

دھمہ میں ت اور تم کی تصویر تیکیا۔

لارڈ - راجہ کی طرف دیکھ کے آپ کی خدمت سے یہ مشکل امر یوں جلد ہی سے طے ہو گیا۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ راجہ - میں آپ کا تیار مند ہوں۔ اس پر کمبیا منحصر ہے۔ جب کبھی انگلستان کو کسی امر میں میری مدد کی ضرورت ہوگی آپ مجھے مستعد پائیں گے۔ لارڈ - درست۔ ہمیں آپ سے یہی امید ہے۔

تمہاری - (جارج سے) ہائے مسٹر جارج میں تمہیں بہت اچھا اور نیک چہرہ بتاتی تھی۔ اس وقت تمہاری جانب داری تھی۔ ہائے تمہیں بھی یہی شہر مندہ کیا۔ جارج نے تمہاری کیفیت پر بہت باہوسانہ طور سے دیکھا۔ اور جب ہو رہا۔ اسی وقت دروازہ کھلا۔ اور ڈلی چند سپاہیوں کے ساتھ کمرہ میں داخل ہوا۔ ڈلی - رفوچی طیفیسر سے سلام کہہ کر میں حضور کے حکم سے حاضر ہوا ہوں۔ کیا ارشاد ہے۔ لارڈ - لفٹنٹ ڈلی - جارج مالک تمہارا قیدی ہے۔

نوجوان انسریہ سنکر بہت متحیر ہوا۔ مگر بندگی بیچارگی کچھ کہہ نہ سکا۔ لارڈ - تم اسے قلعہ میں لیجاؤ۔ وہ میں

لارڈ - اچھا۔ اور اس نے گھنٹی بجائی۔ دیال فوراً حاضر ہوا۔ دیال - حکم۔ لارڈ - لفٹنٹ ڈلی کو حکم دو کہ قیدی کی حراست کے لئے سپاہی لیکر فوراً حاضر ہو۔ دیال - بہت خوب۔

وہ باہر چلا گیا اور ایڈرورڈ نے چلا کے کہا۔ آہ۔ ڈلی - سپاہی ساور قیدی۔ (رگورن سے) جناب عالی کیا آپ کو خوب یاد ہیں۔ کہ بہانچیان ہی مجرم ہیں۔ لارڈ - چپ رہو۔ ایڈرورڈ - ہائے ہائے۔ یہ اندھیر۔ لارڈ - (راجہ سے) میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ آپ نے ہمیں بہت مدد دی۔ سوڈی فائل کا سرائع ایسی جلد ہی لکھایا۔

آئی آف - یہ غضب۔ اب میں اسے بہت جلد انگریزی انصاف کے سپرد کروں گا۔ تمہاری - مسکراتے ہوئے انگریزی انصاف - حضرات یہ ہمارا ہی انصاف تھا۔ جس نے ایسی جلدی مجرم کو ڈنڈہ لکھا۔ مگر مجھے بہت افسوس ہے۔ آف - غضب۔ جارج اور یہ بائین ہائے ہائے۔

ایسوان باب

راجہ اوزہارانی

سیڑھیوں سے اتر کر دروازہ کے قریب ہی راجہ اور جہارانی کو تین آدمی چکر چھوڑ کر سیاہی کی خوشی کے اثر سے چک رہے تھے۔ اے۔ یہ تینوں ہلکے اور ساگر۔ اور سیاہی میں۔ جہارانی نے چپکے سے ساگر کے کان میں کچھ کہا۔ اور ہلکے اور سیاہی کو بھی کچھ ہدایت کی تینوں مسکرا اٹھے۔ اُنکے چھوڑے ہوئے زیادہ چک رہے تھے۔ اور باہم سلام کر کے تینوں مختلف سمت روانہ ہوئے۔ جہارانی اور راجہ دونوں گاڑی میں جو ویرے راہی منتظر رہی بیٹھ گئے۔ جہارانی۔ آج بچے بڑا کام کیا۔ مجھے تم سے یہ امید نہ تھی۔ درگپال سنگھ۔ اور آپ نے کیا کام کیا۔ آپ بھی تو میری شریک تھیں۔ جہارانی۔ ہنسی۔ مگر مجھے تمہاری اس خبر نے بہت متحیر کیا۔

میں رکھو۔
مڈلی۔ بہت خوب۔
ٹارڈ۔ دیکھو بہت ہوشیار رہنا۔
مڈلی۔ بہت اچھا۔
جہارانی۔ اُف۔ مجھے تو اس قدر تناک واقعہ نے بدحواس کر دیا۔ مگر ہنسیا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ راجہ صاحب تم میرے ساتھ چلو۔
راجہ۔ بہتر۔
جارج نے گورنر کو سلام کیا۔ جہارانی اور راجہ کو فخر کی نظروں سے دیکھتا ہوا اُنکے سامنے سے گزر کر سپاہیوں کے حلقہ میں کھڑا ہو گیا۔ اور جس طرح کوئی فوجی اپنے سپاہیوں کو حکم دیتا ہے بہت میری اور دباغت سے اُن سے کہا جڑ ہو باپو آگے بڑھو۔ سپاہیوں نے اُسے اپنے حلقہ میں لے لیا۔ فوراً سب اس کمرے چلے گئے۔ ایڈروورڈ۔ اور ڈاکٹر بھی جارج کے ساتھ چلے۔ مگر گورنر نے انہیں منع کیا۔
ٹارڈ۔ ایڈروورڈ اور ڈاکٹر نے مہر و پھر و۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ وہ دونوں وہیں پھر گئے۔

راجہ - بدتمیزی ہے وہ میسر سنگ
راہ نہا -

جہارانی - میں تمہیں سمجھی - سنگ راہ
کیسیا میسر ہی سمجھ میں نہیں آتا -

راجہ اور جارج میں ذاتی عداوت کا
سبب کیا ہو سکتا ہے -

راجہ - انجینس کا سنگیڑ ہے نہ -
جہارانی - پھر تمہیں کیا -

راجہ - آہ - مجھے اس سے محبت ہے -
تمہیں تو یہ میں افسوس کرتا ہوں -

جہارانی - ہین ! تم افسوس فرمائیے ہو -
راجہ - جی مان - اور افسوس تو بلو پانے کے

سوا اسکے کہ میں اسے اپنی بیوی بنا لوں
اور کیا صورت ہے -

جہارانی - بالکل نادانی ہے -
راجہ - میں بخیر جانتا ہوں - مگر جہارانی

کسی کا دل کسی پر صلاح و مشورہ کر کے
اور نیک و بد کو جانچ کے نہیں آتا -

جہارانی - اپنے دل میں آہ - اسی
ایکشن نے جارج کا دل میرے پاس سے

چورالیا - اب اور آفتن ڈالیا جانتی ہو
رنا جواز راجہ درگپا سنگھ - میں سمجھتی

بیشک تمہیں اس سے عداوت کرنے کا
حق حاصل ہے -

راجہ - جی مان -

درگپال سنگھ - درست - تو آپ کے نزدیک
میں نے اپنا کام پورے طور سے انجام

دیا -
جہارانی - بیشک -

درگپال - اور دیکھئے کام کیسا مشکل
تھا - آف - جب جارج مالکیم کی نظر مجھ

پر پڑتی تھی تو میری اوسان جاتی
رہتی تھی - کچھ کہتے سنتے بن نہ پڑتی -

میں ہی ایسا تھا کہ اسوقت اپنے قابو
میں رہتا - اسکے سخت سوالات کے جواب

بہت عمدگی سے دیتے - اور اسے بیگناہ
پہنسا دیا -

جہارانی - آہ بیگناہ کیسا - وہ ہمارا
دشمن ہے - اور دشمن کو کسی نہ کسی طرح

نیچا دکھانا ہی چاہئے -
درگپال - دشمن -

جہارانی - دشمن نہیں ہے تو کیا انگیز
ہے یا نہیں - اور انگیز سب ہمارے

دشمن ہیں -
راجہ - بیشک - مگر میں اسے اور وجہ

سے بھی اپنا دشمن سمجھتا ہوں -
جہارانی - یہ کہو - ذاتی عداوت بھی

ہے -
راجہ - بیشک -

جہارانی - وجہ -

تہارانی۔ اب تمہیں خوش ہونا چاہئے۔

وہ قہر بیخود مرا چاہتا ہے۔

راجہ۔ مجھے اس میں شک ہے۔

تہارانی۔ کیوں۔

راجہ۔ خاموش انگریزوں کی قید میں ہے۔

اور لارڈ نے کہا تھا میں اُسے انگریز

الضاف کے حوالہ کر دوں گا۔

تہارانی۔ پھر۔

راجہ۔ آپ نہیں جانتیں۔ جارج بہت

مستعد تیر فہم اور بڑا انسان آدمی ہے۔

وہ بچوں کے سامنے جو اُس کے سہوٹن

ہونگے اس ثبوت کو جو ہمتے پیش کیا ہے

جرج کے سوالات سے بالکل ردی کر دینا

اور صاف بچ جائیگا۔

تہارانی۔ تمہیں خوب یقین ہے۔

راجہ۔ جی ہاں۔

تہارانی نے زور سے قہقہہ لگایا راجہ نے

اُس کی طرف بہت تعجب سے دیکھا۔

تہارانی۔ نہیں تمہارا خیال غلط ہے

اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر میں اس ثبوت

کو درپردہ قوت نہ دیتی۔ تو شاید کچھ اور

ہو سکتا تھا۔ ایسے سوا میں نے اور تندر

بھی کی ہے۔ تم دیکھ لینا چند ہی گھنٹہ کے

بعد ایکس کا مشین مر رہا پڑا ہو گا۔

راجہ۔ بالکل مر رہا۔

تہارانی۔ ہاں ہاں۔

راجہ۔ مگر یہ یاد رکھیے وہ سپاہی

حلقہ میں گیا ہے۔

تہارانی۔ اُہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں

سننے اُس کے مرنیکا حکم دیدیا ہے۔ وہ

مضوور مر جائیگا۔

راجہ۔ شاید۔ مگر کیسے۔ اور یہ کون

کر دینے والی ضرب کسکی ہوگی۔

تہارانی۔ سب کی اور کسی کی نہیں۔ کوئی

کیا جانے گا کس نے مارا۔

راجہ۔ آخر کیسے مرے گا۔

تہارانی۔ تم کہان ہو۔ کچھ خبر ہے

آج درگاجی کے مندر میں سالانہ پراجہ

ہے شہر میں کئی جگہ کالی مٹی کی سواری

اٹھیں اور بہت سے مالدار آدمی نایل

اور سیندر چڑھنے کے لئے بڑی

دھوم دھام سے مندر لیجا رہے ہیں۔

سواریان مختلف سے اُس لائبریری میں

اور بہت آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بہت

دیر میں چوک میں پہنچیں۔ قیدی کا

محافظ گارڈ کی سے اور ذکر اسی گلی

سے قلعہ کو جائیگا جب وہ اُس گلی میں

پہنچے گا۔ یہ سب سپاہی۔ سار۔ ہلکے۔

اور سفید سی میری حسب انتشار بند

کرینگے۔ کھئے۔

ایک شخص ایک جگہ چھپا ہوا۔ انہیں دیکھ
رہا تھا۔ وہ کالو تھا۔ اُس نے اُن کی
باتیں نہیں سنیں۔ مگر اُن کی حرکات
دیکھ کے کچھ سمجھا۔ اور بہت متروک ہوا۔
جب وہ تینوں اپنی اپنی طرف روانہ ہوئے
تو کالو بھی اُنکے پیچھے چلا ہم اسکا حال
آپ کو پھر سنائیگے۔ اس وقت ہم غلام
جارج کی خبر لینے جاتے ہیں۔

بنارس کی اتر طرف شہر سے قریب
ایسی انگریزی چھاؤنی ہے۔ اسی کی مغربی
گوشہ پر فلٹ گورنر کی کوٹھی۔ بائیں باغ
اور اکثر انگریزی حکام کے بنگلے ہیں۔
ان سے ذرا دور پر برطانوی ہاس
سے جوڑ کرنے کے لئے اُس سڑک پر
جو فلٹ گورنر کی کوٹھی کے سامنے ہو کر
گزر رہی ہے ایک پل شاہی اس پل سے
اوتر کو تھوڑی دور پر انگریزی قلعہ
اور دوسری سمت ہمارا فی کا لیشن
محل ہے۔ یہ محل اُس بڑی نہر کے کنارے
سے ذرا دور ہے۔ جو اس شہر کو دو حصوں
پر تقسیم کرتی ہے۔ اور برطانوی کے ہمیشہ
ہمارے لکھنے کی غرض سے گونا گونا گونے
اُس میں جلتی گئی ہے۔ یہ نہر بہت لمبی ہے
جو کہ کئی قریب سے گزرتی ہوئی اپنی بہا
پر ہونے سے ملتی ہے۔

راجہ بیجی مان سچ چاہوں۔
تہارانی۔ میں یہ تماشا اپنے محل کی کھڑکی
سے دیکھونگی۔ اور تمہیں بہت بخ ہوگا۔

راجہ۔ کیوں۔
تہارانی۔ تمہاری انگلیں ہا ہی جاتے ہو
پہلے بیوہ ہو جائیگی۔
راجہ۔ (مسکرا کر) کیوں نہیں۔

انہیں باتیں کرنے دیجئے۔ آپ بڑی
دیر کے لئے دوسرے طرف متوجہ ہو جائے
سپاہی جارج کو لیسکر چلے تو تھوڑی دور
پر آغا قیہ برون لگیا۔ اُس نے اس
جماعت میں اپنے آقا کو دیکھ لیا۔ پہلے
وہ بہت تعجب ہوا۔ پھر سوچا کہ میری نظر
غلطی کر رہی ہے وہ یہاں کہاں آخر
اس بات کو تحقیق کرنے کے لئے آگے
بڑھ کر ٹھیک راستہ پر کھڑا ہو گیا جب
سنیا ہی اس کے پاس سے گزرے
اُس نے بہت غور سے جارج کی طرف
دیکھا۔ اور پہچان لیا قریب تھا کہ وہ
رجلا اُدھے گرجا گھر نے ہونٹھوں پر
انگلی رکھ کے خاموش رہتے کا اشارہ
کیا۔ بیچارہ چپ ہو گیا۔

اس واقعہ کے چند منٹ بعد راجہ
اور تہارانی۔ ساگر بکرا اور سنیا سی سے
دورانہ ہی پرے سے۔ اور اسوقت

کرے تے تیجھے لوٹے کا۔ اگر اب تیجھے ہی
بہت ہجوم ہے۔ ناچار یہ نگار داسی ہنوں
کے بیچ اسکا پیرو ہو کر چلا۔ اس وقت
لفٹاٹ بڈلی نے جارج منظم سے باتیں
شروع کیں۔

بڈلی۔ مجھے بہت رنج ہے کہ میں اس
رنج دہ خدمت پر کیوں متور کیا گیا۔
جارج۔ نہیں یہ کیا بات ہے۔ اس کا
خیال نہ کرو۔ تم سرکاری ملازم ہو
اپنا منصبی فرض ادا کرو۔
بڈلی۔ میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا
ہوں۔

جارج۔ مان شوق سے۔
بڈلی۔ تم پر یہ مصیبت کیوں آئی۔
لارڈ سنگلٹن نے کیوں تمہیں حوالا
میں رکھنے کا حکم دیا۔

جارج۔ راجہ درگیا سنگھ نے مجھے ایک
بہت ہی سنگین جرم کا مجرم قرار دیا ہے۔
بڈلی۔ مین! جبرم اور تم!!
جارج۔ اور جبرم ہی عجیب عبت انگیز
بڈلی۔ وہ کیا۔

جارج۔ اس نے فخری کی کہ میں نے
ہی سر جان یا لکھم کو قتل کر ڈالا۔
بڈلی۔ اپنے باپ کو۔
جارج۔ مان۔

سپاہی قیدی کو لپک کر ہل سے اتر گئے
اور ذرا سی دور بڑھ کے ایک گلی کی فاسٹر
چلے۔ یہ سنگ گلی کچھ دور کے بعد دو
کوچوں پر تقسیم ہو گئی تھی۔ ایک کوچ انگریز
قلعہ فیلڈ دوسرا شہر کے بڑے چوک میں
لیجا آئے۔ سپاہی دورا نہ پر پہنچ کر
قلعہ والی گلی کی طرف مدھم مدھم
قدم چلے تھے۔ کہ اس گلی سردرگ
جی کے مندر کے متعلق کالی مائی کی سوا
سے جلوس بڑھی دھوم دھام سے ادھر

آئی نظر آئی۔ سپاہی اس خیال سے کہ
تھوڑی دیر میں یہ جلوس نکل جائیگا۔ آ
خالی ہو جائیگا۔ گلی کے موڑ پر ٹہر گئے
مگر وہ اردو حام کسی طرح کم نہوا۔ آٹھ
لفٹاٹ بڈلی نے مجبور ہو کر سپاہیوں کو
چوک والی گلی میں چلنے کا حکم دیا۔ اس
حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔ مگر تھوڑی
دور چل کر پھر وہی مصیبت پیش آئی۔

ان کے آگے اس گلی میں ہی اسی
طرحکا اردو حام تھے۔ اور ان کو چونے
جو مختلف سمت سے آکر اس گلی میں مل گئے۔
میں دیے ہی متعدد سوار یاں انہم جلوس
کے بڑھی دھوم دھام سے آ رہی ہیں۔
سپاہی چلتے چلتے رز کی گلی۔ لفظ بڈلی
بڈلی نے اس قیام کا نسبت و بہافت

مڈلی۔ بد بخت جھٹا ہے۔

جارج۔ سجد۔

مڈلی۔ مگر اس سے کیا ہوگا۔ کہیں جھوٹے سچ کے سامنے فسوف پانا ہوگا۔

جارج۔ امید تو یہی ہے۔

مڈلی۔ اچی خدائے چاہا جو رسی تھیں برسی کر دینگے۔

جارج۔ دیکھئے۔

مڈلی۔ مجھے بہت حیرت ہے کہ گورنر نے اس بد ذات کی بات کو کیسے یقین کر لیا اور ایسا سخت حکم دیدیا۔

جارج۔ ان کا کیا قصور۔

مڈلی۔ کیوں۔

جارج۔ فسوف ہی کنجھے حوالات میں کیوں سجدیا۔

مڈلی۔ بیشک۔ کیا یہ تھوڑی بات ہے۔

جارج۔ انہیں میسر ہی بیگناہی کا پورا یقین ہے۔

مڈلی۔ بچہ۔

جارج۔ ایک مصلحت سے ایسا حکم دیا۔

مڈلی۔ یہ کیسے معلوم ہوا۔

جارج۔ میں تو باجانتا ہوں۔

مڈلی۔ اور مصالحت۔

جارج۔ وہ میں نہیں بتا سکتا۔

اسی آئنا میں ادھر ادھر کی تنگ

گلیوں سے گروہ گروہ نکلا شانی۔ اور

سینڈور۔ چند دن اور ناریل صاحب کی متعدد سواریاں آؤں اس کو چہ میں آگئیں

ان سپاہیوں کو ایک کچنلہ بھی دشوار ہو گیا

سب پھر ایک جگہ بٹھ گئے۔ اور تماشا نیوں کا گروہ انکی اطراف سے گزرنے لگا۔ اسی

وقت ایک توپ دہی۔ اور ساتھ ہی ہزاروں بندوقوں کے ایک ساتھ فیر ہونے کی آواز

آئی۔ یہ درگاہی کے مندر سے کالی مائی کی سحر

اوپٹنے کی خاص علامت ہے۔ جہارانی نے یہ آواز سنا اپنے کرہ کی کھڑکی کھول دی

سلسلے آبیٹھی۔ مگر ابھی یہ موقع جان یہ

سپاہی ہیں۔ اُسے نظر نہیں آتا۔

جہارانی۔ اب وقت قریب آ گیا۔

راج۔ مگر وہ لوگ نظر نہیں آتے۔

جہارانی۔ ابھی ان گلیوں میں ہونگے۔

راج۔ شاید نکلے ہوں۔

جہارانی۔ واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمارے

آدمیوں نے انہیں گھیر لیا ہوگا۔ اسی نے انہیں گلیوں سے نہیں نکلے جب ہر

کے اس پل پر پہنچے۔ تو وہی ہوگا جو میں

نے حکم دیا ہے۔

راج۔ آؤ۔ جو کچھ ہو جلد ہی ہو۔ اس وقت ایک

منٹ بھی ایک منٹ کے برابر محسوس ہوتا ہے۔

اُسی وقت اُسی جگہ اسکو مرنا چاہیے۔

دراز قد۔ ابن۔

سیاسی۔ اُن دونوں کے پیش نظر جنہوں نے

یہ حکم دیا ہے۔

دراز قد۔ اچھا۔

کالو۔ لاپٹے دلمین، آہ یہ سپاہی کبھی

طرح ایک مقام پر نظر جا بہن۔ قومین انہیں

اس خطرہ سے آگاہ کر دوں۔ نگرہ کیوں

نہ بنے۔ اور مجھے اُن تک پہنچنے کا موقع کیسے

ملے گا۔

دراز قد۔ اور اگر سپاہی درمیان میں

کہیں رہ گئے۔

سیاسی۔ نہیں کہیں نہ کیسے۔ اُنہیں

رکھ کر کاموقع نہ دینگے۔

دراز قد۔ مگر اُس وقت اُس کی حفاظت

ضرور کرینگے۔

سیاسی۔ نہیں۔ اُن سے کہہ دیا گیا ہے

پور اشارہ بنا دیا گیا ہے۔ بہوانی کا حفظ

رہنے ہی سب سے اچھا رہنما ہے۔

تاکہ ہم اپنا کام کر سکیں۔

دراز قد۔ مگر وہ اُنکر ضرور مزاحمت

کرے گا۔

سیاسی۔ اُہ۔ اُس کیلئے کی مزاحمت سے

کیا ہوگا۔ فوراً مارا جائیگا۔

دراز قد۔ اچھا۔

سیاسی۔ اب جاؤ تو کون کو بھڑکانا کید کر دو۔

اس نکلے سے نکلتے ہی میں ایک بار پکار کے شہر

کہوں گا۔ تم آئے شکر بہوانی بہوانی کاغور

مارنا سب پوشیار اور مستعد ہو جائیں گے۔

بہن۔ بل پر پہنچتے ہی میں جے بہوانی مانا

کی کہوں گا۔ تم چلا کے سوامی شیواجی کی

کہنا۔ پس اسی اشارہ پر خاتمہ ہے۔

سب کو دو بار یہی بجا دو۔

دراز قد چلائے۔ اور کالو نے آہ سرد

بھد کے اپنے دل سے کہہ دیں اُسے مرنے

نہ دوں گا۔ مگر آہ میں اُس کیسے بچاؤں کیس

صورت سے اُسکے پاس پہنچوں۔ اور

کیونکر اس گارو کے افسر کو اس خطرہ سے

آگاہ کروں۔ لیکن کچھ ہی ہو مجھے اُسے بچا

چاہیے۔ وہ میرا محسن۔ مربی۔ آقا ہے۔

پہلے میں نے اُسکے خلاف گواہی دیکر اُسے

پھنسا دیا۔ اب اُسے بچاؤں کا۔ تو اُس خطا

کا غرض ہو جائیگا۔

یہ سوچ کر اُس نے گارو کے پاس پہنچنے

کی بہت کوشش کی۔ مگر آہ سب بیسود۔

میسے وقت ایک توپ دغی اور اُسکے ساتھ

ہی ہزاروں بندوقین سر ہوئیں۔ ہلکے

چلا کو کہا جگنا تہ جگنا تہ۔ اور ہر طرف

سے یہی آواز بلند ہوئی۔ اُسکے ساتھ ہی

اس تمام مجمع نے جلدی جلدی قدم اڑھائے

اب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب اس گلی سے
جلدی نکل جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔
بیشک یہی بات ہے۔ بلکہ نے جگر ناہنگہ لغو
خاص اس محکم کا اشارہ فرما دیا تھا۔ کیا
بہستور اس مجمع میں گہرے ہیں۔ اور
اس کے ساتھ ہی جلد جلد گلی کے باہر
جاتے ہیں۔ ساگر۔ بلکہ۔ اور سنیا سی باریا
اس مجمع میں ادھر ادھر جلدی جلدی
آتے جاتے ہیں۔ اور چپکے چپکے کہتے ہیں
ہوشیار۔ ناچنے ٹھیک چھری پر۔

بیسوان باب

موت کا سامنا

ایسی صورت سے کالی چمکی متعدد دھاریوں
مختلف جلوس جواب کیجا ہو گیا ہے۔ اور
سب تماشائی معہ قیدی کے محافظوں کے
گلی سے نکل آئے۔ اب یہ تماشائی اور
راجہ کو جو محل کی ایک کھڑکی میں منتظر
بیٹھے ہیں نظر آئے۔ لگا۔

راجہ۔ پھر کیا انتظار ہے۔

جہارانی۔ معلوم نہیں کیا سوچتے ہیں۔

راجہ۔ جلدی سے پل پر کیوں نہیں جاتے
اسی وقت غنیا سی نے بہت زور سے
چلا کے مشیو جی کہا۔ ساتھ ہی اُس نے
آجی نے بہوانی بہوانی کا لغو مارا اور
ہوٹے سے ہی آواز آتی شریع ہوئی
لو سوقت لفٹ ٹٹنی نے اس جگہ کو کشاؤ
دیکھ کے اس گروہ سے ٹکنا چاہا کٹی یا
چلا گیا۔ ہٹ جاؤ۔ ہمیں نکلیجانیے دو۔
مگر کسی نے اُس کی نہ سنی۔ بلکہ ہر طرف
سے ریلار کے اُسے اور بی بی چمن دیا گیا۔
جہارانی۔ راجہ دیکھو اب وقت آ بیچا۔
راجہ۔ جی ہاں۔

ساگر۔ رہت زور سے چلا کے آیا رو۔
یہ سپاہی ایک مجرم کو قلعہ لے جاتے ہیں
تھکے۔ اور مجرم انگریز ہے۔
سنیا سی غنیا سی کا قاتل۔
تھکے۔ لغت لغت۔ سترے موت۔ بس
موت۔

اس آواز کے ساتھ ہی اس ابنوہ
میں ایک سخت جنبش پیدا ہوئی۔ جس سے
معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص اتہائے جو
سے سب سے پہلے اُس مجرم کے پاس
پہنچنا چاہتا ہے۔

تھکے۔ موت۔ موت۔ اور یہی ہوگی۔ ہوگی
اور پھر ہوگی۔

اور ایک اور رپلا ہیچے سپاہیوں کو
پس پر لینگے۔ یہ گار داس وقت ہی بدستور
پر طفس سے اُسے مجمع سے گہرا ہے۔
سناپسی۔ (بہت زور سے چلا کے) جے
بہوانی ماتا کے۔

وہی دوازدہ۔ ہلکے۔ اور ساگر ربالا تھا
بہت زور سے چلا کے (سوامی شیوجی کی
جے۔
تمام مجمع شیوجی جے۔

یہ دوسرا اشارہ سنتے ہی پیشا آدمی
چھریاں نبھالے سپاہیوں کی طرف
انہیں میں سے چند آدمیوں نے جلدی
سے اُنکے پاس پہنچ کر چپکے چپکے بہوانی
بہوانی کہا۔ سپاہیوں نے ہتھیار ڈال
دیئے۔

مڈلی۔ ہمیں ایہ کیوں۔ ان نامردوں نے
ہتھیار کیوں ڈال دیئے۔

اور تلوار گھسیٹ کے جارج کے پہلو پر
کھڑا ہو گیا۔

مڈلی۔ (تلوار اٹھا کے) مگر میں تنہا
ابنہ کے مقابلہ میں کیا کر لوں گا۔ خیر
کچھ ہو۔

جارج۔ آہ۔ میں چلا۔ قریب تر میں اپنے
مظلوم باپ سے ملا چاہتا ہوں۔ افسوس
میں آپکا ہاتھ اس لئے سکا۔

یہ آواز سن کر اُس گروہ کا جوش پہلے سے
کھن زیادہ ہو گیا۔ سب سپاہیوں کو
میلنے چوٹے۔ چلنے کی طرف یہ نکلے۔ اور
کالونے اپنے دلیں کہا۔ آہ وقت قریب
آ گیا۔ اور میں کچھ نہ کر سکا۔ پھر کوشش کرنا
چاہئے۔

وہ ٹھٹھ ٹلی ان آوازوں کو سن کر نہایت
متردد ہوا۔ اُس نے پھر چلا کے کہا۔
ہٹ جاؤ۔ ہٹ جاؤ۔ ہمیں نکال جانے دو
اُسکے جواب میں باوجود ہر سے وہی آوازیں
موت! موت!۔ جلدی! جلدی! بلند
ہوئیں۔

مڈلی۔ (دلیں اُفت بڑا غضب ہوا۔
جارج کی جان مفت گئی۔ اور میں اس بلا
تین پہنسا۔ خیر کچھ ہی بچے نہ ہوئے
اُسے بچانا چاہئے۔ بہت زور سے
چلا کے) ہٹ جاؤ۔ ہٹ جاؤ۔ ہمیں
نکالنے دو۔ نہیں میں پھر کچھ اور حکم
دوں گا۔ اور تم اپنا کیا پاؤ گے۔

اُسکا جواب بھی وہی ملا۔ موت! موت!
جلدی! جلدی!۔ اور ساتھ ہی اُس مجمع
نے ریلا دیئے سپاہیوں کو پل کے پاس
پہنچا دیا۔

ٹھٹھ ٹلی۔ اب بھی ہٹ جاؤ۔
اودھر کا جواب۔ موت! موت! جلدی! جلدی!

تراجہ - لو - وہ تو بھاگتا ہی چاہتا ہے۔
 تہارانی - نہیں - اب کہاں جاسکتا ہے
 ظالم ڈاکو نرغہ کر کے اور آگے ٹر رہے جارح
 بنے بڑ بڑ ایک کے پہلو میں جو اسی جات
 کھلے سردار معلوم ہوتا تھا چھری لری
 اور جہم سے تہرین کو دیرا۔
 تہارانی - ہاے غضب - (راجہ سے)
 اب کیا دیکھتے ہو - گولی مارو - خدا کے
 لئے جلد سی بندوق چلاؤ۔
 راجہ نے بندوق جو اس کے پاس ہی
 رکھی تھی چلائی - اور آواز ہوئے ہی
 جارح پانی میں ڈوب گیا۔
 راجہ - میں اوڑتی ہوئی چڑیا گولی سے
 مارتا ہوں - اور کبھی خطا نہیں کرتا - اب
 آپ مطمئن ہو جلیے۔ جارح ٹہنڈا ہو گیا
 اور میں ہمیشہ کے لئے اُس کی طرف سے
 بے کٹکے ہو گیا۔ لیکن اب میری ہے۔
 تہارانی - (رومیں) چلو بھگڑا ہی مٹ
 گیا - مگر نہیں - ابھی نہیں - ابھی تہارانی
 ہے - جس نے اس کا دل چورا لیا تھا۔
 اب مجھے اُس کی طرف متوجہ ہونا پڑے۔
 اسی لمحہ ان دونوں خدایت ایک
 یکساں کیڑے میں متوجہ تھے۔ اور ان
 سے ایک - اے - مجھ سے یا دیکھتا ہے اور
 دوسرے کو اس سے زیادہ بدلتا ہے۔

تھاقل جارح کے قریب پہنچے۔ اور نرغہ کر کے
 لفظ ٹڈلی کو گرفتار کر لیا۔ اور ہاتھوں ہاتھ
 بیان سے لگے۔
 جارح - (چلا کے) اے نامرد - یہ بھی کوئی
 شیوہ ہے - جو تم نے اختیار کیا - میں
 خالی ہاتھ ہوں - مجھے کوئی ہتھیار دیدو۔
 تو تمہیں تماشہ دہاؤں - ہے کوئی جو مجھے
 ایک چھری یا اور کوئی ہتھیار دیدے۔
 اسی وقت اُس کے قریب سے ایک آواز
 سنائی دی۔
 دو کوئی نہیں - ہاں میں دیکھتا ہوں۔
 یو یہ لو - ہمارے جارح کا دل خیر خواہ چھری چلائی
 جارح - شاہاش بچے شاہاش - اب میں تنہا
 نہ مروں گا۔ یہ چھری دو چار سینہ زخمی کر گئی۔
 کالو - نہیں اس ارادہ سے باز آؤ - تم
 تنہا اس گروہ کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے نا حق
 بے موت نہ لے جاؤ گے۔ پل کے نیچے پڑو
 دریلے کو دیرا ولس کو دیرا۔
 ظالموں کا گروہ - رائے بڑھتے ہوئے
 مارو - مارو - جلد سی مار ڈالو۔
 جارح - اسے بد ذات - نامرد - یوں نہ
 چٹکو - میں تنہا - اور تم اتنے - میرا تمہارا
 مقابلہ ہی کیا - تاہم میں تم سے نہیں
 ڈرتا - آؤ - میرے ساتھ آؤ - ہاں جہنم ذرا
 ہی جڑت - ہے - میرا مقابلہ کر دے۔

اکیسواں باب

کالا ناگ اور فاختہ

اس واقعہ کے دو گھنٹہ بعد سر جان کی کوٹھی کے ایک کمرہ میں ایک اور نیا اور حیرت انگیز واقعہ ہوا۔ اکیسواں اور میرا سیدنا سادہ لباس پہنے بیٹھی ہیں۔ یکایک اکیس کھڑی ہو کر کھڑکی سے جہانکے کہتی ہے میراں ہو گئی۔ اور اتنا کہ وہ واپس نہیں آئے۔ جیسے جیسے دیر ہوتی ہے۔ میرا دل خود بخود گھبرا رہا ہے۔ ہیرا۔ کیوں گھبرانے کی کیا بات ہے خارج اور اندر دوڑ دوڑا ساتھ ہیں۔ اور کہیں اور نہیں۔ گور تر کے مان گئے ہیں۔ اکیس۔ ٹھیک۔ مگر مجھے حیرت ہے کہ گور نے اتنا کیوں بھڑا رکھا۔ اور دیر ہی ہوتی تھی۔ تو انہوں نے ہمارے پاس کسی کچھ جا کیوں نہیں۔ ہیرا۔ شاید اس واروں کے متعلق کئی بات معلوم ہوئی ہو۔ کسی قاتل کا سر ان پر ملا ہو۔

اکیس۔ لڑا تھا اور چھانکے اور آسمان کی طرح دیکھ کے (خلا کر گئے)۔
اسی وقت ان دو نوٹھی آیا اندر آئی۔
اکیس۔ کیوں۔
آیا۔ سرکار۔ ابھی ایک بہت نفیس لالچی دروازہ پر آ کے اتر رہی ہے۔ اس میں ایک ناظرین جسکا چھوڑا تھا بے چھپا ہے۔ سوار ہے ہیرا۔ پھر
آیا۔ وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے۔
اکیس۔ ہم سنئے۔
ہیرا۔ ہم دوڑے۔
آیا۔ جی مان۔
اکیس۔ مگر ہم نہیں نہیں پہچانتی ہوں ہر شخص سے ملتی ہی نہیں۔
آیا۔ سرکار میں نے سہی کہہ دیا تھا۔
اکیس۔ عجیب بات ہے۔ دیکھئے اس جہانی حور کی ملاقات کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔
ہیرا۔ شاید یہی ایڈورڈ اور جارج کی کچھ خبر ملانی ہو۔
اکیس۔ شاید۔ اچھا۔ انہیں بلا لو۔
جارجی آیا نے دروازہ کھولا۔ اور میرا نے چلے سے کہا۔ خدا کرے کوئی جرجی خبر ملانی ہوگا۔
جارجی۔ رانا زمین سے آئے تشریف لائے۔

وہ سب بھیڑ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا۔
گائو۔ (اچھے دلمین) یہاں سے میں سب
باتیں سن سکتا ہوں۔
جہارانی۔ سر جانی ناگہانی موت ملنے
آپ سب کو صدمہ پہنچایا۔ خاص کر آپ
وہ نویتیم بہنیں بالکل بے یار و مددگار
ہو گئیں۔

ایگنس۔ بیشک۔ مگر ابھی ہمارا ایک مرنی
اور سرپرست موجود ہے۔ خدا اُسے
سلامت ہی رکھے اُنکی زندگی تک ہمیں
کوئی غم اور اندیشہ نہیں۔

جہارانی۔ کون۔
ایگنس۔ لارڈ سنکلسن۔ ہمارے گورنر
صاحب۔

جہارانی۔ اور اس وقت انہیں نے مجھے
آپکے پاس بھیجا ہے۔

ایگنس۔ گورنر صاحب نے۔
جہارانی۔ ٹان۔

ہتیرا۔ تو آپ نے جارج اور ایڈرڈ کو
وہاں دیکھا ہو گا۔

جہارانی۔ بیشک۔
ہتیرا۔ آپ انکے نہ آنے وجہ بھی بتا سکتے
ہیں۔

جہارانی۔ وہ لارڈ کے حضور میں ہیں۔
اور بعض پوشیدہ کاموں کے سبب سے

مازنین کرہ میں داخل ہوئی۔ تو ایگنس نے
کہا۔ معاف دیجئے۔ ہم آپ کو نہیں پہچانتی۔
اُسی سے آپکے شان کے حاکماتی تعظیم و توجہ
بہنیں کر سکتی۔ آئیے بے تکلف بیٹھ جائے
تازنین۔ تم جلد مجھے پہچان دو گی۔

یہ کہہ کر اُس نے برقعہ اُتار کر کے الگ کھینچ
اور اُسکی صورت دیکھ کر کے ایگنس اور ہتیرا
متحیر ہو گئی۔

ایگنس۔ آہ۔ آپ۔
تازنین۔ ہاں میں ہی ہوں۔

ہتیرا۔ جہارانی صاحبہ۔ وہ آئیں گھر ہتیرا
خدا کی قدرت ہے، کبھی ہم انکو کبھی اپنے
گھر کو دیکھتی ہیں۔

ایگنس۔ کیسے تکلیف فرمائی۔
جہارانی۔ آپ مجھے دیکھ کر بہت متحیر ہوئیں

اور میرا گمان صحیح ہے تو آپ کو میسر
بیوقت آنے کے کسی قدر خوف ہی ہے۔
ایگنس۔ درست۔

جہارانی۔ آپ میسر آنے کی وجہ نہیں
گی۔ تو یہ تعجب اور اندیشہ نہ رہیگا۔

اسی وقت اُزفاق سے کالو یہاں پہنچ گیا
جب اُسے معلوم ہوا۔ کہ اس وقت جہارانی

یہاں آئی ہیں۔ اور ایگنس۔ ہیر سے باتیں
کر رہی ہیں۔ اُسے بہت تردد ہوا۔ خشم
لکھا دروازہ کے پیچھے جسکی دوسری طرف

جہارانی۔ (ایگنس اور میرا سے) تو تمہیں
میسے سے ملہ رہا منظور ہے۔

ایڈورڈ۔ (دلین) ہیں! اسکے ساتھ۔
ایگنس۔ جی ہاں۔ اور کل آپ کے ساتھ ملے
گئے۔

جہارانی۔ کل۔ یہ تاخیر کیوں۔ کل پر
کیوں ملتوی کرتی ہو۔

ایڈورڈ۔ (دلین) اب میں سمجھ گیا۔ اچھی
رہی۔

جہارانی۔ اور آج اسی وقت کیوں نہیں
چلتیں۔ میسے نزدیک تو اب ایک رات
بھی اس گھر میں رہنا چاہیے۔ چلو سواری
موجود ہے۔

ایگنس۔ نہیں۔ جاب سے بھی تو کہہ دو
تیرا۔ ہاں۔ اُنکے بغیر اطلاع لیے کہے بنے
یہاں سے چلا جانا مناسب ہے۔

جہارانی۔ اُن سے اجازت لینے کی کیا ضرورت
ہے۔

تیرا۔ اجازت نہیں۔ اور شاید وہ اجازت
دینے ہی نہیں۔

ایگنس۔ اور کیا۔ تاہم اُن سے ذکر کرنا
ضرور چاہیے۔

تیرا۔ اور ایڈورڈ سے ہی۔
ایڈورڈ۔ بیشک۔ اور میں بھی آپہنچا۔

اور پردہ اٹھا کے سامنے آگیا۔

ہم آج اپنا سچا بندہ داؤڑ میں اندیش
دوست سمجھتی ہیں۔

جہارانی۔ تمہیں دیکھو کہ تم سے محبت
کرنا ایک خلقی بات ہے۔ میسے کے نزدیک
ہی کچھ خلق آدمی ہو۔ تمہاری دلفریب
صورت دیکھتے ہی تمہیں ہر بان ہو جائیگا۔
اور میں تو تمہارے ہی سچے خواہ اور
جان نثار ہوں۔

تیرا۔ یہ بھی آپ کی اُسی محبت کا مقصد ہے
کہ آپ ہمارے نسبت یہ خیال کرتے ہیں۔
جہارانی۔ (دونوں کو گلے سے لگا کر) میں
تمہاری بہت ممنون ہوں۔ تم نے ان
کلمات سے مجھے یقین دلایا کہ تمہیں میری
محبت منظور ہے۔ اور تمہارے دل میں بھی
اس وقت سے میسے کے کچھ ہو گئی۔

... (دوڑی دیر تال کر کے) پھر اب
کیا صلح ہے۔ میسے شاہ آباد الہ محل تم

دونوں کے رہنے کے لیے مہبت اچھی جگہ پر
چلی اور ایڈورڈ و ڈووان روڈ تم کو مل سکے

ہی وقت ایک پردہ اٹھا۔ اور ایڈورڈ
اندرا مانا نظر آیا۔ بڑا تنگ رانی اور

ایگنس نے اُسے نہیں دیکھا۔
ایڈورڈ۔ (بہت تھک کر) دلین! میں!

یہاں کہاں۔ راہرو میں پردہ کی آڑ
میں کھڑا ہو گیا۔

یہ بات اس طرح کہی گئی۔ کہ جاسج کو ذرا
بھی شک نہ رہا۔

جارج۔ اچھا چلو۔ مجھے تمہارا اعتبار
ہے۔

برون۔ بیشک ضرور اعتبار کرنا چاہیے
اگر اسے فریب کرنا منظور ہوتا۔ تو ہمارے
بچانے کے لئے یہ تکلیف نہ اٹھانا۔

کاتو۔ جی ہاں۔ خدا تمہارا بہلا کرے
ایک طرفہ کان بگاڑ کر کچھ آہٹ معلوم

ہوتی ہے۔ شاید سرور آتے ہیں آؤ
ہم بھی جلدی اندر پہنچ جائیں روایک

کو کھڑی کیٹشہ اشارہ کر کے چلو
اسمیں چپ رہیں۔

جارج۔ لیکن یہ اندر جانے کا راستہ
سما معلوم ہوتا ہے۔ وہ ادھر ہی آئینگے

تو بڑی ہوگی۔
کاتو۔ نہیں۔ ڈر نہیں۔ راستہ

نہیں ہے۔
اور کسی کے آنے کی آہٹ زیادہ

قریب ہی معلوم ہوتی ہے۔
کاتو۔ جلد ہی جلدی۔ اور چکے چکے۔

پاؤں کی آواز نہ ہوا نہ سانس زور سے
چلے بلکہ اگر ہو سکے تو اپنے دل کی حرکت

کو بھی کم کر دو۔
جارج۔ مگر اسمیں چھپ رہے نے صبا

جو کچھ اندر ہوگا۔ وہ تو ہمیں دکھائی
نہ دیگا۔

کاتو۔ نہیں آپ بخوبی دیکھ سکیں گے۔
اسمیں ایک کھڑکی ہے۔ مگر ذری

الٹنیا طے کیجئے مگنا۔ کوئی دیکھ نہ لے۔
سب اس کو کھڑکی میں پہنچائے۔

جارج نے حس حرکت ہو کر دیوار سے
مل کر کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔

اسی وقت وہ آنے والے مندر میں
پہنچ گئے۔ ان کے چہرہ نقابوں کے ڈھکے

ہوئے ہیں۔ اور ان میں ایک عورت ہے
باقی سب مرد۔ اس جماعت میں ہم من

تین آدمیوں کے نام جانتے ہیں۔ باقی
کو نہیں پہچانتے۔ اور ان کا پہچانا کچھ

ضروری بھی نہیں یہ تین آدمی ہمارے
راجہ درگپال سنگھ۔ اور سنیا سی ہیں۔

راجہ نے مندر میں پہنچتے ہی چاروں
طرف بہت غور سے دیکھا۔ اور چکے

نے کہا دو میں جانتا ہوں اندر آتے
ہوئے میں نے چند آدمیوں کی آواز

سنی۔
تمہارا رانی۔ ہاں سنی ہوگی۔ انہیں کی

رو جارجن کیٹشہ اشارہ) آوازیں
ہونگی۔ اس مسہر ہی کے سامنے

کھڑے ہو کر بہائیو۔ وقت آگیا۔

جہارانی۔ (ایگنس اور میرا سے تو تمہیں
میسے سہتہ رہنا منظور ہے۔

ایڈورڈ۔ (دلیں) ہین! اسکے ساتھ۔
ایگنس۔ جی مان۔ اور کل آپ کے ساتھ چلیں
گی۔

جہارانی۔ کل۔ یہ تاخیر کیوں۔ کل پر
کیوں ملتوی کرتی ہو۔

ایڈورڈ۔ (دلیں) اب میں سمجھ گیا۔ چلی
رہی۔

جہارانی۔ اور آج اسی وقت کیونکہ نہیں
چلتیں۔ میسے نزدیک تو اب ایک رات
بھی اس گھر میں رہنا جڑا ہے۔ چلو سواری
موجود ہے۔

ایگنس۔ نہیں۔ جارج سے بھی تو کہہ دو
تھیرا۔ مان۔ گئے بغیر اطلاع بے کہے سے
یہاں سے چلا جانا مناسب ہے۔

جہارانی۔ اُن سے اجازت لینے کی کیا ضرورت
ہے۔

تھیرا۔ اجازت نہیں۔ اور شاید وہ اجازت
دینے بھی نہیں۔

ایگنس۔ اور کیا۔ تاہم اُن سے ذکر کرنا
ضرور چاہئے۔

تھیرا۔ اور ایڈورڈ سے ہی۔
ایڈورڈ۔ بیشک۔ اور میں بھی آپہنچا۔

اور پردہ اٹھانے کے ساتھ آگیا۔

ہم آج کو اپنا سچا بہنہ رداور حیرت اندیش
دوست سمجھتی ہیں۔

جہارانی۔ تمہیں دیکھو کہ تم سے محبت
کرنا ایک خلقی بات ہے۔ میسے نزدیک کیا
ہی کج خلق آدمی ہو۔ تمہاری دلچسپ
صورت دیکھتے ہی تھیرا ہر بان ہو جائیگا۔
اور میں تو تمہاری سچی حسیہ خواہ اور
جان نثار ہوں۔

تھیرا۔ یہ بھی آپ کی اُسی محبت کا تقاضا ہے
کہ آپ ہمارے نسبت یہ خیال کرتے ہیں۔
جہارانی۔ رومنوں کو گلے سے لگا کر میں
تمہاری بہت محبتوں ہوں۔ تم نے ان
کلمات سے مجھے یقین دلایا کہ تمہیں میری
محبت منظور ہے۔ اور تمہارے دلیں بھی
اس وقت سے میسے سے کچھ جگہ ہو گئی۔
..... (دوری دیر تال کر کے) پھر اب

کیا اصل ہے۔ میسے شاہ آباد الہ محل تم
دونوں کے رہنے کے لئے بہت اچھی جگہ کو
جارج اور ایڈورڈ وفاق روز تم کو مل سکے
ہی وقت ایک پردہ اٹھا۔ اور ایڈورڈ
اندر آنا نظر آیا۔ مگر ایک رانی اور
ایگنس نے اُسے نہیں دیکھا۔

ایڈورڈ۔ رہنا تھیرا جو کہ دلیں نہیں!
یہ بیان کہاں۔ راورو میں پردہ کی آٹھ
میں کھڑا ہو گیا۔

تہارانی۔ (دلمین) افسوس۔ یہ آگیا۔
پانچ منٹ اور نہ آتا۔ تو میں اپنا کام کر چکی
تھی۔

ایڈرورڈ۔ رائگنس اور ہیرا سے کیوں
کہاں جانے کا ارادہ ہے۔ کہیں نہ جاؤ۔
ررانی سے) مجھے بہت تعجب ہے۔ آپ کا
اس گھر میں کیا کام۔ آپ نہیں جانتیں۔
یہ نوجوان لڑکیاں۔ سرخان مظلوم کی
لی پالک اور جارج اور ایڈرورڈ کی منگیت
آپ کی عنایت ہزبانی اور خلق کو نہیں قبول
کر سکتیں۔

تہارانی۔ کیوں۔

ہیرا۔ کیوں یہ کیا بات ہے۔

ایگنس۔ ایڈرورڈ۔ ہم۔ تم دونوں
بہاؤ بنکے ساتھ اس گھر میں نہیں رہ
سکتی۔ تم بہارانی صاحب سے ایسی بجا
محنت کو کیوں کرتے ہو۔ ہم انکی عنایت
کی بھید منوں ہیں۔ جو کچھ انہوں نے
ہمارے لئے بخوینہ کیا ہے اس لئے رکا
نہیں کر سکتی۔ تمہارے اس انکار کی
کوئی وجہ نہی۔

ایڈرورڈ۔ وجہ !

ایگنس۔ ہاں۔

ایڈرورڈ۔ بتا دوں۔

ہیرا۔ ہاں۔ ہاں۔

تہارانی۔ اور میں جسنا چاہتی ہوں۔
ایڈرورڈ۔ بہتر۔ آپ راجہ گپا سنگھ کی دوست
ہیں۔ اور یہ دونوں لڑکیاں سرخان کی لپا
اور جارج کی لور میری منگیت اور راجہ گپا
وہی شخص ہے جس نے جارج کے ساتھ وہ
سلوک کیا پھر آپ ہی بتائیے۔ آپ کو اس گھر
سے یارن سے کیا شکرار۔ آپ براہ عنایت
اسی وقت تشریف لیجائے۔

ہیرا۔ اور ایگنس نے یہ شکر ایک دوسرے
کو حیرت کی نظر سے دیکھا۔ اور بہارانی نے
اوپر نگاہ مقرر سے ایڈرورڈ کو دیکھ کے
کہا۔ در اچھا۔ تم مجھے اپنے گھر سے
نکالتے ہو یا

ایڈرورڈ۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ یہ شکر چپ ہو گئی۔ اور جلدی
سے باہر چلی۔ دروازہ کے قریب پہنچ کر اس
نے انکی طرف دیکھ کے کہا۔ ایگنس ہیرا
اور ایڈرورڈ۔ خدا حافظ۔ یار زندہ بھیت
باقی پھر کبھی ملے گا اور کرہ سے نکلے
باہر پہنچی۔

وہ چلی گئی۔ اور یہاں خموشی نے
ان کو گونجی لفظ پر قبضہ کر لیا۔ تھوڑی
دیر کے بعد اس خموشی کے قبضہ کو جس نے
اوٹھایا وہ ایگنس ہی۔

ایگنس۔ ایڈرورڈ۔ ایڈرورڈ۔ یہ تم نے

ایگنس - کیون - لارڈ اور یہ بانین وہ نہ

سمجھے۔

ایڈرورڈ - نہیں اونپر جارج کی بیگناہی تھا

ہو گئی ہے۔ مگر یہ مصلحت اسے قلعہ

میں ہیچر یا ہے۔

ایگنس - اُف - جارج اور حوالان -

ایڈرورڈ - مگر وہ حوالان تک نہیں پہنچا۔

ایگنس - یہ کیا۔

ایڈرورڈ - سپاہی اسے لئے جاتے تھے

راہ میں کالی جی کی سوار ہوئے۔ کچھ جوس اور

تمنا شایون کے انہو سے گھر گئے۔ تھانہ میں

میں سے اکثر اسے دبیر کے چلائے۔

خونی - ظالم - باپ کا قاتل - اس کی سزا

موت ہے۔ ہونی چاہئے۔

ہتیرا - بد بخت - موذی - بد ذات -

ایڈرورڈ - نہر کے پل تک یہی حالت ہی

جارج کے محافظ سپاہی ہیچر جوم کے سبب

سے اسی انہو میں گھر سے ہے اسی صورت

سے پل پر پہنچے۔

ایگنس - (گھبرا کر) پھر کیا ہوگا۔

ایڈرورڈ - اُن بد ذات ڈکون نے

جارج کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔

ایگنس - یا اللہ خیر!۔

ایڈرورڈ - وہ سب ایک سانچہ چھڑیاں لگاتے

بڑے۔ جارج کو یقین ہو گیا۔ کہ اب جان

کر دی۔

ایڈرورڈ - میں نے اپنا فرض ادا کیا۔

یہ عورت ہمارے دشمن ہے۔ اور دشمن ہی

جانی۔ تمہیں تباہ اور برباد کرنے کے لئے

تمہارا بوجھنا چاہتی تھی۔

ایگنس - کیون - تم اس سے اس قدر

بدگمان کیون ہو۔

ایڈرورڈ - بدگمان نہیں یہ ہمارے دشمن

ہے۔ ابھی تھوڑی سی دیر ہوئی سو گراں گئے

لے لارڈ سنگھٹن کے روبرو جارج کو

ابا جان کے قتل کا الزام لگایا۔ یہ نظارہ

اُس سے الگ تھی مگر درپردہ اُس کی مدد

تھی۔ اس نے ایسے سوالات کئے۔ اور

اُسے اشارہ ایسی باتیں سوچھائیں جو سر

جارج کے مخالف نہیں۔ پھر کہو یہ دشمن

کیسے نہیں ہے۔

ہتیرا - اٹوہ۔

ایگنس - اور جارج نے وہ الزام تسلیم کر لیا

آخر ہال کار کیا ہوا۔

ایڈرورڈ - ان دونوں کی شہادت سے

جارج - پھنس گیا۔

ایگنس - میں! اور لارڈ نے اسے سزا

کا حکم دیدیا۔

ایڈرورڈ - ابھی کہان - مگر حوالان

کر دی۔

کسی طرح نہیں بچتی۔ وہ جلدی سے
ہنرمین کو دپڑا۔

ایگنس ہنرمین۔ وہ تو بہت گہری ہے
اور پاٹ بھی بہت بڑا ہے۔

ایڈورڈ۔ پل کے نیچے تیس ہاتھ پائی
سے کم نہ ہوگا۔

ایگنس۔ پھر۔
ایڈورڈ۔ کچھ دیر نہیں۔ چارج بڑا تیز

ہے۔ وہ ضرور زندہ نکلیگا۔
ایگنس۔ خدا کئے۔ ایسا ہی ہو۔ اب ہمیں

اسکی خبر لینا چاہئے۔
ایڈورڈ۔ برون اوڈاکٹر گئے ہیں۔

ایگنس۔ نہیں یہی اُنکے ساتھ جانا چاہئے
تھا۔

ایڈورڈ۔ میں گیا تھا۔ مگر تمہارا سی نہ پایا
خیال سے لوٹ آیا۔ اہذا اسوقت مسیہ

آجائے۔ تم ایک بلا سے بچ گئیں۔
ایگنس۔ ٹھیک۔ مگر اب تم ہمارے سی نہ پایا

خیال نہ کرو۔ ہمیں خدا پر چھوڑ دو اُسے
ڈھونڈ رہے جاؤ۔

جانکی۔ سرکار ڈاکٹر اور برون حاضر
ہیں۔ اندر آنا چاہتے ہیں۔

ایڈورڈ۔ بلاؤ۔
دونو سر جھکائے۔ اور انگلیں چھوڑ

کر دیں پہنچے۔ ایڈورڈ اور ہنرمین دیکھ

کے آگے بڑھا۔
ڈاکٹر۔ ہم۔

ایڈورڈ۔ (رنگباز کر) جلدی کہو کیا
خبر لائے۔

ایگنس۔ وہ ملے۔
ڈاکٹر۔ رنسر ہاکر اچی نہیں۔

برون۔ کہیں پتا نہ لگا۔ ٹسے ٹسے
میرا مالک۔ میرا آقا۔

ایڈورڈ۔ کیا ادرا یا ہی میں ہے۔
ڈاکٹر۔ کیا تباؤں۔ ایک خط کہہ کر

پھر نہیں او بھرے۔
ایگنس۔ اور ہیرا رونے لگیں۔

ایڈورڈ۔ اور تم نے ادھر ادھر کیا
پر تلاشی بھی کیا۔

ڈاکٹر۔ جی مان۔ اسوقت تک کپڑے ہی
کیا ہے۔

ایگنس۔ اور ملاجون سے بھی پوچھا۔
ڈاکٹر۔ جی مان۔ سب سے۔ کسی کو پون

نہیں جانے دیا۔
ایڈورڈ۔ اور۔ مابین کی چھوڑ پون

میں بھی دیکھا۔
ڈاکٹر۔ جی مانی میل تک۔

ایڈورڈ۔ (راستہ پر ہلے سمجھنے) نامور
کل پانچ منام ہوا۔ کج بیٹا۔ اُٹن۔ سنہر

عقب بھاگے۔

ایگنس۔ ہائے غم ناگہانی موت۔

ہیرا۔ آہ نہ یہ غم اور ہم۔

ایڈرورڈ۔ ہائے اب بھیا کہ میں بہا بیجا
میں اپنے چھوٹے بہا ٹپکو تنہا چھوڑ گئے
اسی وقت کمرہ کے دروازوں میں سے

ایک دروازہ کا پردہ اٹھا۔ ایک سانولا چہرہ
نظر آیا۔ اس نے تامل چلا کے کہا تنہائی

یسی وہ مرا نہیں زندہ ہے۔ سب اس

کیٹفٹر متوجہ ہوئے۔ تو وہ آوی آگے
بڑھا۔

باسیوان باب

ملاقات اور جدائی

اس نووارد کی وضع بالکل مانجھوکی
سی ہے۔ سب اسے دیکھ کر بہت متحیر ہوئے

سب کے دل کی حرکت معمولے کچھ زیادہ

ہو گئی۔ اور تھوڑی سی دیر بعد ایڈرورڈ

نے اسے پہچان لیا۔ چلا کے پہاٹھان

کہا اور لپک کر اس سے چھٹ گیا۔

ایگنس۔ شکر ہزار شکو۔ اسے تیری

کر مکی کچھ صدقہ۔

ہیرا۔ آسپان کیٹفٹر دیکھ کجے اتونے

ہم ہیکسو نہ بہت رحم کیا۔ تیری اس

خاوندی کے قربان۔

اور سب نے اسے گھیر لیا۔

ایڈرورڈ۔ کسے امید تھی۔

جارج۔ تم نے اس وقت نہیں پہچانا۔

ایڈرورڈ۔ جی ہاں نہر۔

ڈاکٹر۔ اور مجھے دھوکا ہو گیا۔

ایگنس۔ ردلر بایا انداز سے سنئے ہوئے

اور میں اس حیرت میں کہ یہ مانجھی

یہاں کیسے آگیا۔

ہیرا۔ میں ہی صورت دیکھ کے چہرہ

گئی۔

جارج۔ خیر ہوگا۔ اور ہاں۔ میں

مجرم ہونے کی نسبت تم سب کو کیا محال

ہے۔

ایڈرورڈ۔ تو یہ توبہ۔ پہاٹھان آپ

کیسی باتیں کرتے ہیں۔ ہمیں آپ کی نسبت

کچھ گمان بد۔

ڈاکٹر۔ توبہ آپ اور یہ وحشیانہ محام۔

ایگنس۔ اسس بذات کو خدا ہی ہے

ہیرا۔ اور اس سے یہ کہا کیسے گیا۔

جارج۔ میں تم سب کے ان خیالات کا

شکر گزار ہوں۔

ایگنس۔ یہ ہون سننے پورا ہندو نسبت

کر کیا تھا۔

جارج۔ بیشک۔ اپنے نزدیک تو مجھے پہانسی کے حوالہ کر ہی چکے تھے۔

ایڈورڈ۔ پہانسی ایک طفسر یہ راستہ کا واقعہ خدا کی پناہ۔ کیا کم تھا۔ جارج۔ کم۔ وقت سے پہلے مجھے مار کے تمام خوشتر مٹا دینے کی تدبیر تھی۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ اُس نے اُس رات کے کے جیمین جس نے چند منٹ پہلے میرے مخالف بالکل جھوٹی گواہی دی سی بی کی ڈا دی۔ ورنہ تم مجھے پھر کبھی نہ دیکھتے۔

ایڈورڈ۔ رطکا! آنا کالو ہوگا۔ جارج۔ ہاں۔

ایڈورڈ۔ تو اُس نے کیا کیا۔

جارج۔ اُس نے مجھے ایک بھالی دی اور کہا۔ پل کے نیچے دریا ہے۔ اس میں کود پڑو۔ نہیں یہ بد ذات تمہیں مار دینگے میں نے اُس کی ہدایت پر عمل کیا تب جل نہی۔ اُن نامزد اکوون میں سے کوئی آدمی میرے ساتھ نہ کودا۔ مگر میرے گرنے کے ساتھ ہی ایک گولی میرے کاسے پاس سے نکل گئی۔ میں نے اس خیال سے کہ دشمن زندہ دیکھے پھر بچے درپے فر کرینگے غوطہ لگایا۔ اور بہت دور جا کر نکلا۔ پھر لیٹر غوطہ لگایا۔ اسی طرح غوطہ لگتا۔ بواہت

دور نکل گیا۔ تب تیرا ششہ شروع کیا۔ پہانسی شام ہو گئی۔ اور میں ہنر سے دریا میں پیچکر بہت دور نکل گیا۔ اب میں کسٹارہ پر آیا۔ دکان مجھے یہ دھوتی اور یہ مرزنی۔ ایک ملح منڈیا میں جو بالکل ملی میں نے دو اسٹریٹ فیان اسکی جگہ پر رکھ دیں اور اسے پہن کر ہتھار ہی طرف چلا۔

ایگنس۔ اور چھوڑا اور اٹھوون کا رنگ کیسے تبدیل ہو گیا۔

جارج۔ ہاں۔ یہ میں پہول گیا۔ اُسی منڈیا میں ایک طاق پر سینہ دہری پڑیا رکھی تھی۔ میں نے دو جھٹہ سینہ دہری ایک جھٹہ تو سے کی سیاہی ملائی۔ اور ایک لیمو اس میں ڈال کر خوب حل کیا۔ اُسی کو اپنے چھوڑا اور اٹھوون پر مل لیا۔

ایگنس۔ یہ عجیب سوچھی۔

ہتیرا۔ اسی نے اٹھوون بچایا ورنہ راہ میں اُنکے دشمن دیکھ دیتے تو۔

ایڈورڈ۔ بیشک۔ اور اب بھی بہت احتیاط کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر۔ درست۔ (جارج سے) آپ کا اب کیا ارادہ ہے۔

جارج۔ میں اسی وقت کسی طفسر چلا جاؤ گھر میں نہ رہونگا۔

ایگنس۔ میں یہ کیا۔ تم بہن چھوڑ دو گے۔

جارج - مان - بچہ مجھ سے -

ایگنس - واہ - مجبور سی کیسی -

جارج - تم نہیں جانتیں - اب میں لڑ رہا ہوں
رہنا سنا سب نہیں ہے - جن دشمنوں نے
میں سے ہار ڈالنے کی فکر کی تھی وہ مجھے

زندہ دیکھ پھر میری جان لینے کی تدبیر
کرنے لگے - اور ابھی باز چننا مشکل ہو گا -

اسکے سوا میں نے اپنے باپ کے قاتل کو
ڈھونڈتے اُس سے قصاص لینے - اور

اُنکے اُس کام کو جسکی بدولت انکی جان
گئی - پورا کرنے کا سخت عہد کیا ہے

اس طرح علانیہ طور سے یہاں رہ کر
ان امور میں کامیابی کی کوشش کرنا

بالکل فضول ہو گا - وہ سب مجھ سے بہت
کہنک گئے ہیں - میری کوئی تدبیر چلنے

نہ دینگے -
ایڈرورڈ - یہ تو ٹھیک ہے -

ایگنس - واہ یہ اچھی سنائی - پھر
آئے کیوں تھے -

جارج - تمہیں دیکھنے - اپنی بددقت -
تلوار - خنجر - تیغ - کچھ کپڑے -

اور روپیہ لینے - پیار سی ایگنس - میں نے
جو کام اپنے ذمہ لیا ہے - اسکی نیت

صرف یہی خیال نہیں ہے کہ میں اب جا
سے ایک ناتمام کو انجام کو پہنچاؤں

حاصل کروں - بلکہ اس میں کامیاب ہونا

ہماری قوم اور ہمارے ملک کے لئے
بہت مفید ہو گا - اور ہم انگریز آئندہ

خدا نے چاہا تو ہندوستان میں بالکل
بے خوف و خطر بسر کر سکیں گے -

ایڈرورڈ - یہ ٹھیک ہے - مگر -
ایگنس - کچھ ہو - لیکن -

جارج - تہیں - پیاری - میرا چلا جانا
ہی مناسب ہے - اور ابھی باز خدا نے

چاہا - تو میں تم سے باطمینان ملوث -
پھر باہم جدائی نہ ہوگی - باقی عمر میں

آرام سے بسر کرینگے - مان تم یہ کرنا میرے
آنے کی خبر کو چھپانا - تاکہ انہیں یقین

ہو جائے کہ جارج مر ہی گیا - بلکہ میری
ناگہانی موت پر خوب رونا - انہیں طبعاً

ہو جائیگا - بالکل بے فکر نہ بنائیں گے اور میں
چکے چکے اپنا کام کر دوں گا -

ایگنس - اچھا -
ایڈرورڈ - آپ مطمئن رہئے - ہم یہی

کرنے لگے -
ڈاکٹر - بلکہ ہم ایک اشتہار دے دیں گے

جو شخص جارج کی کچھ خبریں دیگا -
ہم اُسے انعام دیں گے -

ایڈرورڈ - ٹھیک -
ایگنس - اور میں بھی دشمن کی زبان میں

جارج - نہیں - خدا اہو اندھیرا ہو جاوے
تو جلد ون - اور صحو کو یہاں سے جانا
بہت دشوار ہے -
ڈاکٹر - بیشک دشمنوں کے دیکھ لے گا
خوف ہے -

ایڈرورڈ - تو اسی وقت جائیگا -
جارج - ابھی اپنے کمرہ سے ایک تہلی
اشرفیو تھی اور چند ہتھیار لیے اور وٹ
ہوا -

ایگنس - اب تم چلے ہی جاؤ گے اور
متباہے حالات میں کیسے معلوم ہوئے
جارج - میں اسکا کچھ بندوبست کر دنگا
اگر چند روز تمہیں میری خبریت نہ معلوم
ہو تو یہ سمجھ کر مین مر گیا - رنجیدہ نہونا -
خدا نے چاہا - میں بہت جلد کامیاب
واپس آؤنگا -

ایگنس - ٹہٹے - تم سے ملکر ایسی جلدی
جدا ہونا کیسا کچھ ستم ہے - آف آف -
جارج - پیار سی ایگنس - خدا نے چاہا -
تو ہم پھر بہت جلد ملینگے - اچھا اب تم
دونو اپنے کمرہ میں جاؤ -

ایگنس - کیوں ! ایسی جلدی !!
جارج - جلدی نہیں بہت دیر ہو گئی -
رات بہت آئی ہے - میں ہی ایڈرورڈ
اور ڈاکٹر سے کچھ ضروری باتیں کر کے لے گا

خیر عافیت سننے کی دعا کیا کر دے گی -
برون - اور میں آپ کے ساتھ چلوں گا -
جارج - نہیں تم کیسے چلو گے - میں نہیں
معلوم کن مصیبتوں میں مبتلا ہوں گا -
برون - میں ہی ان تکلیفوں کو بہت
خوشی سے برداشت کر دنگا -
جارج - تکلیفیں ہی نہیں - اس میں جاننا
خوف ہی ہے -

برون - ہو کرے - اور کیا میری
جان آپ سے زیادہ پیاری ہے -
راحت اور عیش میں تو میں آپ کے ساتھ
رہا - اب گھر بیٹھ رہوں گا تو باہ - مجھ سے
یہ نہوگا - کچھ ہو - جان میرا مالک
ہوگا - میں مین -

جارج - آہ تم بڑے بہادر ہو -
برون - میں بہادر سی کو نہیں جانتا -
ان - آپ کی دلے اسی ضرورت پر اپنی
جان قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں
اسی لئے آپ کے ساتھ ضرور چلوں گا -
جارج - تو تمہاری بھی خوشی ہے -
برون - جی ہاں -

جارج - اچھا - میں تمہیں ساتھ لے
چلوں گا -

ایڈرورڈ - تو آپ رات بھر تو یہیں
رہینگے -

جاتا ہوں - ۱۰

ایکدش - اچھا۔

جارج اور ایڈورڈ انہیں اُسکے کمرہ کے دروازہ تک پہنچا آئے اور اسی وقت اس کو ٹی بین ایک اور نیا ہنگامہ برپا ہونے کے تیار ہی شروع ہوئی۔ یکایک بہت سے سیاہ چھہ آدمی کو ٹی باغین خودار ہوئے۔ اور بغیر کسی آواز یا آہٹ کے چپکے چپکے چل کر کو ٹی کو گھر لیا۔ اور اُسکے ساتھ ہی کالو پھر پہاڑس پر آمدہ بین نظر آیا۔ وہ تھوڑی دیر برآمد میں چپ چاپ کھڑا رہا پھر سرنگا کے دروازہ پر پہنچا۔ مگر افسوس بند پایا۔ لیکن کھڑکیاں کھلی دکھائی دیں۔

کالو جلدی سے اوچلکرا ایک کھڑکی چڑھ کے اندر کود گیا۔ اسی وقت بیرون اتفاقاً اس کمرہ میں آیا اور اُسے اس طرح کہتے دیکھ کر بہت متحیر ہوا۔ قریب تھا کہ چلا آئے مگر کالو نے جلد ہی سے ہونٹوں پر اونگلی رکھ کے چپ رہنے کا اشارہ کیا اس سے خاموش ہو گیا۔

کالو۔ (اُسکے قریب پہنچ کر چپکے سے) چپ نہ ہو۔ میری بات کان لگا کے سنو۔ بیرون۔ کہو۔

کالو۔ تم سیاہ اس کو ٹی کے رہنے والے بہت خطرناک حالت میں ہو۔ جلد ہی ہو پھار

ہو جاؤ۔ اپنے آپ کو بچانے کی فکر کرو۔ بیرون۔ خطرناک حالت۔

کالو۔ مان۔ مان۔ جلدی ایڈورڈ کو خبر کر دو۔ جاؤ۔ جاؤ۔ جاؤ۔ دوڑ جاؤ۔ جرجن۔ یا اللہ خسیں۔ کالو تم نے پیغمبر نبی کے مجھے بدحواس کر دیا۔ اب میری ٹانگین سیسے قابو میں نہیں رہیں۔ دوڑو کیسے۔

کالو۔ جاؤ۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ۔ اپنے بچانے کی فکر کرو۔ ورنہ تم سبکی جانے خیر نہیں جاؤ۔ میں یہاں پچھہ پر کھڑا ہوں۔ بیرون۔ تو یہ عجیب ناپاک ملک ہے۔

وہ بہت جلد اس کمرہ سے چلا گیا۔ اور کالو نے اپنے دل سے یہ باتیں شروع کر دیں وہ اس وقت میں اوس دہم کھانے سے ڈر گیا میں نے اپنا اظہار بدل دیا۔ گریاب میں اپنی اس پہلی تقصیر کا معاوضہ کرونگا۔ ایٹنس اور میرا کاکرہ وہ ہے۔ میں اُس کے صوف پر کھڑا ہو جاؤں۔ جو کوئی دشمن آئیگا جب مجھے مار لیگا۔ تو اندر جا بیگا۔

ایٹنس کے کمرہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ اسی وقت اُن آدمیوں سے جو کوئی گھر سے کھڑے ہیں ایک شخص برآمد میں آیا۔

اور چپکے سے بڑھ آیا۔ کالو جو یہاں تو بالکل اندھیرا ہے۔ اور دروازہ بھی سب

منع کرتے ہو۔ اور وہ مرند اور گراہ کو زنا
نہیں چھوڑتے۔

کالو۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ تم مجھے مار دالو
جنگلی۔ دیکھہ میں پھر کہتا ہوں یہ آقا
نہ کر۔

کالو۔ اور میں پھر کہتا ہوں تم اندر میں
جاسکتے۔

جنگلی۔ تو اب میری خطا نہیں۔ تو
جیسا کریگا۔ اسکی نذر پائیگا۔

اور وہ چھری لیکر اسکی طرف بڑھا۔
کالو اپنی جگہ سے نہ ہٹا۔ اور زور سے چلایا
دو دوڑو۔ دوڑو۔

جنگلی۔ چپ چپ۔

کالو۔ کیسا چپ۔ دوڑو۔ (بہت زور سے)
دوڑو۔ دوڑو۔ خدا کے واسطے جلدی
میری مدد کرو۔

جنگلی۔ تو مجھے مرنا ہی چاہئے۔

یہ کہہ اس نے چھری کالو کے پہلو پر
مار سی غریب مظلوم چیخ مار کے وہیں
گر پڑا۔

یہ آواز کوٹھی کے سب کمروں میں
پہنچ گئی۔ اور فوراً ہی ہر ایک کمرہ کے
دروازہ کھل گئے۔

جنگلی۔ اس کمبخت نے سبکو ہوشیار کر دیا
خیر کچھ عجز نہیں۔ اگر وہ سب میرے

بند ہیں۔ میں اندر کیونکر جاؤنگا اور
ایک چھوٹی لائٹیں اپنی کمرے کھولے ہائے
میں لے لی۔ اور اس کے ٹپ کو جو اسکی روشنی
کو دیکے ہوئے تھا۔ گھما کر دھندلایا اس طرف
جدا ہر وہ جانا چاہتا ہے ڈالی۔ اب اسے
کالو دروازہ پر کھڑا دکھائی دیا۔
جنگلی۔ آنا کالو تم ہو۔

کالو۔ ان۔ میں ہی ہوں۔

جنگلی۔ یہاں کیا کرتے ہو۔

کالو۔ دیکھتے تو ہو۔

جنگلی۔ بیشک۔ مگر میرے ہی سمجھ میں نہیں
آتا۔

کالو۔ میں اس دروازہ کی نگہبانی کرتا ہوں

جنگلی۔ میرے لئے یہی۔

کالو۔ سیکے واسطے۔

جنگلی۔ اور میں اندر جانا چاہتا ہوں۔

کالو۔ نہیں۔ تم نہیں جاسکتے۔

جنگلی۔ پہوانی مانا کا حکم ہے۔

کالو۔ ہو اگر سے میں نہیں ماننا۔

جنگلی۔ یہ بڑی نادانی۔ اور بڑی خطا

ہے۔

کالو۔ کیسی خطا۔

جنگلی۔ (خفگی سے) ہمیشہ ایک طرف ہو جا۔

کالو۔ ہرگز نہیں۔ تم نہیں جاسکتے۔

جنگلی۔ ہوشیار۔ دیکو جو تم اپنے بہائیوں کو

مقابلہ میں آئینگے۔ میں اپنے آدمیوں کو
بلانوں لگا۔ اور خوب جی کھینچے ہم۔
لڑینگے۔ یہ فقرہ تمام ہوتے ہی جارج
بندوق لئے۔ ایڈورڈ ڈاکٹر مار
ہر دن کے ساتھ باہر نکلا۔ ہر دن
روشنی دکھائی۔ اور نہ جھپٹ کر آمد میں
پہنچا۔ جنگی کو دیکھنے چلا کے کہا: "مردوسی
بد ذات۔ ظالم" اور فوراً بندوق کا فیر کیا
گوئی جتنی کے سر میں لگی۔ وہ زمین پر گرے
پڑے لگا۔

جارج - مر گیا۔ سزا مل گئی۔
ایڈورڈ ڈاکٹر مار کالو کے جسم سے ٹھوکر کھا کر
ہین! یہ کون ہے۔ راس کی طرف جھک کر
اسے۔ ایک زخمی لڑکا مر رہا ہے۔ یا
یاسا اید مر گیا۔

ہر دن - ہے ہے۔ یہ مر گیا۔ جسے اسی
نے مجھے وہ خبر دی تھی۔ اُن ظالموں
نے اسے مار ڈالا۔

جارج - (کا لو کی طرف دیکھ کے) - تو
کا لو ہے۔ (روشنی میں اچھی طرح دیکھ کے)
اٹھ خون میں نہا گیا ہے۔ مگر میں جانتا
ہوں۔ زخم کاری نہیں کہ اس کی جان لیتے
جسم اسے بچا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر دیکھ کر
اور کا لو کو اپنے بازو پیراٹھا تو اسکا
سنگھنے کہنے پر نہ کھ لیا۔

جارج - (کا لو کی طرف دیکھ کے) - تو
کا لو ہے۔ (روشنی میں اچھی طرح دیکھ کے)
اٹھ خون میں نہا گیا ہے۔ مگر میں جانتا
ہوں۔ زخم کاری نہیں کہ اس کی جان لیتے
جسم اسے بچا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر دیکھ کر
اور کا لو کو اپنے بازو پیراٹھا تو اسکا
سنگھنے کہنے پر نہ کھ لیا۔

جارج - (کا لو کی طرف دیکھ کے) - تو
کا لو ہے۔ (روشنی میں اچھی طرح دیکھ کے)
اٹھ خون میں نہا گیا ہے۔ مگر میں جانتا
ہوں۔ زخم کاری نہیں کہ اس کی جان لیتے
جسم اسے بچا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر دیکھ کر
اور کا لو کو اپنے بازو پیراٹھا تو اسکا
سنگھنے کہنے پر نہ کھ لیا۔

جارج۔ راز کو بغور دیکھو۔ کسے ایڈر ورڈ
(سے) یہ دیکھو اسکے بازو پر ویسا ہی نشا
ہے۔ جیسا اُس چھڑی کے دستہ پر
تھا۔ اور وہی حروف بنے ہیں۔
ایڈر ورڈ۔ ہاں یہ بہوانی کی مورتنہ ہے
اور یہ بہوانی لکھنا ہے۔

جارج۔ ہاں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے
یہ بھی اُسی گروہ کا ہے۔ اسی سبب
سے اس نے میسے بر خلاف گواہی سی
ہتی۔

ڈاکٹر۔ کیا عجیب۔ اس ملک کی سب باتیں
حیرت انگیز ہیں۔

اب کالو ہوشمین تھا۔ اور چپکے یہ
باتیں سن رہا تھا۔

کالو۔ سرکار۔ اب مجھ سے اندیشہ نہ کیجئے
بیشک میں نے آپ کے خلاف گواہی
دی تھی۔ مگر ایک ایک خاص سبب تھا۔
جارج۔ کیا۔

کالو۔ بتا دوں گا۔ میں آپ کا جان نثار
خیر خواہ ہوں۔ بڑی سی سرکار کے قاتل
کی تلاش میں اب میں آپ کو مدد دے لگا۔
اور تھوڑی دیر کے بعد سب حال افصل
آپ سے کہوں گا۔ آپ اس وقت مجھے میسے
حالیہ چھوڑ دیجئے۔ اُن بیگناہ لڑکی کو
بچائے۔

جارج۔ اُنہیں بچائیں! کیا اُن پر
حملہ کریں گے۔

کالو۔ حملہ کیا۔ آپ ذرا بھی توقف کریں گے
تو وہ دونو غائب ہو جائیں گے۔
جارج۔ رخصت سے چلا کر بد ذات۔ ڈاکو
اب کیا کیا چاہتے ہیں۔

کالو۔ سرکار۔ اس تاریکی میں وہ سب
اس کو ٹپکی کے گرد بجا چھپے کھڑے
ہیں۔ قریب تر اپنا کام کرنا چاہتے
ہیں۔ آپ ہوشیار ہو جلیٹے۔ جلدی
انکی خستہ تلچم۔

جارج۔ ایڈر ورڈ۔ ڈاکٹر صاحب آپ ہی
دونوں کے کرہ میں جلدی جائیے اُنہیں
پہان لے آئیے۔ ہم یہاں انکی حفاظت
کریں گے۔

دونوں دھڑلے اور جارج نے کالو
سے باتیں شروع کیں۔
جارج۔ کالو۔

کالو۔ جی۔
جارج۔ تیری زبان قابو میں ہے۔
کالو۔ جی ہاں۔

جارج۔ آج تو نے لارڈ کے حضور میں
جھوٹی گواہی دیکر مجھے پھنسا دیا۔
کالو۔ جی ہاں۔

جارج۔ تو مجھے تباہ کرنا چاہتا تھا۔

زخم سے پھر بہت سا خون نکلا۔ اور اس کی زبان بند سی ہو گئی۔ ذری دیر کے بعد بڑی کوشش کر کے اس نے لو لکڑائی زبان سے چپکے سے کہا "وہیں مرا۔" اور چپ ہو گیا۔

جارج۔ کالو۔ کالو۔ خدا کے لئے ذرا اپنے آپ کو منہ ہلے رہو۔ ڈاکٹر ابھی آتا ہے۔ وہ منہ ہارا علاج کریگا تم چٹھے ہو جاؤ گے۔ اب مجھے تمہاری رفاقت کی بہت ضرورت ہے۔ کالو۔ کالو۔ بو۔ تو ہے ہے۔ یہ تو بالکل چپ ہو گیا۔ جواب ہی نہیں دیتا۔ کالو۔ اے کالو رافسبا یہ مددگار ہی چلا۔ (اُس کا سر اٹھایا) کالو جو ایدو۔ اب کالو کی آنکھیں تھیں ناکتے پاؤں سرد ہو گئے۔ اور انہیں پیچھ ہونے لگا۔ اسی وقت ایک کمرے سے بندہ آواز آئی۔ اور ذری دیر کے بعد پھر دوسری آواز ہوئی۔ ایک دروازہ کھلا ایدو رڈ جارج کے پاس آنا نظر آیا۔ ایدو رڈ کارنگ بالکل زرد ہے چہرہ سے یاس اور حشر کے سیاہ بشت ہی ٹپکی پڑتی ہے۔

جارج۔ خیر ہے۔

ایڈورڈ۔ خیر کیسی۔ تباہ ہو گئے۔ لٹ گئے۔

کالو۔ تباہ کرنا۔ نہیں مگر نہ نہیں۔ جارج۔ مگر اس وقت تو نے میرے ساتھ پوری دشمنی کی۔ گویا تجھے مجھ سے عداوت ہی تھی۔

کالو۔ عداوت!۔ نہیں۔!! میں آپ کا جان نثار ہوں۔

جارج۔ تو مہاراجان تبار ہے۔ میں کیسے یقین آئے۔ تو نے خود میں لگا کر دیا۔ آخر اس سے کیا مقصود تھا۔ کالو۔ سرکار۔ مجھے حکم ماننا چاہئے۔ یا موت کو اختیار کرنا۔

جارج۔ کس کا حکم۔

کالو۔ بہوانی کے بیٹوں کا۔ اور میں نے اس وقت انکی اطاعت کی۔

جارج۔ اباجان کا قاتل ہی ایسا ہی ہے کالو۔ جی مان۔ اور یہ ظالم ہر جگہ پوشیدہ یا ظاہر سے موجود رہتے ہیں۔ انہیں نے تمہیں چھوٹے حلقہ میں گھیر لیا ہے۔ اور تمہیں ہی بارڈر لائن کے تم اپنی خطا کرو۔

جارج۔ اور ان بد ذات ظالموں کو یہاں کس نے بھیجا ہے۔ وہ کیوں میری

جان کے دشمن ہو گئے ہیں۔ اچھا انہوں نے

مجھے کیوں رخی کیا۔ کالو نے جواب دینا

چاہا۔ مگر طاقت نے جو ایدو!۔ اسی وقت

جیاج۔ رہبت گھرا کر / ایگنس اور ہیر۔
ایڈرورڈ۔ آ۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔
گئیں۔

تیسواں باب

کوٹھی میں آگ لگ گئی

جیاج یہ شکر بہت متروک ہوا تھا اور
دیر تک خاموش بے حس حرکت
کھڑا رہا گویا ایگنس اور ہیر اپنے ساتھ
اسکے روح کو بھی لیگئیں۔ اب اسکا جسم
بالکل بیجان ہے۔ دیر کے بعد اس نے
اپنے حواس درست کئے۔ اور انگلیں
آواز سے کہا۔ وہ انہیں کون لیگیں
ایڈرورڈ۔ یہی بد ذات ڈاکو۔
جیاج۔ ہمیں ان کا کچھ کرنا چاہئے۔
ضرور۔ ضرور۔ یا ہم انہیں لے آئیں گے
یا ان مودوں سے لے لوں گے۔
ڈاکو۔ بیشک۔

اسی وقت بیرون بہت گھبرا ہوا
آیا۔ اور نہایت ہی خوفزدہ آواز
سے کہا۔ "غضب ہو گیا مودوں نے"

بنگہ میں آگ لگا دی۔
جیاج۔ آگ لگا دی۔
بیرون۔ جیاج۔ وہ دیکھتے۔ ہر طرف
سے شعلہ اوتھ رہا ہے۔ ہیر ایک کونہ کی
کھڑکیوں سے دھواں نکل رہا ہے۔
اور سرکھی نکرے ان کے چہرے کے جل ہی
ہیں۔ اب جلد ہی رہائے۔

جیاج۔ بہانے۔ خوب لکھی۔ میں انہیں
شعلوں میں گود پڑونگا۔ اور جس طرح
ہلکے ہو گا انہیں طے کہ کسے ڈاکو ان
کی جان پر جا پڑوگا۔ انہیں اس
بد ذاتی کی سزا دوں گا۔

اسی وقت ایک ساتھ کئی بند و توکی
آواز ہوئی۔ اور گولیوں نے نشست گاہ
کے پردہ کو چیلنی کر دیا۔

بیرون۔ اب ہم نہیں بچتے۔ ان شعلوں
سے بچنے۔ تو یہ گولیاں ہمیں چھو رہی
ہیں اب ہمیں صرف یہی اختیار ہے۔
کہ ان دو طرح کی موت سے ایک کو پسند
کر لیں۔

ایک اور بارہ سڑکے۔
جیاج۔ اچھا۔ اب ہمیں انکا جواب دینا
چاہیے۔ اترنا تو ہے ہی۔ پھر مردی
اور مردانگی سے کیوں جان نہ
دیں۔

مگر میں بچ گیا۔ اور اب مجھے جس عہد کی پابندی کرنی ہے۔ میں اپنی ملکیت سے نکل آیا۔ مجھ سے ان سے کچھ تعلق نہیں۔ میں اب ہمیشہ کے لئے آپ کا ہون۔ آپ کو ان کے حالات سے آگاہ کروں گا۔ اور ان کا مالک بناؤں گا۔

جارج - ان کا مالک !

کالو - جی ہاں۔

جارج - اور تم یہ کر سکتے ہو۔

کالو - میں کر سکتا ہوں۔

جارج - اور ایگنس - اور میرا کالو

بھی لگا سکتے ہو۔

کالو - جی ہاں۔ مجھے ساتھ لے چلے۔

میں آپ کو لے چلے گا۔ اور ہم انہیں

ابھی ڈھونڈ لینگے۔

جارج - کہاں۔

کالو - بہوانی کے مندر میں۔

جارج - (کالو کو کندھے پر اٹھا کر)

چلو۔ (ایڈورڈ ڈبلیو غیرہ سے) بہاگو۔

مخلد سی بہاگو۔ خدا ہمارا مدد کرے گا۔

اب تو ہمیں دو گنا ہون کا بدلہ لینا ہے۔

ایڈورڈ - بہاگین گدہ سے ہر طرف

تو آگ ہے۔

جارج - آہ۔ آگ ہمیں نہیں جلائیگی۔

اور ایک کھڑکی پر اچھی بندوق رکھ کے فیہ کیا۔ گہرے گہرے دھوئیں کے سپ سے کچھ منظر آتا تھا۔ مگر اسکی گولی شاید سہارا ہوئی۔ کو بندوق کی وار کے ساتھ ایک آدمی کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ اور اسکے ساتھ ہی ایڈورڈ۔

برون اور ڈاکٹر نے بھی فیسر کیا۔

اسی وقت آگ کے شعلہ اور بلند ہوئے

ڈاکٹر۔ اب ہم نہیں بچتے۔

جارج - نہیں بچیں اور نہیں۔ خدا ہماری

مدد کرے گا۔ ہم ان ڈاکوؤں کو پوری

سزا دینگے۔

ایڈورڈ - کیسے آگ نے تو ہمیں گھیر لیا

ہے۔ تھوڑی سی جی میں جلا کے خاک

کر دیگی۔

جارج - نہیں۔ ہرگز نہیں ہم اسی

آگ میں ان ڈاکوؤں تک پہنچنے کی راہ

نکال لینگے۔

اب کالو کو ہوش آ گیا۔ اُس نے

بہت ضعیف آواز سے کہا: "سہارا۔ سہارا"

جارج نے اسکی دھیمی آواز سن لی بہت

خوش ہو کر جواب دیا: "آہ۔ تو اب تک

زندہ ہے۔"

کالو - جی ہاں۔ آپ پر تصدیق ہونے

کے لئے۔ انہوں نے تو مجھے مار بھی لایا تھا

برون۔ اُنکے فرشتے بھی دروازہ کھلیں
دیکھ سکتے۔ چلے بھی۔

سب زمین کے نیچے ایک ناخول میں
جو باہر سے بالکل آتش دان کی وضع کی

بنائی گئی ہے کہے۔ برون نے ایک کچھ
کھڑے ہو کر زور سے اپنے پاؤں زمین

پر مارے۔ فوراً اُسکے پاؤں کے پاس
ایک تختہ جس پر سرخ پتھر کا سا روغن

ہے۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اُسکے نیچے
ایک زینہ نظر آیا۔ سب اُسکے اندر داخل

ہو گئے۔ برون نے پھر ایک زینہ پر جو
شاید دوسرا ہی تھا۔ ویسے ہی پاؤں

دے مارے۔ تختہ اپنی جگہ پر آگیا۔
دروازہ بند ہو گیا۔

جارج۔ وفادار برون۔ اس وقت تمہیں
ہم سب کو بچایا۔

ایڈورڈ۔ اور اس میں تاریکی نہیں
ہے۔

برون۔ ہوا اور روشنی پہنچانے کے
لئے متعدد درمندان رکھے ہیں۔

اور اس خوبصورتی سے انہیں ایسی
جگہ بنایا کہ کسی کو انہیں دیکھ کے کچھ

بھی گمان نہیں ہو سکتا۔
سب تہوڑی دیر اسی تہ خانہ میں چپے

بیٹھے تھے۔ پھر سڑک سے نکلا کھڑے۔

اور ہر سے چلو۔
ایڈورڈ۔ یوہی نہیں۔ مگر آگ سے بچ گئے

تو انکی بند و قونسی باڑہ ہمیں زندہ نہ
جانے دیگی۔

برون۔ ٹھیک۔ ایک کام کیجئے۔ اس
کوٹھی کے نیچے تہ خانہ ہے اس میں چھپ

رہیئے۔ تہوڑی دیر میں تمام کوٹھی
جل کر خاک کا انبار ہو جائیگی۔ اور یہ

ڈاکو اپنا کام کر کے چلے جائینگے۔ ہم
اُس سڑک سے جو باغیں جا کر ختم ہوتی

ہے۔ نکلا کر جد ہر جی چاہے گا روانہ ہوئے
جارج۔ تہ خانہ۔

برون۔ جی ہاں۔ یہ کوٹھی کسی ہندو
نے بنائی تھی۔ اُس نے اپنے مذاق

کے موافق تہ خانہ بنایا۔ اور اُسکے دو
دروازہ رکھے۔ ایک اس زمین کے

نیچے اور دوسرا باغیں۔ بڑی سڑک سے
یہ کوٹھی اُسی کے وارثوں سے منول

میل۔
جارج۔ اور میں نے انک تہ خانہ نہیں

دیکھا۔
برون۔ نہ دیکھا ہوگا۔ جلد ہی بہاگ

چلے۔
سج۔ مگر وہ لوگ تلاش کر نیے۔

تو دروازہ کو دیکھ کے اندر گس آئی گئے

ایک عورت جو پوجارن معلوم ہوتی تھی ہے۔ اور اُسے بہت عورتیں گھیرے ہیں پوجارن ایک ماتھے اور پرسید ماتھا ہوتا ہے۔ اور دوسرے ماتھے میں کوئی نام معلوم چیز ہے۔

پوجارن۔ اُسے بہوانی مانا کے پوجا کرنے والے یو سنو۔ ایک بار یک آواز۔ جی مان۔ ہم سنتے ہیں۔

پوجارن۔ ہماری عبادت کا وقت آگیا۔

وہی آواز۔ اور ہم مستعد ہیں۔ پوجارن۔ اچھا بھجن شروع کرو۔ سب بھجن گانے لگیں۔

ایک۔ مانا بہوانی ہم سب چیر رہی تھاری دوسری۔ کالے کرتار۔ تیرے بلہاری تیسری۔ ٹہنگ بٹوار کرین تیری سیوا۔ چوتھی۔ تو انھی ہے ملک ہم تیرے داری۔ پوجارن۔ مانا بہوانی ہم تیرے بلہاری۔ سب ایک ساتھ تال دو۔

سب۔ مانا بہوانی۔۔۔۔۔ پوجارن۔ ادبھی سرودھن۔

سب نے اپنی آواز دنگو بلند کر دیا۔ پوجارن۔ رڈری دیر کے بعد اچھا رہو۔ سننے دو۔ متبرک ڈھول کچھ بستی ہے

تاج۔ خدا ہمیں کامیاب کرے گا۔ اور اسی کا پر زور ماتھے ہیرا اور لگنس کو بچا ریڈرورڈ اور ڈاکٹر ہے) اب تم ہم سے جدا ہو جاؤ۔ لارڈ کے پاس جاؤ۔ جو کچھ ہم سپرد گزارا ہے۔ سب ان سے بیان کرو۔ اور وہیں ہماری خبر کے منتظر رہو۔ ہم اب اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ ان سے جدا ہوا۔ ریڈرورڈ ڈاکٹر۔ لارڈ کی کوٹھنی کی طرف چلے اور جانچ کاٹو اور برون کو لے کر واپس ہوا۔ انہیں جانے دیکھے۔ جب تک یہ کہیں پہنچیں ہم آپ کو بہوانی کے مندر کی درشن کرائیں۔ بہوانی جی کل مندر جی مان۔ کون بہوانی۔ ان ناپاک ڈاکوؤں کے عقیدہ کے موافق انہی سرپرست۔ انہیں خارتگر می پر بامور کرنے والے۔ لیجئے۔ مندر پریشان نظر ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھو۔

اس وقت یہ متبرک مندر بالکل تاریک ہے۔ اسکے عین وسط میں ایک سہری سنگ سُرُخ کے جیسے اکثر متفرد ہیں قبے گرد بنی ہوتی ہے۔ بجی ہے اس میں ایک لوہے کا دروازہ لٹکا ہے جس میں تیل کا بڑا قفل پڑا ہے۔ دروازہ کھٹکے پاس

سب اس سہری کی طشت جھین ہوں
 رکھتی ہے۔ متوجہ ہوں۔ اور یکایک تمام
 مندر میں سناٹا چھا گیا۔ اسی وقت کالو
 کا چہرہ ایک دروازہ میں نظر آیا۔
 کالو۔ (رہتی پھر کر) آؤ جلد ہی آؤ
 جاوے اور بیرون دونوں ایک راستہ
 سے برآمدہ میں آئے۔

کالو۔ جلد ہی جلد ہی۔ اور بہت شہری
 سے۔ یہاں بہت خطرہ ہے۔ اس کی
 اطراف میں ہزاروں یہاں کی
 حفاظت کے لئے پوشیدہ ہیں۔ انہیں
 سے کسی نے ذرا ہی اشارہ کیا تو سب
 ڈوڑ پڑینگے۔ اور ہم سب تباہ ہو جائیں گے
 جاوے۔ اور یہ عورت کون ہے۔
 کالو۔ بہوانی کی پوجارن۔ اور ایک
 سہیلیاں رات دن یہاں رہتی ہیں۔
 جاوے۔ ہر گھڑی۔

کالو۔ جی ہاں۔ مگر جب متبرک ڈھول
 انہیں حکم دیتی ہے تو یہاں سے ہٹ
 جاتی ہیں۔

جاوے۔ متبرک ڈھول۔
 کالو۔ جی ہاں۔ اس سہری میں
 بہوانی جیسی سورت کے سامنے ایک
 ڈھول رکھتی ہے۔ وہ کبھی بھی خود بخود
 بجتی ہے۔

جاوے۔ کب۔
 کالو۔ جب کوئی خاص سہرا اس گروہ
 کا آٹھ والا ہوتا ہے۔
 جاوے۔ اور تمہیں یہ باتیں کس نے بتائی
 کالو۔ میں نے پہلے کبھی آپ سے اس کا
 ذکر نہیں کیا۔
 جاوے۔ کبھی نہیں۔

کالو۔ خیر۔ اب ہی۔ میں بچتی ہوں
 بہوانی کا غلام ہوں۔ اور انہیں پوجا
 میں میں نے پرورش پائی ہے۔ اسی سے
 انکی سب باتیں اس کے تمام رائے خوب جانتا
 ہوں۔ اور ان کے تمام پوشیدہ اور
 متبرک مقامات سے خوب واقف ہوں
 جاوے۔ کالو۔ اگرچہ ایک بار تم نے مجھ سے
 بڑی دغاکی۔ مجھے تباہ کر ڈالا تھا۔ تاہم
 میں تمہیں بہت معذور اور اپنا پیارا خادم
 سمجھتا ہوں۔ لیکن۔

کالو۔ میں نے شرم سے سر جھکا لیا۔
 جاوے۔ کہیں آج بھی تو نہیں کوئی
 جال پھیلا گیا ہے۔

کالو۔ نہیں۔ نہ کار۔ وہ دن گئے۔ اب
 میں آپ کا خیال کو دل سے
 ادا نہ کر سکے۔ اور اگر اب ہی شبہ ہے
 تو میسر ہی بانو کو خوب چاچکے۔ جب انکو
 ذرا ہی اغوشش معلوم ہو تو فوراً بجے گا۔

بکھنے لگیں۔ چند منٹ یہ آواز ایک حالت
سے آتی رہی۔ پھر خود بند ہو گئی۔
ہمارائی۔ ہمارے بھائی یقیناً کاسیا
ہوئے۔ تھوڑی سی دیر میں وہ ہمارے
پاس آ جائیگے۔

چوبیسواں باب

پانچ منٹ کے بعد خود بخود ایک پہلو
میں ایک دروازہ کھلا۔ اور چند برہمن
کئی چوہارن اور ایک عورت انھی افسر
سب مندر میں داخل ہوئے۔ یہ افسر
وہی چوہی چوہارن ہے۔
چوہی۔ متبرک ڈھول کسی درخواست
سے نکلی۔

ہمارائی۔ مسبری۔

چوہی۔ اور آپ کون ہیں۔

ہمارائی۔ بلکہ۔

چوہی خاموش ہو گئی۔ اور اس کے
برقعہ کا جامن اوٹھا کے اپنی آنکھوں
سے لگالیا پھر اُسے کئی بار بوسہ دیا
اس کے بعد کہا۔ اور آپ کی آرزو کیا
ہے۔

اب کام انجام کو پہنچا چاہتا ہے۔ ہمنے
جو شہرنگ اتنی مدت میں آہستہ آہستہ
کہو دی تھی۔ اس دو دن میں تمام
ہو کر اڑا ہی چاہتی ہے۔
سب جاضون خوش ہو کر اڑی

جلد۔

ہمارائی۔ ہم مستعد ہیں۔ اور تم پند
شریب یہ ثابت ہو جائیگا۔

راجہ۔ اب کیا ہونا چاہیے۔

ہمارائی۔ رسیاسی سے اب شگون
لینا چاہیے۔

سیاسی۔ کس طرح۔

ہمارائی۔ وہی معمولی۔

سیاسی۔ اس متبرک ڈھول سے۔

ہمارائی۔ ہاں اُسے بجا دو۔ اگر اُسکے
ساتھ سب ڈھول جو ان محرابوں میں
بٹھے ہیں بچھین تو سمجھو شگون موافق
ہے۔

سیاسی۔ بہت خوب۔ ہندوستان
کی ملکہ صاحبہ حضور والا کے حکم کی تعمیل
کیجائیگی۔

سیاسی اونٹن کے جس سہری
کے سامنے کھڑا ہونگیا۔ اور اندر سے
ڈھول کی آواز زور زور سے آنے
لگی۔ اُسکے ساتھ ہی اور ڈھولیں بھی

وہ مر گیا یا زندہ ہے میں اسی کی ہوں۔
اور ہمیشہ اسی کی رہوں گی۔
راجہ۔ (رہلا کر) یہ کہو۔ اچھا دیکھا جائیگا
دیکھو۔ خبردار رہو۔ تم مجھے ذلیل کر رہی
ہو۔
ایگنس۔ خبردار ہوں۔ تو مجھے کیا ڈرتا
ہے۔
راجہ۔ تم میرے اختیار میں ہو۔
ایگنس۔ نہیں بلکہ میں خدا کے اختیار
میں ہوں۔ اور تو بھی۔
راجہ۔ کیسا خدا۔ تو میرے اختیار میں
ہے۔ جب تک میں تیری خوشامد کر رہا ہوں
جب تک ٹھیک ہے۔ اور میں ضد پر آیا۔
تو جی سی ہوگی۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں
ہوش میں آ۔
ایگنس۔ تو اپنی ہوش کی دوا کر۔ مجھے
کیا ڈرتا ہے۔ میں نہیں ڈرتی اور نہ
ڈروں گی۔ زیادہ سے زیادہ تو میری
جان لے سکتا ہے۔ سو میں بخوشی
مرنے کو مستعد ہوں۔ مگر تجھے چاہئے
تو کیسا ہی محرز۔ مالدار۔ اور خوب۔
کیون نہو۔ اپنا دل نہیں دے سکتی۔
راجہ۔ بیشک۔ میں تجھے مار سکتا ہوں
اور ایسا ہی کر دوں گا۔
ایگنس۔ پھر تامل ہی کیا ہے۔ خدا کے

لے مجھے جلد مار ڈال۔ میں جا رہی
ہوں۔ جا ملو گی اور تیرے ہیبت منوں ہوں گی۔
راجہ۔ (روزی تامل کر کے) تو قبر میں
میرے ہیبت کی فتنہ رہو گی۔
ایگنس۔ قبر میں۔ تو جلد ہی ہونا چاہئے۔
کہ میں میں خدا سے نجات پا جاؤں۔
اد۔ اس نے یہ خیال کیا کہ راجہ یہ سنگ مرمر
مارنے کے لئے چھڑی رکھا لیگا۔ مگر اس
کی توقع کے خلاف ہوا۔ راجہ اوٹھ کر
کے پاس گیا۔ اور گھنٹی بجائی۔ گھنٹی بجوا
ہی۔ جو دوا صراحی اور گلاس لی کر حاضر
ہوئی۔ راجہ نے آگے بڑھ کر دو نوچریں
اس کے ہاتھ لیں۔ اور صراحی کے
سے اس گلاس کو پیا۔
راجہ۔ (گلاس ایگنس کو دیتے ہوئے) تو
اسے پی لو۔
ایگنس۔ کیوں۔ اسے پیکر مر جاؤ گی۔
راجہ۔ ہاں۔ مگر دیر ہوگی۔
ایگنس۔ تو میں پیتی ہوں۔
گلاس اس کے ہاتھ سے لی کر ایک ہی
گھونٹ میں پی گئی۔
ایگنس۔ (روہ عرق پیکر) خداوند! جس
طرح کہ عیسایہ ارامنیتران خونین کے ہاتھ
سے مارا گیا ہے۔ ایسے ہی میں اس پر بخت
ظالم کھا کھا سے مرنے ہوں۔

قدم پر موت کا سامنا ہے۔ صرف وہ
خار ہے خطرناک نہیں ہے۔ جو اس مندر
میں پوشیدہ ہے۔

تہارانی۔ اور ہی ہیں؟ اور وہ کیا
ہیں؟

جوبی۔ اگر کسی کا پاؤں اس پتھر پر چا
ڈھول فوراً بجنا شروع ہوتا کہ ہم
مند میں آجائیں اور جو اس پتھر پر
یہ سیل فوراً پاؤں کے نیچے سے نکل جائے
اور وہ آدمی خار میں گر پڑے۔

تہارانی۔ اچھا۔ اب ہمیں متبرک سلاح خانہ
دکھائیے۔

جوبی۔ سلاح خانہ۔

تہارانی۔ ہاں۔

جوبی۔ بہت اچھا۔ میں مستعد ہوں۔

تہارانی۔ اور میں منتظر۔

جوبی۔ بہت خوب۔ سب ہوشیار ہوؤ۔
تمام حاضرین منہ کے بہل زمین پر

لوٹ گئے۔ جوبی نے ایک گوشہ میں جا
زمین پر پاؤں زد پر سے ماری فوراً فرش

کے پتھر کا ایک چوٹا ادبہ لگایا۔ اس کے
نیچے ایک ڈالوان تنگ رستہ کے بعد

ایک بڑا کمرہ جو متعدد در و شندالوں سے
اچھی طرح روشن ہے۔ نظر آیا۔ اس میں

آلات حرب بشمار ترتیب وار رکھے ہیں۔

تہارانی۔ صرف یہ بات سب کو دکھانا چاہی
ہوں کہ بہوانی ہمیشہ اپنے تابعدار کو
نگہبانی کرتی ہے۔

جوبی۔ اور یہ کیسے ثابت ہوگا۔

تہارانی۔ اسکا ثبوت یہی ہے کہ انہیں یہ
دکھایا جائیگا۔ کہ وہ انعامات جو ہماری

قوت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اس مندر
میں اتناک موجود ہیں۔

جوبی۔ انعامات جو ہماری خوشدلی کے
صنہ میں دیئے جاتے ہیں ہمیشہ موجود

رہیں گے۔

تہارانی۔ اور یہ دن کونسا ہے۔

جوبی۔ وہی جس میں بہوانی۔ ہندوستان کے
شان شوکت قائم رکھنے کے لئے ایک

خاص آدمی کو منتخب کر کے برقعہ اور ٹوپی
عمایت کرے گی تاکہ وہ روئے زمین پر بہوانی

کا ڈانکا بجائے۔

تہارانی۔ اور یہ کب ہوگا۔

جوبی۔ کیا معلوم کل ہی ہو جائے یا
ایک ہزار برس میں بہوانی مائتا خود چلی

ہوئی۔

تہارانی۔ تم خوب جانتی ہیں۔ جوبی پوچھا
ان راز کو اچھی نگہبان ہے۔

جوبی۔ میں اپنا فرض ادا کرتی ہوں
مگر یہ آسان کام نہیں ہے۔ یہ میں ہر ایک

اور میں وسط میں بہوانی کی سورت ہے جسے برقعہ چھپائے ہوئے ہے۔
تھارانی۔ بہائیو۔ ماما بہولنی کے برقعہ کی زیارت کرلو۔

جوتی۔ اے بہوانی کے پیارے بیٹو اس برقعہ کو سوا اُس شخص کے جو ہے بہوانی خود منتخب کریگی۔ کوئی چہنہ نہیں سکتا۔ اس کے اندر بہوانی کی آگاہی ہوئی ہے۔ وہی اس سب طلسم کی کنجی ہے اُسے وہی شخص پائیگا جسے بہوانی منتخب کریگی۔ اور وہی ان آلات جس کے ذریعہ کے دفع کرنے کے لئے کام میں لائیگا۔

یہ دن اب تہریب ہے۔ بہت جلد اس کا وارث تمہارے سامنے آئیگا۔ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار کا خاتمہ ہو جائیگا۔ بہوانی ماما جلد اس کمپنی کو خارت کرے۔ تمام حاضرین نے انہیں

الفاظ کا اعادہ کیا۔ بہوانی ماما جلد اس کمپنی کو خارت کرے

تھارانی۔ بہائیو۔ جو کچھ میں کہوں سنو یاد رکھو۔ اور مستعد رہو۔ تین دن پہلے چھترنوں کا لوہا اپنے کان پہائیگا۔ رسی پھند ہے اپنا کام کریں گے۔ اور فولاد سی شیر پنجہ دشمنوں کا جسم پہاڑ ڈالیں گے۔

تمام حاضرین۔ درست۔
تھارانی۔ کل رات کو جب کالی جیکار روشن ستارہ اُس اونچی پہاڑ سی پر چمکیگا۔ تمام سردار اس متبرک اور پوشیدہ مہم کی ایک خاص جگہ میں جو انہیں بتا دی جائیگی جمع ہونگے۔

سیاسی نے ہمارائی کی طرف دیکھا اور آنکھ کے اشارہ سے کچھ کہا۔ اس کے جواب میں ہمارائی نے بھی کچھ اشارہ کیا۔

سیاسی۔ حضور سب آئیگے۔؟
عام حاضرین سے ایک آدمی نے کچھ جنبش سی کی گویا وہ کچھ کہا چاہتا ہے۔
سیاسی۔ تو اس کام کے لئے بہت سا رویہ چاہیئے۔

تھارانی۔ جوتی۔ خزانہ کہو لو۔ اور بیشمار کنجی۔ اشرفیان دیدو۔
جوتی۔ بہت خوب۔

اور وہ ایک گوشہ میں جا کر کھڑی ہوئی زمین پر زور سے پاؤں مارا فوراً ایک چوکا اپنی جگہ سے اٹھا اور اُس کے پیچھے ایک بڑا کمرہ جو اشرفیوں کے توڑدن اور قیمتی جواہرات کے صند وقون سے بھرا ہے دکھائی دیا۔

جوتی اُس کمرہ میں گئی اور اشرفیوں

جونی نے اسی گوشہ میں پہنچ کر دیوار پر ماتھے مارا پتھر کا چوکا اپنی جگہ پر بچھ گیا اور خستہ آنکھوں سے غائب ہو گیا۔

راجہ - اب ہمیں صاف جانا باقی ہے۔
تہارانی - نہیں۔ تم بہو لگے۔ یہیں یہ دیکھ لینا چاہیے۔ کہ کوئی غیر آدمی ہمارے ان باتوں کے سننے اور ہمارے راز کے دریافت کرنے کے لئے کہیں چھپا تو نہیں ہے۔

راجہ - بیشک۔

تہارانی - (حاضرین سے چند دھنکوں منتخب کر کے) تم غلام گردش کے تمام مکانات اچھی طرح دیکھ لو۔

وہ سب بہت خوب کہہ چلے گئے اور چند منٹ کے بعد مہارانی کے حضور میں حاضر ہوئے۔

تہارانی - خیریت۔

ڈھونڈنے والے - جی مان کوئی نہیں ہے۔

تہارانی - کسی مکان میں۔

ڈھونڈنے والے - جی مان۔

تہارانی - (اُسی کو ٹھٹھکی طرح جسمیں حاج و غیرہ میں اشارہ کر کے) اور اس میں بھی۔

توڑنے نکالے باہر بہینا شروع کئے۔ ہر توڑنے میں تھینا دوہرا شہری ہونگی۔

تہارانی - ایسٹ انڈیا کمپنی۔۔۔۔۔ بد سخت مالگم۔۔۔۔۔ نادان اور بد ذات انگریز وہ تمہیں معلوم نہیں کہ بنارس میں یہوانی ناتا کے قدموں کے نیچے ایسا بڑا خزانہ تمہارے تباہی کی تدبیر میں ضائع کرنے کے لئے موجود ہے۔
جونی - (بہت سے توڑنے نکال کر)

بس۔

تہارانی - (سنپاسی سے) بس۔ یہ کافی ہے۔

سنپاسی - جی مان۔

تہارانی - اچھا لیجاؤ۔ یہ سب تمہارا ہی ہے۔

سنپاسی - بہت خوب۔

تہارانی - مستعد ہو جاؤ۔

سنپاسی - ہم مستعد ہیں۔

تہارانی - تین ہی دن میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا خاتمہ ہو جائیگا۔ یہاں کوئی مائیکرو لٹریچر آئیگا۔

حاضرین - تین دن نہیں

تہارانی - مان - اچھا خستہ کو بند کر دو۔

کسی نے جواب نہ دیا۔

ہبارانی۔ رہیں نہیں دیکھا۔

ڈھونڈ رہے والے۔ جی نہیں۔

ہبارانی۔ واہ۔ اور یونہی کہہ دیا

اب دیکھ لو۔

راجہ۔ میں جانتا ہوں۔

اپنی چھڑھی کر سے نکال کر ہاتھ میں

لیکر چلا۔ وہ دروازہ کے پاس پہنچا

تھا۔ کہ یکا یک ایک برقعہ پوشش آدنی

اُس کو ٹھٹھڑھی سے نکل کر ہبارانی کے

پاس پہنچا۔ اور قبل اسکے کہ وہ کچھ

پوچھے اُس نے اسے ڈنڈا کھڑکے

کے بعد کہا یہ وہ مان ہی کوئی نہیں

ہے۔

ہبارانی۔ اچھا۔

راجہ۔ کبھی مجال ہے۔ جو یہاں سے

ہبارانی۔ (رجوئی سے) اچھا تم جاؤ۔

جب ستیرک ڈھول بجے تو تم سمجھ لینا کہ

ہم سب یہاں سے چلے گئے۔ بس اس وقت

یہاں آ جانا جو بی اور سب پوچار میں

چلی گئیں۔

ہبارانی۔ بہائیو۔ اب تم ہی جاؤ۔

جو کچھ ہم پر فہرہ کر کیا گیا ہے۔ اسے

اداکر۔

سب حاضرین۔ بہتر۔ اور ہم سب کا دل

اپنا فرض ادا کر چکے۔

نسیاسی وغیرہ تمام حاضرین اشرافیوں

کے ٹوڑے لیکر چلے گئے۔ انکے جانے

کے بعد ہبارانی اور راجہ درگیا سنگھ

بھی روانہ ہوئے۔ اور سب برہمن بھی

چل دیئے۔ مندر بالکل خالی ہو گیا۔

اسی وقت ایک برقعہ پوش آدمی اُس

کو ٹھٹھڑیکے دروازہ پر آیا جس میں

جارج وغیرہ چپے ہیں۔ اور اپنا برقعہ

اوتار ڈالا تو نہیں معلوم ہوا یہ کالو

ہے۔

کالو۔ سرکار۔ وہ سب چلے گئے۔

ہم تنہا ہیں۔ اب تم نکل آؤ۔

جارج۔ (کو ٹھٹھڑ سے نکل کر) بروٹ

آؤ نکل آؤ۔

برٹون۔ (زرنگٹے پڑے) چلے۔

جارج۔ (کالو کو گلے سے لگا کر) اس

وقت تو نے ہمیں بچایا۔

کالو۔ اور اب یہی آپ کو مجھ پر کشک

ہے۔

جارج۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔

کالو۔ آپ نے سب باتیں سنیں۔

جارج۔ اچھی طرح۔ اور یہ سب تیری

بدولت نصیب ہوا۔ میں تیرا بہت مشک

ہوں۔ مجھے سب حال ان ظالموں کا

معلوم ہو گیا ۔
کالو ۔ اور جو لوگ برقعہ سے منہ چھپائے
تھے انہیں پہچانا ۔
جارج ۔ مان ۔ اُسین ایک جہارانی لکھی
تھی ۔ اور دو سہرا مرد درگیا سنگھ ۔
کیون کالو ۔ وہی تہو نہ ۔

کالو چپ ہو رہا ۔
جارج ۔ بناؤ میں غلط کہتا ہوں ۔
کالو ۔ نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ وہی تہو ۔
جارج ۔ ہیلو اور ایگنس کا غائب ہونا
میں جانتا ہوں اسی جہارانی کے حکم
سے ہوا ۔

کالو ۔ مان ۔ مجھے بھی یہی گمان ہے ۔
جارج ۔ چڑیل ۔ اچھا دیکھا جائیگا ۔
میں بہت جلد تیرا شکار تجھ سے چھین
لوں گا ۔ (کالو سے) اور تو نے مجھ سے
مال ۔ دولت ۔ اور ملک کا وعدہ کیا تھا
یہ کب پورا ہو گا ۔

کالو ۔ دولت کچھ یہاں موجود ہے ملک
بھی اپنے وقت پر ہو جائیگا ۔
جارج ۔ اس خستہ زمین ۔
کالو ۔ جی مان ۔ گھر چلے وقت ہم جلد
نہم سے جاسکیں گے لیجا لینگے ۔

جارج ۔ مان ۔ اور دشمن کی لڑائی
میں کسی کا خستہ نہ اور اسی کے آلات

جرب کام میں لانا بہت معقول تدبیر اور
کامیابی کی عمدہ علامت ہے ۔ مگر وہ
ملک کا وعدہ کیا پورا ہو گا ۔
کالو ۔ بہت جلد ۔ سب کچھ اسی مندر
میں ہو گا ۔

جارج ۔ اب کیا کرنا چاہیے ۔
کالو ۔ کچھ نہیں ۔ میسٹر ساٹھ چلے ۔
مگر بہت آہستہ آہستہ ۔

جارج ۔ کالو ۔ اور برون سپا مندر
میں پہنچے ۔ کالو نے پہلے معمولی ترکیب
سے خستہ اندہ کا دروازہ کھولا ۔ اور سب
اُسین داخل ہوئے ۔

جارج ۔ ر بہوانی کی مورت کے قریب
پہنچ کر ۔ اسے برقعہ سے کیون چھپا
رکھا ہے ۔

کالو ۔ بہوانی ماما کی مورت کو کسی آدمی
کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی ۔ یہ برقعہ
اوپر لٹایا جائے ۔ تو ابھی ابھی بجلی
کی سی چمک ہمیں ہلاک کر ڈالے ۔ تیرے
بال یہ برقعہ بدلا جاتا ہے ۔

جارج ۔ اور اس وقت تو ضرور مورت
کو لوگ دیکھتے ہونگے ۔

کالو ۔ جی نہیں ۔ برقعہ اوتارنے اور
تبدیل کرنے کے لئے صرف جہارانی
راجہ ۔ اور بہوانی کی خاص پوجارن

تین آدمی یہاں آتے ہیں۔ انکی آنکھوں
میں پٹی بندھی ہوتی ہے۔ اور پڑانے
برقعہ کو اوتارنے سے پہلے۔ نیا اسپر
ڈال دیا جاتا ہے۔ اُسی کے اندر ہاتھ ڈالنے
پڑانا برقعہ اوتار لیتے ہیں۔ اور وہ ہوائی
کے جسم سے الگ ہوتے ہی خود بخود
جل جاتا ہے۔ مگر ابھی وار حنا ہے۔ کہ
بہوانی تانا اپنے پوجنے والوں سے ایک
آدمی منتخب کر کے اسے اپنا برقعہ اور انگوٹھی
خود دیتیگی۔ جسے یہ برقعہ اور انگوٹھی ملے گی۔
وہی تمام روئے زمین کے بادشاہوں کا
مذہبی سردار ہو گا۔ اسکا حکم بمانیگی
جارج۔ (مسکراتے ہوئے) ہٹش اور
انگوٹھی کسی۔
کالو۔ مانک کے دانے ہاتھ کی چنگلیا
میں سونے کی انگوٹھی ہے۔ اس میں ساری
کرامات ہے۔ جسکے ہاتھ میں وہ انگوٹھی
ہو گی۔ سب اسکی اطاعت کریں گے۔
جارج۔ تو میں یہ برقعہ اور انگوٹھی اتار
لوں۔
کالو۔ کیسے۔ اس خیال کو چھوڑیے اوتارنا
کیسا۔ اس برقعہ کا دامن پہنے ہی کی
چھو لیتا ہے۔ تو فوراً ہی مر جاتا ہے۔
جارج۔ تم لوگوں کو بھی سزا ملتی ہو گی۔ مگر
میں بے گناہ اوتار لوں گا۔ اور میرا بال۔

بیک نہ ہو گا۔
برقعہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔
کالو۔ سر کاڑھنا حق موت کے مضربین
نہ جا دیئے۔ اس جگہ دلیسر بھی اور بہت
کام نہیں دلیکتی۔
جارج۔ کالو میں عیسائی ہوں۔
کالو۔ بڑا کرو۔ یہاں اس سے کام
نہیں چلتا۔ ہوائی کی قوت تمام جہاں
کے خداؤں پر غالب ہے۔
جارج۔ ہمارے خدا پر ہی۔ تو بد کرو۔
کالو۔ تو بد نہیں۔ میں سچ کہتا ہوں۔
آزمائی ہوئی بات ہے۔ اس جگہ کسی کی
قوت۔ ہیبت کلام نہیں دیتی۔
جارج۔ میں اس برقعہ کو اوتار لوں تو
تو مجھے خدا کی جبروت کا قائل ہو جیگا
کالو۔ بیشک۔
جارج۔ نے ابھی اوتارنا ہوں۔
کالو۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اس سے
باز آئیے۔
جارج۔ ہرگز نہیں۔ میں ضرور اوتار لوں گا۔
کالو۔ اپنی جان پر رحم بھیجے۔
جارج۔ کبھی نہیں۔
ہاتھ بڑھا کر برقعہ اوتار لیا۔ اور انگوٹھی
بھی لیس کر اپنے ہاتھ میں نہیں لی۔
کالو۔ رہت سہج ہو کر (سرکار۔ اب میں

لے متعین ہیں میرے احکم شاد۔

راجہ اور سیاسی (آؤ۔

سب محل کی طرف چلے۔

بہارانی۔ ر چلتے چلتے / میں جس قدر
میں نے آنے کی نسبت خیال کرتی ہوں
اتنی ہی مجھے حیرت ہوتی ہے تم بھی خیال
راجہ جو کروڑوں آدمیوں پر حکومت کرتا ہے
مجھے اس طرح کیوں لگتا ہے۔ یہ کیا
ارادہ تو نہیں ہے۔

راجہ۔ نہیں ڈریئے نہیں۔ یہ کیسے ہو
سکتا ہے۔

سیاسی۔ درست۔ بہارانی۔ چتری جس
جنہیں فرمانروائی کا دعوئے ہو وہی
میں زیادہ چالاک اور سلیقہ مند ہے۔
جلال۔ اور دلیری چاہئے۔

راجہ۔ اگر اُس کا یہی ارادہ ہے تو تباہ
ہوگا۔ ہمارا مقابلہ کیا کر سکتا گا۔

بہارانی۔ اُسکے آنے کا سبب مخالفت
نہیں ہے۔ تو یقیناً اُسے مجھے کسی
میں مشورہ کرنا ہوگا۔

سیاسی۔ میں یہی خیال کرتا
ہوں۔

راجہ۔ میں بھی
بہارانی۔ تو میں اُس کا ہاتھ لگوں۔

ہوں۔

ہے۔ ہمارا ہر دکن درجوں کی عمر ہو رہی ہے
زیادہ ہے۔ جس نے ایک مدت سے دنیا
کو چھوڑ دیا تھا۔ کسی نے ہنس کر کہا کسی
کو اپنا بھتیہ نہیں دیکھا تھا۔ اپنے ایک
پڑا لے لکھیں جو ایک بہار میں پرستار
کی طرح تنہا رہتا ہے۔ اب مجھے ملنے آتا
ہے۔

راجہ۔ بیشک۔ عجیب بات ہے۔
سیاسی۔ کیسے کچھ منگے تو یقین نہیں
آتا۔

بہارانی۔ نہیں سچ ہے۔
سیاسی۔ شاید مگر آنے کا سبب۔
بہارانی۔ معلوم نہیں۔ جو کچھ ہو مجھے
استقبال کرنا چاہئے۔

راجہ۔ درست۔ اور اپنے افسر کو ہدایت
کر دیجئے کہ اُنکی سواری کچھ جلوس کے موجہ
نہوں بے روک ٹوک آنے دیں۔

سیاسی۔ استقبال ہی کیا ضرورت ہے۔
بہارانی۔ نہ سہی۔ مگر مجھے اُن سے بہت
تواضع اور تعظیم سے ملنا چاہئے۔

راجہ۔ ضرور۔ ایک معزز بہانہ ہیں۔
اسی وقت ترسنگم بچنے کی آواز
آئی۔

بہارانی۔ (اپنے نوکر سے) جلدی جاؤ میرے
سب نوکران کو جو جا ہی بچل کی حفاظت کے

آپ کے خدا کا قائل ہو گیا۔ اس برقعہ اور انگوٹھی کے اثر سے آپ تمام جہان کے ناک ہو گئے۔

جارج۔ تمام جہان کے۔
کالو۔ بیشک اور نہیں تو اس گروہ کے سب آدمی تمہیں اپنا سردار سمجھ گئے۔ اور آپ کے ہر ایک حکم کی بدل و جان تعمیل کرینگے۔

جارج۔ جی ہاں۔
کالو۔ جی ہاں۔

جارج یہ سنکر بہت خوش ہوا۔ اور نہایت ہی مستہ انگیزہ جو بے کہا پیرا انگیز۔ تم بہت جلد ہی ہمیں بلجاؤ گی۔ اور میں اپنے باپ کا بدلہ ہی لیدونگا۔ ایک آواز۔ نہیں ہرگز نہیں تو ابھی مر جائیگا۔

جارج یہ سنکر تھیر ہو گیا اور اوپر بہت غور سے دیکھا۔

کالو۔ (ایک برس میں کو جو اتناک چھپا ہوا راہی باتیں سن رہا تھا۔ دیکھ کے غضب ہو گیا۔

برہمن۔ دیکھو ابھی سنا لے جاتی ہے۔

اُس نے ایک پتھر پر جسکے نیچے چھوڑنے کے بجائے والی لمائی اس جگہ بھی ہو چکا

زور سے پاؤں مارا۔ سب ڈھول بجھ گئے۔

کالو۔ موت۔ موت۔ اب کوئی نہیں بچتا۔ جارج نے پک کر چھڑی زور سے برہمن کے سینہ میں ماری وہ چیخ کر گر پڑا اور ٹھنڈ ہو گیا۔

برہمن کے گرتے ہی کالو نے زور سے چیخ ماری اور رو کر کہا۔
وہ اور بھی غضب ہوا۔

جارج۔ کچھ نہیں۔ تم دونوں چھپو۔ جو کچھ مصیبت آئیگی۔ میں دیکھ لوں گا۔ کالو اور برون جلدی سے صندوق

پچھے چھپ رہے۔ جارج بہت تیز تیز اس خانہ سے نکلا مگر رملین پہنچا۔

اور مسدہی کے اندر پہنچا جی مورند کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ ڈھول بجی ادا

سب پوجارنوں نے سُن ہی لی تھی اس کے غلنے کی آہٹ سنکر سب رُک گئے۔

آگے۔ آگے دوڑیں۔

پوجارن۔ (مندر میں پہنچ کر) ہین۔
خزانہ کھلا۔ اور ایک لاش دروازہ

پر پڑی ہے۔

سب عورتیں اسے دیکھ کر چلا گئیں
ہے رام ہمارا کون دشمن یہاں لایا

اُسی وقت جارج وہی برقعہ اوڑھے

سُمرنگ جس کے پیچھے گنگا جی پہر ہی بہن
بند ہو گئی۔

قاج - پوجا لانی۔ شکر کر و شکر بہن
تم بھی بہوانی مانا گو سہرا ہو۔ تمہارا راز
بدستور پوشیدہ ہی رہا۔ دور نہ ہمارے
پاک گروہ کا خاتمہ ہو جانا۔ اب بہوانی
کی دیا سے بہت جلد ہندوستان کی
حالت بدل جائیگی۔

پچیسواں باب

میرا ایکٹس اور مہارانی
کا محفل۔

ہم جلج کو بہن چھوڑ کے ایکٹس
اور میرا ایکٹس متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ
دونوں اپنے کمرہ میں پہنچ کر اپنے اپنے بستر
کے قریب گھٹنے ٹیک کر جاک گشتیں اور
رات کی مناجات شروع کی۔ ابھی دوپہ
ہی لفظ انکی زبان سے نکلے تھے۔ کہ
چند آدمیوں نے جبکہ چہرے بندر
اور لنگر کے ایسے تھے کہ میں پہنچ کر

مسند پر سے اتر کر اُسکے دروازہ
پر کھڑا ہو گیا۔ اور بہت ڈانٹ کے چلا کر
آواز سے کہا: ”تم بڑی خافل ہوئے
جوئی۔“ (ماٹھ چوڑ کر) بڑی خفا ہوئی
(دوہین) یہ کوئی خاف سر دار ہے۔ بہن
ہدایت کرنے آیا ہے۔

قاج - ہم گونگا جانی دشمن ایک انگریز
کسی ٹھہریسے بیان آگیا تھا۔ جس نے
مہارانی و بیچرہ کی سب باتیں سنیں اور بیان
کا سب راز دریافت کر لیا۔ اس وقت
اُس نے خسرانہ کھولا۔ چاہتا کہ کچھ
بیان سے نجیائے بہوانی نے بہن
حکم دیا۔ بہن فوراً بیان پہنچا کر اسے سنا
دیا۔ اُس کی لغزش دھڑکی ہے۔
اُسے گنگا جی میں ڈلوادو۔

جوئی۔ (ماٹھ چوڑ کر) مہاراج۔ آپ
ہمارے سر دار ہیں۔ آپ کے حکم کی
تعمیل ابھی ہوتی ہے۔

یہ کہہ کر اُس نے ایک گوشہ میں جا کر
پاؤں زور سے دبے ماری ایک پتھر
اوٹھ گیا۔ اُسکے پیچھے ایک تاریک سُمرنگ
نظر آئی۔ جو بی نے خسرانہ کے دروازہ
سے لاش اوٹھا کر اُس سُمرنگ میں لپیٹی
اُسکے گرتے ہی بہت زور سے دریل کے
بہنے کی آواز آئی سوار پتھر اپنی جگہ پر

انہیں گھیر لیا۔ اور قبل اسکے کہ وہ چلا
یا بہاگین اور نہین زمین پر گر کے گود
دونوں کے منہ میں بھر دیا۔ اور رومال سے
منہ باندھ دیا۔ اور کھڑکوں کی طرح انہیں
کے پتنگ کی چادروں میں باندھ کے لیچلے
باتعین پہنچ کر ایک پانچویں دونوں کو اسی
میں ڈال دیا۔ اور ایک پگڈنڈی پر لیچلے وہاں
رات کے قریب پانچویں شاہ آباد ہارانی
کے محل کے دروازہ پر پہنچی۔ ایک آدمی
اسکے قریب آیا۔ اور چپکنے کہا۔ جنگلی جنگی
آگے۔

پانچویں کے ہمراہیوں سے ایک آدمی۔
جنگی کہاں۔

ساگر۔ جہاؤ۔ تم ہو۔
جہاؤ۔ مان۔

ساگر۔ اور جنگی کہاں رہ گیا۔ ساتھ کیوں
نہیں آیا۔

جہاؤ۔ وہ مارا گیا۔
ساگر۔ مارا گیا۔ کس نے مارا۔

جہاؤ۔ ایک انگریز کی گولی نے۔
ساگر۔ کہاں۔

جہاؤ۔ سر جان کی کوٹھی پر۔
ساگر۔ کیا لڑائی ہوئی تھی۔

جہاؤ۔ خوب۔
ساگر۔ مگر انجام کار تم کامیاب ہو۔

جہاؤ۔ ہمارے بہائیوں نے کوٹھی
میں آگ لگا دی۔ اور ہر طرف سے اُسے
گھیر لیا۔ سب اُسی میں جل گئے ہونے
ساگر۔ اور ہمارے بہت سے بہائی مر
چکے۔

جہاؤ۔ نہین۔ جنگی اور دو آدمی اور
ساگر۔ اور وہ لڑ گیا۔

جہاؤ۔ اس پانچویں میں۔
ساگر نے ایک بٹی روشن کی۔ پانچویں

کا پرودہ اٹھا کے دونوں کو بیکھرا کر نہین
نے تڑپنا اور آئسو بہا نام شروع کیا۔

ساگر۔ خوش ہو کر آدھ گھنٹہ پہلے
ہمیں یہ امید تھی۔ ہارانی انہیں

دیکھ کے بہت خوش ہوئی۔
اور ایک شیشی جیب سے نکالے وہی

عرق جو آپ پہلے دیکھ چکے ہیں۔ ہیل
اور انگلیس کے ناکہین ٹپکا دیا۔ اس

عمل سے انہی آنکھیں بند ہو گئیں اور
سانس بھی دہیمی چلنے لگی۔ ساگر نے

لٹکے منہ سے گودڑ نکالے منہ کھول دیا۔
اسی حالت سے انہیں ہارانی کے

حضور میں لیگے۔
ہارانی۔ (ساگر سے) کہو۔

ساگر۔ وہ حاضر ہیں۔
اساٹس نے جو کچھ جہاؤ سے سننا

بیان کیا۔

تہارانی۔ میں۔ انہوں نے مقابلہ کیا۔
اور وہ تھے کون۔

ساگر۔ کھڑکیوں سے صورت نظر تو آتی
ہتی۔ مگر ہمارے آدمی دھوئیں کے سبب
سے پہچان نہ سکے۔

تہارانی نے سر جھکا لیا۔ اور دلیں کہا۔
وہ جارج۔ نہینا وہ کہاں۔ گولی سے
بچ گیا ہو گا تو گنگا جی لئے اُسے زندہ
نہ بچھوڑا ہو گا۔ پھر۔ ایڈرورڈ۔ اور
ڈاکٹر۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اور اب وہ
بھی مر گئے۔ چلو یہ اچھا ہوا۔ مگر نہین
شاہد بچ گیا ہو۔ کل اسے دریافت
کرو تھی۔ جب اُس نے سر اٹھا یا تو ساگر
لئے پوچھا۔ اب ان لڑکیوں سے کیا
سلوک کیا جائے۔

تہارانی۔ ہاں۔ میں انہیں تو پہول ہی
گئی تھی۔ وہ بند ہی پڑی ہونگی۔
ساگر۔ جی نہین۔ بیہوش ہیں۔
اور اُس نے وہ شیشی دکھائی۔
تہارانی۔ آہ۔ تو بارہ گھنٹہ تک بیہوش
رہی۔

ساگر۔ شاہد اس سے پہلے ہی آپ
انہیں جگا لیں۔

تہارانی۔ یہ میسر ہی خوشی۔ تم انہیں

میسر آرام کرہ میں لٹا دو۔

ساگر۔ بہت خوب۔
اُس نے اشارہ نمیا کہا راپا کی اُسی
کرہ میں لیگئے۔
تہارانی۔ ساگر آئی تم بہت حیران ہوئے
خنگ بجے ہو گئے۔

ساگر۔ نہین۔ اور سرکار سی کام میں
حیرانی ہی کیا ہو سکتی ہے۔
تہارانی۔ خیر۔ تم اب جا کر سو رہو کچھ رات
رہے تمہیں گھوڑے پر سوار ہو گے
تبارس جانا ہو گا۔
ساگر۔ بہت نوب۔

تہارانی۔ اچھا اب جاؤ۔
ساگر چلا گیا اور چند منٹ کے بعد تہارانی
ایک لائٹیں لیکر اپنے آرام کرہ میں چلی اُسی کرہ میں
ایکس اور ہیرا بیہوش پڑی ہیں۔

تہارانی۔ (اُنکے قریب پہنچا چکے سے)
بیشک یہ دونوں بہت حسین اور دلربا ہیں
آہ اُنکے اسی حسن نے مجھے وہ آفت
ڈھائی۔ اُسے۔ اسی حسن نے جارج
کا دل مجھ سے لے لیا۔ اور اسی کی بد
جارج نے مجھے صاف جواب دیکر نا امید

اور ذلیل کیا۔ میں انہیں ذلیل کرتے
خوش ہو تھی۔ جارج تو مد گیا۔ اب کل
مچھو اہلی دلبارا جہ در گیا سنگ کے قبضہ

مین ہوگی۔ وہ اُسکے حسن و جوانی کے لیے
لوٹیکا۔ دو تین گھنٹہ تک اُنکے قریب ایک
کرسی پر بیٹھی بھی باتیں کرتی رہی۔ پھر
ڈسک کے قریب بیٹھ گئی۔ ایک تختہ کاغذ
لیکر اوسپر بہت جلدی چند سطریں لکھیں
اُسے تہ کر کے نفاذ مین بند کیا۔ اور ہر
لگا کر ڈسک پر رکھ لیا۔ اسی وقت کسی
نے دروازہ کھڑکھڑایا۔

تہارانی۔ کون۔ چلے آؤ۔
دروازہ کھلا اور ساگر اندر آیا۔
ساگر۔ سسکاؤ مین تیار ہوں۔
تہارانی۔ ماسپنے گھوڑے پر سوار ہوؤ
دو گھنٹہ مین وہاں پہنچ جاؤ گے۔
ساگر۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ پہلے اُن ہاتھیوں سے منسا
جنہیں جارج کی لاسشن ڈھونڈنے کے
لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اُن سے اُس کی
نسبت دریافت کرنا۔ پھر ایڈورڈ مالکھم
کی خستہ لینا۔

ساگر۔ (تعجب سے) ایڈورڈ مالکھم۔
کیا رات وہ جل کر نہیں مر گیا۔

تہارانی۔ معلوم نہیں۔ اسی لئے متنبہ
بھیجتی ہوں۔ تم ٹھیک ٹھیک دریافت
کرو۔ اگر مر گیا ہے۔ مجھ سے آکر ہو ورنہ
یہ خط اُسے دیدو۔ (نفاذ کو کہہ کر) نیو۔

ساگر۔ بہتر۔
تہارانی۔ شاید وہ تم سے ایگنس اور مہیرا
کی نسبت کچھ دریافت کرے۔
ساگر۔ مین کیا کہوں۔
تہارانی۔ کچھ نہیں۔ اُنکا نام سننے
بھی تم اپنے آپ کو بہت متعجب اور متحیر
بنالینا۔ اور۔

ساگر۔ (جلد سی سے) بس مین سمجھ گیا
جو کچھ مناسب ہو گا کہہ دوں گا۔
تہارانی۔ اچھا جلد سی جاؤ۔ اور بہت
جلد سب کام کر کے واپس آؤ۔
ساگر سلام کر کے چلا گیا۔

اسے جانے دیجئے۔ ہم دوسرے طرف
متوجہ ہوتے ہیں۔ بنارس کی آبادی
کے کنارے ایک ویران محلہ میں جس
ٹوٹے پھوٹے پست اور خام مکانات۔
اور چرائی کشیف چھوٹے پائیل محلہ کی
کم مائیگی کو اچھی طرح ظاہر کر رہی ہیں۔
کالو کے باپ کا ایک بھونپڑا ہے۔ اسے
چھپر ڈنکا پھوس چیرا نا ہونے کے سبب
سے خود بخود کل کی جا بجا سے غائب گیا۔
نہے۔ اسی سے آندھی اور پانی نہیں یہ
اپنے مکین کو آرام نہیں دے سکتا۔ اور
دروازہ ایسا چیرا نا اور داسے کہ بہت
ہی کمزور تھا کہ ایک ہلکے سے دھچکے

سے گرہ سکتا ہے۔

جارج - بردن - اور کالو جہارانی کے
مسند سے اشرافیہ کے توڑے سیکر
واپس آئے۔ صبح تک اسی طرح چار بار
مسند میں بگئے اور آئے۔

وہ سب خزانہ اسی مکان میں رہی۔
کے پیر کیا گیا۔ اب صبح کا وقت ہے۔
جارج - کالو کچھ کہانے کو لاؤ۔
کالو - مسیکر گھر میں تو کچھ نہیں ہے۔
بازار سے لے آؤں۔ مگر ابھی دوکانیں
بند ہونگی۔

جارج - کوئی تدبیر کرو۔ بہوک سے نو جا
لمون پر آگئی ہے۔

کالو بازار سے کچھ لے آیا۔ سب نے
ناشتہ کیا۔ پھر جارج نے کالو سے باتیں
شروع کیں۔

جارج - وہ برقعہ پوش عورت جہارانی
ہی تھی۔

کالو - جی ہاں۔
جارج - اور وہ اُسکا ساتھی راجہ درگیا
تھا۔

کالو - جی ہاں۔ اور وہ دونوں بڑی کلر
کے خون ناحی کے بچہ کو سنے جانے اور
آپا کے پوسے دشمن ہیں۔
جارج - ٹھیک۔

کالو - نہیں معلوم کیوں جہارانی کے ولیم
آپ کی طرف سے کہیں بیٹھ گیا ہے۔
جارج - اس پہلے ولیم امین نو ب جاقنا
ہوں۔

کالو - اور گورنر کے حضور میں جین نے
اور اُن دونوں آدمیوں نے بیان کیا۔
اُسی کے حکم کے مطابق تھا۔ بلکہ راجہ
نے یہ الزام آپ پر اُسی کے اشارہ سے
سے لگایا تھا۔ اور جب سب اسی آپ کو
قلعہ پہلے تھے تو اُسی کے حکم سے
نماشایون نے آپ پر حملہ کیا تھا۔
جارج - ٹھیک۔ مگر کیوں۔

کالو - صفت اپنا راز چھپانے کے لئے
جارج - ہاں۔ اور۔۔۔
کالو - بیشک۔ وہ کینہ بھی اس کا محرک
تھا۔

جارج - ضرور۔
کالو - جب آپ ہنرمین کو دپڑے۔ تو
گولی کس نے لگائی تھی۔ یہ بھی خبر ہے
جارج - نہیں۔
کالو - راجہ نے۔

جارج - وہ کہاں تھا۔
کالو - جہارانی کے پاس اُس کے محل کی
کھڑکی میں جس سے وہ میدان صاف
نظر آتا ہے بیٹھا تھا۔

انکا مارنا منظور ہوتا ہی حکم دیتی اور
اُسکے فرما پر دارو و دوا کو مار کے یہیں
ڈالجاتے۔ وہ یقیناً زندہ ہیں۔ اور
ضرور ملیں گی۔

جارج۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ مگر ہم
کیسے اور کہاں ملاشس کریں۔ نہیں
معلوم انہیں کہاں چھپا کھا ہے۔

کالو۔ میں جانتا ہوں۔

جارج۔ بتاؤ۔ کہاں ہیں۔

کالو۔ یقیناً شاہ آباد کے محل میں۔

جارج۔ یہ تم سے کس نے کہا۔

کالو۔ کسی نے نہیں۔

جارج۔ پھر کیسے معلوم ہوا۔

کالو۔ ابھی میں بازار گیا تھا۔

جارج۔ ان دن کہو۔

کالو۔ وہیں میں نے سنا مہارانی گل

شام کو شاہ آباد گئی۔ آج اسوقت راجہ

اُس سے ملنے وہیں چائیکا۔ میں سمجھ گیا

کہ ایگنس اور میراہ میں اُسکے پاس ہوگی

جارج۔ ٹھیک۔ مگر ہم انکی مدد کے لئے

وہاں کیسے پہنچیں۔ وہاں اُسکے سیکرٹون

نوکر حفاظت کے لئے منہ وجود ہونگے ہم

تین چار آدمی اُسکے مقابلہ میں کجا کر سکتے

ہیں۔

کالو۔ یہ سنکر چپ ہو گیا۔ تنہا پندرہ

جارج۔ خیر۔ اور ایہ انہیں یقین ہوگا کہ
میں نہر گیا۔ اور سیرسی لائن لگانے پہاگر
سمندر میں پہنچا دی۔ ۱۔

کالو۔ مگر انہیں اس غلطی کا بہت جلد
مزا ملے گا۔

جارج۔ اگر خدا نے چاہا۔ اور مان

کو ٹپی پر حملہ کرنے کے نسبت تم کیا کہتے

ہو۔ جیسے نزدیک یہ بھی اُسکی دائیں کا

کام تھا۔

کالو۔ جی ہاں۔

جارج۔ ثبوت۔

کالو۔ جی۔

جارج۔ کون۔

کالو۔ وہی جو مارا گیا اور جس نے

مجھے زہنی کیا تھا۔

جارج۔ اُسکا نام بتائی تھا۔

کالو۔ جی۔

جارج۔ وہ کون تھا۔

کالو۔ اُس جاعت کا جو کو ٹپی پر حملہ کرنے

آئے تھے۔ سروا اور مہارانی کا خاص تھ

لازم۔

جارج۔ ٹھیک۔ لیکن اس حملہ کا سبب

شاہ ایگنس اور میرا کی جان بچا مقصود

ہوگا۔

کالو۔ نہیں۔ یہ خیال نہ کچھ ہوگا۔

کٹاؤ۔ خدا کیسے۔ زرنہ بڑھی۔
جارج نہ نہیں تم ذرا نہ ڈرو بہت جلد سی
تیار ہی کرو۔
کٹاؤ۔ بہت خوب۔
جلد سی سے ایک تبیلی اشرفیان
لیکر اپنی دونوں جیبیں بھر لیں۔ اور
باہر چلا گیا۔

چیمپسوان باب

مہارانی اور انگیٹس۔

چند برس سے بارہ گھنٹے کے بعد اس عرق
کا جو انگیٹس اور میرا کے ناک میں پکائی
تھا۔ اثر زائل ہوا۔ ایک پہلے ہیلے کے
بدن کو کچھ حرکت ہوئی۔ پھر انگیٹس نے
پہلو بدلا اور دونوں نے ایک ساتھ انگڑیاں
لیکر آنکھیں کھولیں اٹھ کر اسی بستری پر
پہلو بہ پہلو بیٹھ گئیں۔ اور اپنے آپ کو
ایک ساتھ گھومیں دیکھ کے بہت متحیر
ہوئیں۔

تیسرا۔ نہیں۔
انگیٹس۔ کیسا ہے۔

ایک خموشی کا یہاں قبضہ رہا پھر کیا ایک کٹاؤ
کچھ سوچتے سوچتے چوک پڑا۔

کٹاؤ۔ نہ کار مجھے ایک بات سوچی ہے میں
آپ کو ایک ایسی تدبیر بتانا ہوں کہ آپ نے
ہی مین رانی کے محکمین پہنچیں۔ میرا اور
انگیٹس سے ملین۔ اور رانی نے جو کچھ
ابتک کیا ہے اور جو کچھ کرنا چاہتی ہے۔

سب اچھی طرح معلوم کر لیں۔

جارج۔ بتاؤ۔ بتاؤ۔

کٹاؤ۔ مگر وہ خطرناک بہت ہے۔

جارج۔ اُہ۔ کہو بھی۔

کٹاؤ۔ اس کے لئے عقل اور بہت سارے دیکھی
چلیے۔

جارج۔ یہاں اس کی کیا کمی ہے۔

کٹاؤ۔ (ذرا نال کر کے) بہت دشوار ہے
آپ سے ہوتا۔

جارج۔ نہیں میں کر لوں گا۔

کٹاؤ۔ اچھا۔

پھر چپ ہو گیا۔

جارج۔ (گھبرا کے) کہنودقت جاتا ہے۔

کٹاؤ۔ بہتر۔

اور اس نے جو تدبیر سوچی تھی جارج
سے کہی۔

جارج۔ کچھ دشوار نہیں۔ خدا نے جانا

تو میں کیا یہ نہ ہونگا۔

ہتیرا - شاید کسی طرح اس مکان کے مالک کا نام یاد رہا ہے آئے کا سبب معلوم ہو جائے۔

ایگنس - یو نہی سہی - مگر پھر کیا ہوگا۔
ہتیرا - کچھ نہو ہمیں تو دیکھتی ہوں۔
دور وہ اُسے بھی کھڑکی کے پاس نیگنی۔

ہتیرا - (صحن مکان کی طرف دیکھ کر) بہن یہ تو کسی بڑے امیر کا گھر ہے دیکھو باغ کیسا آراستہ ہے۔
ایگنس - کہو کچھ معلوم ہوا۔
ہتیرا - آہ - کچھ بھی نہیں۔
ایگنس - اچھا - یہ دروازہ کہو تو چلو باہر چلیں۔

ہتیرا - کیوں۔
ایگنس - آخر اس مکان میں کوئی رہتا ہی ہوگا۔ خالی تو نہ ہوگا۔ ہم یہاں سے نکلتی تو جو کوئی ہمیں ٹوکیگا پس سے سب حال دریافت کریں گی۔

ہتیرا - ٹھیک۔
وہ دروازہ کہو لے چلی۔
ایگنس - بھرو۔ میں خود کہو لون۔
اُس نے شائے گونیچے گرا دیا اور دروازہ کوزہ پکڑ کر کھینچا۔ مگر کہلا۔

ایگنس - میں خود ہی نہیں جانتی۔

ہتیرا - یہ کسا مکان ہے۔

ایگنس - کیا معلوم۔

ہتیرا - ہم یہاں کیسے آئے۔

ایگنس - بچانے۔

ہتیرا - اور لایا کون۔

ایگنس - کیا خبر۔

ہتیرا - ہم خواب تو نہیں دیکھتی۔

ایگنس - شاید۔

ہتیرا - نہیں جاگ رہی ہیں۔ دیکھو میں

بیٹھی ہوں۔ اور باتیں کر نہیں سکتے

میرے ہاتھ ہلکے ہیں۔ منہ سے آواز نکلتی ہے

ایگنس - اور نظر بھی جاگتی آدمیوں کی طرح کام دے رہی ہے۔

ہتیرا - پھر۔

ایگنس - کیا بتاؤں۔

ہتیرا - اب کیا کریں آخر یہ ہوا کیا۔

ایگنس - کریں کیا۔ مرجائیں۔ اور یہ جو

کچھ ہوا ہمارا ہی موت کا سبب ہوا۔

ہتیرا - واہ مرین گیون۔

ایگنس - اور کروگی کیا۔

ہتیرا - اس کھڑکی سے دیکھیں۔

ایگنس - دیکھو۔ مگر حاصل۔

ہتیرا - شاید کچھ پتا لگے۔

ایگنس - کسکا۔

ایگنس - باہر سے بند ہے - اور دروازے
دبچے۔

ہیرا نے سب دروازوں کو دیکھا سب
بند پائے۔

ہیرا - سب بند ہیں۔
ایگنس - تو ہم قید سی ہیں۔ رات کو پہاڑ
ہوئے۔ (پائے قسمیں۔ ہم اور قید۔
دو ہزار زار روٹے لگیں۔

ہیرا - مائے ملے یہ ظلم۔
ایگنس - مائے۔ ہمارے کو بھی کیا
ہوئی۔

ہیرا - ایڈورڈ۔ اور جارج کہاں
گئے۔

ایگنس جارج کا نام سنکرہ جو کب پڑی
ایگنس - آبا۔ کل ہی کی تو بات ہے۔
ایڈورڈ ملے گورنر کی کوٹھی سے واپس
آکر جارج کی نسبت ہم سے کیا کہا تضاد
ہم روٹے لگیں یکایک اسی وقت جارج
آگیا۔

ہیرا - مان مان۔ تمہیں خوب یاد رہا۔
ایگنس - اس کے بعد ہم سے رخصت ہوا۔
ہم اپنے کمرہ میں گئی۔ بس یکایک۔
بس گورا ہوا واقعہ بیان کر کے۔
اور یقین ہے یہ اہم ہونے لگی
کے حکم سے کیا۔

ہیرا - بیشک۔

اسی وقت ایک دروازہ کھلا۔ اور ایگنس
نکلی۔ دیر سے دروازے کے پیچھے چھپی کھڑی
اور آتی نظر آئی۔

ایگنس - (رچھلے کہ) آتا ہمارا بیٹی۔
ہیرا - وہی ہے۔

جہارانی - مان میں ہی ہوں۔ تمہیں یاد
نہیں رہا۔ میں نے کل۔ چلتے وقت تم سے
کیا کہا تھا۔

ایگنس - یاد ہے۔
جہارانی - کیا۔

ایگنس - پھر بیٹگی۔
جہارانی - بس۔ یہی۔

ایگنس - لیکن ہم اس وقت ہیں کہاں۔
جہارانی - میں نے گھر میں۔ مگر بس میں
نہیں شاہ آباد میں۔ تم نے کل مجھ سے بہت
بکھلتی کی۔ اور سیدھی صلح کو نامعلوم
کیا۔ آج تم اسے قبول کرو گی۔

ایگنس - شاید اس سبب سے کہ ہم اب
تمہارے قابو میں ہیں۔

جہارانی - نہیں۔ بلکہ تمہارے لئے وہی
مناسب ہے۔

ایگنس - تو ہم اسی غرض سے یہاں
بلائی گئی ہیں۔

جہارانی - بیشک۔ اور تم دونوں سیدھے

جہان ہو۔

ایگنس۔ جہان۔ جہان کسے قید می ہے

قید ہی۔

جہارانی۔ جو کچھ ہو۔ مگر غور کرو۔ تو اس میں

میسری کچھ منظر نہیں ہے۔ سراسر تہنارا

قصور ہے۔ تم نے میری دوستانہ صلاح

نہ مانی۔ میرے ساتھ نہ تبتن۔ مجھے بہت

سوچ ہوا۔ آخر تمہاری اس پیرشی نے

میرے دوستانہ سلوک کو بدل دیا۔ دو

ڈنگ سے میں نے اپنی آرزو پوری کی

ایگنس۔ اب یہی ہے۔ اب یہ بتائے آسیم

سے کیا چاہتی ہیں۔

جہارانی۔ تمہیں سوچو۔

ایگنس۔ کیا آپ میں ہمارے ہی مرضی کے

خلاف یہاں رکھنا چاہتی ہیں۔

جہارانی۔ بیشک۔

ایگنس۔ تو جس طرح ہمارے لئے آئے ہیں

جبر و ظلم سے کام لیا ہے۔ ایسے ہی لینا

رہنے کی بابت بھی ہوگا۔

جہارانی۔ یقیناً۔

ایگنس۔ تو آپ ہماری دشمن ہیں۔

سیرا۔ اور کیا۔

ایگنس۔ اور دشمن ہی جانی۔

جہارانی۔ (غضب آلود لہجے میں) کیا تمہیں

اس میں کچھ شک ہے۔

ایگنس۔ جی ہاں۔

جہارانی۔ کیوں۔

ایگنس۔ دشمن ہونے کی وجہ کیا ہے۔

جہارانی۔ میرا قصور کیا ہے۔

جہارانی۔ اب۔ آہ۔ یہ خیالات ہیں۔

ایگنس۔ نہ ہونے کی وجہ۔ جس قدر میں

غور کرتی ہوں اپنے آپ کو مجھے خطا پاتی ہے

جہارانی۔ تمہیں میرے ساتھ کچھ بھی

بے سی نہیں کی۔

ایگنس۔ کچھ نہیں۔

جہارانی۔ خوب۔ ناحق کرتی ہوں۔

ایگنس۔ مگر ناکیسا۔ ہمیں معلوم ہی

نہیں۔

جہارانی۔ تو میں بتا دوں۔

ایگنس۔ ضرور۔

جہارانی۔ اچھا۔ سنو۔ تمہیں دیکھئے

پہلے جارج میرلشید اور والدہ تھا۔

ایگنس۔ اسے غضب۔

اور اس کا رنگ بالکل سفید ہو گیا۔

جہارانی۔ مجھے بھی اس سے محبت تھی۔

قریب تر وہ میرا چاہتا تھا کہ تم نے

اس کا دل مجھ سے لے لیا۔ اور میرے

آرزو مند دل کو اپنے ٹلوں میں لٹا لٹا اور

پھر تم مجھ سے عداوت کا سبب بن گئی

ہو۔

ایک شے۔ مگر مجھے کیا معلوم تھا۔ اب معلوم ہوا تو مجھے بہت رنج و صدمہ ہوا۔ افسوس میں اس کے سبب سے آپ کو بہت موزیت ہوئی۔ ہمارا پی (رہنے والے) اب تمہیں بچھڑا کر رہا ہے۔ ایک شے۔ جی مان۔ آپ کی تکلیف اور صدمہ کو شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارا پی۔ تم اپنے رحم کو اپنے پاس رکھو اب تمہیں اس کی بہت ضرورت ہے ایک شے۔ نہیں ہمارا پی صاحب اپنے شان و مرتبہ کی وجہ سے آپ مجھ سے زیادہ رحم کی مستحق ہیں۔ اس کے سوا آپ کی محبت سے اس نے انکار کیا اور اپنا دل ہیغہ مجھے دیدیا۔ اس لئے میں خطا وار ہوں۔ اور آپ بد لایینہ کی مستحق۔ میں اس وقت آپ کے اختیار میں ہوں۔ جو چاہے مجھے سزا دیجئے۔ جس تدبیر سے ہونے کے اپنے رشک و حسد کو ٹھنڈا کیجئے۔ مگر میری بہن بالکل بے قصور ہے۔ اس نے آپ کو کچھ سرکار نہیں۔ بس اسے آزاد کر دیجئے۔ ہتیرا۔ واہ۔ اور میں تمہیں یہاں چھوڑ کے چلی ہی جاؤں گی۔ اور روئے لگی۔

ہمارا پی۔ تم مطمئن رہو۔ اپنی بہن کے ساتھ بہنیں رہیں گی۔ مجھے تم سے بھی ایک خاص رنج ہے۔ ہتیرا۔ وہ کیا۔ ہمارا پی دیا د کرو۔ کل ہی تمہارے منگیتر نے مجھ سے کیسی بد خلقی کی۔ اور آخر کار مجھے کئے کی طرح سے دنگار کے اپنے گھر سے نکال دیا۔ ہتیرا۔ اس نے جو کچھ اس وقت کہا تھا غلط تھا۔ آپ ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ آپ نے جارج سے بد سلوکی نہیں کی۔ ہمارا پی چپ ہو گئی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا۔ میں نے جو کچھ جارج سے کیا۔ اس کے اس جبرم کی سزا تھی۔ وہ اسی کا مستحق تھا۔ بلکہ اور اس سے زیادہ سخت سزا کا جو کل اسے میرے حکم سے دی گئی۔ میرے اشارہ سے راجہ درگیا سنگ نے اسے گولی مار دی۔ ہتیرا۔ راجہ نے۔ ہمارا پی۔ مان۔ تمہاری بہن ایک شے آنا چھو میرا دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اور میں نے راجہ درگیا سنگ سے تمہاری بہن کی منگنی کر دی اب وہی اس کا منگیتر۔ ایک شے۔ رو لین (اس وقت نہیں۔ تو جب کو بھی اس کے آدمی چڑھ گئے۔ تو وہ

ضرور۔

یہ کہنے زور زور سے روتے ہوئے
زمین پر لوٹ گئی۔

تہارانی۔ اور ایڈرورڈ کو بھی سزا ملگئی
اگر نہیں ملی ہے۔ اور وہ اتنا بزدل ہے
تو اب سزا پائیے گا۔ بین نے حکم دیدیا ہے
آج شام سے پہلے وہ مارا جائیگا۔

ہیر نے زور سے ایک جھجھکاری پھر
خاموش ہو کر سچ و غم کی تصویر بن گئی۔

تہارانی۔ اب ان باتوں سے کچھ نہ ہوگا
مجھے تم دونوں پر رحم کھینیے۔ آئیگا۔ تھوڑی
ہی دیر میں میں تمہیں بدلائیے دکھاؤں گی
یہ کہہ باہر چلی گئی۔ دروازہ باہر سے بند
کر لیا۔

چیمپسوان باب

ہارانی اور راجہ

غسل کے قریب ایک تالاب کے کنارے
ایک مسلح اور سرسبز میدان میں شیوجی کا
حالیہ نشان اور نہایت خوش قطع مندر بن رہا ہے۔
ہارانی ایکس اور ہیرا کے پاس سے آئی

مند رکھتے چلی۔ جب اس کے قریب
پہنچی قریب تھا کہ پہلے زمین پر قدم
رکھے۔ یہاں تک مندر کا دروازہ خود بخود
کھلی گیا۔ اور وہی سنیا سی سیٹر ہیون سے
اوتارنا نظر آیا۔

تہارانی۔ کہو۔

سنیا سی۔ نیب بام ہو گیا۔ آپ کے حکم کی
پوری پوری تعمیل کی گئی۔ اور میں نے
دیوتاؤں سے عرض کیا تھا۔ جواب ملا۔
کہ ہم ملکہ کے دشمنوں کو ہمیشہ تباہ
رکھیں گے۔

تہارانی۔ اور نیب کی بابت بھی
دریافت کیا تھا۔ میں چاہتی ہوں۔ آج
انہیں بلان دوں۔

سنیا سی۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ وہ قبول کر لینگے۔

سنیا سی۔ جی ہاں ضرور۔

تہارانی۔ انکی بندہ دوازی۔ اور ان کے ہاتھوں
نے آئندہ زمانہ کی بابت کیا کہا۔

سنیا سی۔ کہا تو ہے۔ مگر میں کچھ نہیں
سمجھا نہیں۔ شاید آپ کو قریب تر کوئی
خبر خوش ملے گی۔

تہارانی۔ کب۔

سنیا سی۔ بہت جلد۔

تہارانی۔ آخر کس دین۔

ستیا سنی - شاید آج ہی -
 ایک نوکر - (راسے آکر) حضور راجہ
 درگیا لنگھتے آئے ہیں -
 تہارانی - اچھا! نہیں یہ میں بلا لگاؤ -
 نوکر - ہنسنا شروع کیا -
 وہ - اگر چہ پتا -
 تہارانی - سنو - سنو -
 نوکر - حکم -
 تہارانی - ساگر بنارس سے آگیا -
 نوکر - نہیں حضور -
 تہارانی - اب جاؤ - دیکھو شاید گھبرا
 ہو تو مجھے فوراً خبر دے کر دو -
 نوکر - بہت خوب -
 تہارانی - راجہ ایسی جلد کیسے آگئے
 مجھے امید تھی کہ شام تک آؤ گے - اس
 جلد آنے کا سبب شاید کوئی منی ہے -
 ستیا سنی - جی ہاں - وہ خود آتے ہیں
 ان سے دریافت کیجئے -
 تہارانی - راجہ صاحب کہتے کیا خبر ہے
 ایسی جلد سی کیونکہ تم گئے -
 راجہ - جی ہاں - بہت ہی مفید خبر ہے
 ایک ہم کے متعلق ہے - جو ہندوستان
 کو پاک صاف کرنا چاہتے ہیں - اور وہ
 صفر میں آئے ہیں مگر میں یہ
 نہیں جانتا کہ اسے ملکر خوش ہو جائے

یار نجدید -
 تہارانی - اچھا - پہلی خبر سنناؤ -
 راجہ - بیوانی مانا ہے ہم لوگوں کے سر
 کو مستحکم کر لیا - اور وہ ظاہر ہو گیا -
 تہارانی - اپنی بات -
 راجہ - جی ہاں -
 تہارانی - یہ کیسے -
 راجہ - کل ہمارے چلے آنے کے تھک
 دیر بعد مانا کا پیام برہمندر میں آیا -
 تہارانی - اُسے کس نے نوکھا -
 راجہ - یہ جارتوں اور برہمنوں نے -
 تہارانی - اور انہوں نے کس علامت
 سے اُسے پہچانا -
 راجہ - نہایت مشہور علامت سے بیوانی
 مانا نے اپنا برقعہ اور انگلی اُسے غماز
 کی ہے -
 تہارانی - مگر اس کا ثبوت -
 راجہ - جونی نے مجھ سے بیان کیا
 اور وہ جھوٹی نہیں ہے -
 ستیا سنی - دیوتاؤں سے جو محبت کر لے
 وہ اُسے محروم نہیں رکھتے -
 تہارانی - یہ ٹھیک ہے - تو ہماری فتح
 قریب ہے -
 راجہ - بغیر کل ہیج ہے - اس میں ذرا
 شک نہ کیجئے -

تہارانی - تو کل کی رات بڑی اچھی ہوگی -
 یقیناً قیام دنیا تک سب اسے یاد کرینگے
 لوگ اس موجود سنگا سنگا کے شہر میں
 کے لیے خاص آوازیں سنیں گے - اور میدان
 جنگ میں بہوانی تاناکا پر قہر اس کی سیاب
 شخص کو فواد سی ترہ کا کام دیگا -
 راجہ - ہندوستان پاک ہو جائیگا - انگریزی
 قوت برباد ہو جائیگی - اور پھر کوئی انگریز
 ہندوستان میں نظر نہ آئے گا -
 سیاسی - ہمیشہ کے لیے خائب ہو جائیگا -
 راجہ - انگریز نہیں معلوم کیوں سب کو
 نظر آئے ہیں - اور انکی تمام فوج قلعہ اور
 چھاؤنی سے الگ خیمہ ڈالے ہوئے ہے اور
 جابجا دمہ وغیرہ بٹلے جاتے ہیں
 تہارانی - کیا اونہیں اس حملہ کی خبر ہے -
 راجہ نہیں -
 تہارانی - پھر یہ اہتمام کیوں ہے -
 راجہ - ہاں - اب دوسری خبر سنلے
 کا وقت ہے -
 تہارانی - کہو میں منتو جہ ہوں -
 راجہ - کل رات کو سر جان بالکم کی کچی
 میں آگ لگا دی گئی -
 تہارانی - پھر -
 راجہ - اسی حالت میں چند آدمی ہٹا دیے
 انکس کو ہاں سے لے گئے -

تہارانی - شاید -
 راجہ - اونہیں سب تلاش کر رہے ہیں
 تہارانی - مگر وہ اونہیں نہ پائیں گے -
 راجہ - تمہیں خوب یقین ہے -
 تہارانی - ہاں -
 راجہ - پھر اب بتائے میں کیوں کر
 متر دمہ ہوں -
 تہارانی - نہیں - ہرگز نہیں انہیں خبر
 ہو جانے دو - دیکھا جائیگا -
 راجہ - اچھی ہے - (دلمیں) اٹھو صبا
 این ہمہ آدوہ وقت - معلوم ہو گیا -
 یہ سب جانتی ہیں - (رباواز) اچھا اب
 فرمائیے - مجھے کیا کرنا چاہیے - اسی وقت
 بنارس چلا جاؤں نہ -
 تہارانی - نہیں -
 راجہ - پھر -
 تہارانی - یہیں رہو -
 راجہ - کیا میری ضرورت ہے -
 تہارانی - ہاں - ایک دعوت ہونے کو ہے
 تمہیں اس میں میری مدد کرنا چاہیے -
 اسکے علاوہ میں تمہیں ایک تماشہ دیکھاؤں
 یہی یاتین کرتے ہوئے یہ تینوں محل کے
 پاس پہنچ گئے - اسی وقت ایک گھوڑے
 ٹاپو نکی آواز سنائی دی -
 تہارانی - (دلمیں) ساگر آیا (راجا)

فیرے) معاف کیجئے گا۔ مجھے ایک ضروری کام ہے۔ اسلئے تھوڑی دیر کے لئے آپ سے جدا ہوتی ہوں۔
اور جلدی سے محل میں پہنچ گئی۔
ساگر۔ (رسلئے آکر) میں حاضر ہوں۔
جہارانی۔ تم نے نہت دیر لگائی ہے۔
ساگر۔ جی ہاں۔ تلاش اور جستجو کے سبب سے۔
جہارانی۔ پھر کیا معلوم ہوا۔ ایڈروڈ مر گیا۔
ساگر۔ نہیں۔ میں نے اُسے خود دیکھا۔
جہارانی۔ اور تم نے میرا خط دیدیا۔
ساگر۔ جی ہاں۔ اور اُس نے میرے سامنے ہی پڑھ بھی لیا۔
جہارانی۔ کچھ جواب بھی دیا۔
ساگر۔ جی ہاں۔
جہارانی۔ کیا۔
ساگر۔ وہ آئیگا۔
جہارانی۔ تنہا۔
ساگر۔ شاید۔۔۔
جہارانی۔ آخر کیا کہا۔
ساگر۔ کہا۔ دو اُن سے کہدیا میں ایک گھنٹہ کے بعد آپکی طرف روانہ ہونگا۔
جہارانی۔ کہاں ملا تھا۔
ساگر۔ گورنر کی کوٹھی پر۔ وہاں سے ملنے

ہی کو تھا۔ کہ میں پہنچ گیا۔
جہارانی۔ اور تم سے ملنے کے بعد وہ پھر اودھر تو نہیں لوٹا۔
ساگر۔ نہیں۔ تھوڑی دیر تک میں اُس کے ساتھ رہا۔
جہارانی۔ خیر وہ آئیگا۔ یقیناً آئیگا۔
شکر ہے تمام مشکلات حل ہوتی جاتی ہیں۔
اور شاید یہاں آنے سے پہلے ہی۔۔۔
(ساگر سے) اور ناچھو ہوں سے دریافت کیا تھا۔
ساگر۔ جی ہاں۔ سب نے وہی پہلا جواب دیا۔
جہارانی۔ یقیناً۔ جاچ بھی مر ہی گیا۔
ہاں۔ اور بھی کچھ خبر ہے۔
ساگر۔ کیسی۔
جہارانی۔ تم نے نہیں سنا۔ بھوانی ماما نے اپنا نائب منتخب کر لیا۔
ساگر۔ جی ہاں۔ اور ہمارے گروہ کے سب آدمی خوش ہیں۔
جہارانی۔ اور یہ بھی سبکو معلوم ہے کہ قریب تر ہم قریب آیا ہونگے۔
ساگر۔ جی ہاں۔
جہارانی۔ اچھا تم جاؤ۔ میرے سب افسرین سے کہو کہ اس وقت سے محل کی خوب حفاظت کریں۔ اور کوئی شخص قریب

میری اجازت کے بھلے پاس بھی آنے
پائے۔

سنا کر بہت خوب۔
تہارانی راجہ ورگیا سنگھ کے پاس پہنچی۔

ایسی وقت وہی ملازم جس نے راجہ کے
آنے کی اطلاع کی تھی سامنے آیا۔

تہارانی۔ کیوں کیا ہے۔
نوکر۔ حضور ایک لڑکا آیا ہے۔ وہ کچھ جانی

معلوم ہوتا ہے۔
تہارانی۔ کیوں آیا ہے۔

نوکر۔ آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔
تہارانی۔ اس کا نام کیا ہے۔

نوکر۔ کالا۔
تہارانی۔ (رچکے سے) ہمارے ہی گدوہ

کا ہے۔ وہی لڑکا جس نے حاجی کے
خلاف گواہی دی تھی۔ (راجہ اچھلا

لو۔
خود سنگار کلا کو کو لے آیا۔

تہارانی۔ (دھکے تو ایسا زور دیا کہ نور
ہے۔ تو اس وقت کاٹھ راس ہر گرا ہی پڑتا

ہے۔
کالا۔ حضور میں بہت زخمی ہوں۔

تہارانی۔ کس نے زخمی کیا۔
کالا۔ ایک انگریز کی چھری نے

ہمدانی۔ کب۔

کالا۔ کل شام کو۔
تہارانی۔ کہاں۔

کالا۔ مالکیم کی کوٹھی پر حملہ کرتے وقت
تہارانی۔ آتا تو اس وقت وہاں تھا۔

کالا۔ جی حضور۔
تہارانی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

کالا۔ حضور اپنے نوکر جنگی سے دریافت
کر لیں۔ وہ سب حال جانتا ہے حضور کو

نہیں معلوم کو کچھ میں سب سے پہلے
میں ہی گھسا تھا۔ مگر برا بدھ میں پیچھا

خارج کے خدمتگارا۔ برہن کی چھری سے
زخمی ہو کر گر پڑا۔

تہارانی۔ میں کچھ بھی تو سیر ہی کام میں
زخمی ہوا ہے۔ خیر کچھ ہی نہیں ہوا

کی دلی سے جلد ہی اچھا ہو جائیگا۔ اور جلد
خون تیزا زمین پر گرا ہو گا۔ اس کے ہر

قطرہ کے عوض میں۔ میں تجھے بیشمار
انعام دوں گی۔

کالا۔ حضور کی قدر دانی اور سنبھلا
نوازی۔

تہارانی۔ تو بروقت بیان کیے آیا۔
کالا۔ حضور کے درشن کرنے۔

تہارانی۔ نہیں اس کے سوا کچھ اور بھی
نوکر کہتے ہیں تو کوئی خاص اور بہت ہی

مطلب و شجری سننے آیا ہے۔

کاتو۔ جی مان۔

ہمارا ہی۔ وہ کیا۔

کاتو۔ ایک ٹھو معزز آدمی کی ملاقات کی نصیحت۔

ہمارا ہی۔ معزز آدمی۔

کاتو۔ جی مان۔

ہمارا ہی۔ وہ کون ہے۔

کاتو۔ میں زخمی ہو کر بہت ضعیف ہو گیا

ہوں۔ چند روز تک اپنی بسر و قات کے

لئے محنت مزدوری بھی نہیں کر سکتا۔ اور

جارج کے خلاف گواہی دینے کی وجہ سے

جارج نے اسی دن مجھے جواب دیدیا تھا

اب اسی بیوفائی کے سبب سے کوئی اور

انگریز مجھے نوکر نہیں رکھ سکتا۔ اس سے

میں نے خیال کیا کہ حضور میں حاضر ہوں

اور باقی زندگی حضور کی خدمت میں ارون

ہمارا ہی۔ اچھا کیا۔ ہمارے سرکار تم ایسے

آدمیوں کے لئے۔ اچھا مارج ہے۔

کاتو۔ میں ضلع کے سب سے بیل

نہیں چل سکتا تھا۔ ایک مریل ساٹھ گرا

سیا۔ اسپر سوار ہو کر اڈھر چلا۔ یہاں سے

تین میل پہنچے۔ ایک لشکر ملا۔

ہمارا ہی۔ شکر۔

کاتو۔ جی مان۔ یا قافلہ کہتے ہیں۔ بہت سے

افسر نہایت عمدہ رویان۔ اور صدمہ

ظلام مکلف لباس پہنے ایک بہت نفیس

پالکی کو گھر سے ادھر چلے آئے ہیں۔

ہمارا ہی۔ پالکی کس کی تھی۔

کاتو۔ حضور۔ پالکی میں ایک مسٹر آدمی تھے

بشرہ نے شاہی کاروبار داب اور ہسٹ

جلال نمودار تھا بیٹھا تھا۔

ہمارا ہی۔ من آدمی!۔ کون تھا؟

کاتو۔ میں نے نام پوچھا مگر ادھوں نے

نہیں بتایا۔

ہمارا ہی۔ کچھ کہا بھی۔

کاتو۔ جی مان۔ کہا۔ یہ دکن دیس کی

راجہ ہیں۔

ہمارا ہی۔ دکن کا راجہ!۔

راجہ درگیاں تھے۔ خود راجہ!۔

سنیاسی۔ ہمارا راجہ صاحب!۔

کاتو۔ حضور۔ وہی۔

ہمارا ہی۔ اور یہاں آئے ہیں۔

کاتو۔ حضور۔

ہمارا ہی۔ میسج ہی گھر!۔

کاتو۔ سرکار۔

ہمارا ہی۔ کیسے معلوم ہوا۔

کاتو۔ انکے آدمیوں نے مجھ سے پوچھا

کیون میان لڑکے شاہ آباد اب کتنی

دور ہے۔ ہم کب تک پہنچیں گے۔

ہمارا ہی۔ سنیاسی اور راجہ سے عجیب بات

ہو جاؤ گی۔

ایگنس۔ کیسے۔

راجہ۔ (مسکرا کر) خود بخود اور تم دیکھ رہی

لینا۔ (دلمین) اس عرق کا اثر تھوڑی

دیر میں اگلے بے قابو کر دیگا۔ جوانی کا

جو سہی اسے خود بخود مجھ پر ٹپل کرے گا۔ اگر

اسوقت یہ ضبط کر لگی شرم دھیا سے

کام لیگی اس کے ہاتھ پاؤں بیکار سے ہوں

گے۔ یہاں تک کہ اس سے بیٹھا بھی نہ جائیگا

بجیس حرکت لیٹ جائیگی جس پھر کیا ہے۔

اور یہی ہوا۔ ہر لمحہ ایگنس کی حالت بد

گئی۔ اور اس نے برابر ضبط کیا۔ آخر کار

بجیس حرکت لیٹ گئی۔ راجہ نے اس کی

طرف سے دیکھ کر مسکرا کر

کہا۔

دو پیار سی ایگنس۔ تم میری ہو،

ایک آواز۔ نہیں۔ راجہ صاحب تم

جھوٹ کہتے ہو۔

اسکے ساتھ ہی ایک پردہ اٹھا اور

جارج ایک ہاتھ میں برہنہ تلوار دوسرے

میں بندوق لئے نمودار ہوا۔

راجہ۔ اس طرف غصہ اور خیرت کی

نظر سے دیکھ کر (دلمین)۔ جارج مالک ہم۔

جارج۔ جی مان۔ جارج مالک ہم۔ اور وہ

آپکار نکار آپ سے جہین لے جائیگا۔

دو ہی منٹ میں اس عرق کے اثر سے

اس کے حیا لایع بدل چلے۔ دل کی حرکت

کچھ اور ہی ڈھنگ کی ہو گئی۔ خون میں

ایک خاص شش پیدا ہو گیا۔ آنکھوں کا رنگ

بدل گیا۔ گھنٹی چک اور نظر کچھ اور ہی

کہنے لگی۔ اب رنجو نے طنز اسکر کے

اس کی طرف دیکھا۔

ایگنس۔ تمہاری یہ نظر مجھے ڈراتی ہے

خدا کے لئے اس طرح مجھے نہ دیکھو۔

چپ چاپ اسی طرح بعزت و آبرو مر جانے

لاؤ۔

راجہ۔ (رشتہ چٹے ہاتھ کے) مر جانے دو

کیا سچ تم یہی سمجھ رہی ہو۔ کہ میں ہی

چاہتی ہوں۔

ایگنس۔ کیا جھوٹ ہے۔ تم نے یہ کیا

کہا۔ میں تمہاری باتیں سنتی ہوں گے سمجھتی

نہیں۔

راجہ۔ صاف صاف سنو۔ تم مجھے بہانہ

چاہتی نہیں۔ میں نے تمہیں چکر دیا۔

اور تم میرے پرندہ بے مین پھنس گئیں۔

یہ پرندہ بڑی ہوشیار سی ہے بنایا گیا ہتھ

ایگنس۔ کیسا پھندا۔

راجہ۔ (مسکراتے ہوئے) معلوم ہو جائیگا۔

تھوڑی دیر میں۔ یہ سب غور و فکر

کافور ہو جائیگی۔ اور تم اپنی خوشی میری

تاجہ - (ہنسر) شکار چہین لہجائیگا نہ ہین
بلکہ مانا بہوانی کو ایک اور قربانی ملیگی۔
جارج اسوقت تو مسیک گھر میں ہے ہیں
اس گھر کو اپنا بیج سمجھ لے۔

جارج - مریج ۔
راجہ لپک کر میز کے پاس گیا اور
گھنٹی بجانے کے لئے ہاتھ بڑایا۔ مگر
نوجوان گزینے اُسے فرصت نہ دی چلا کے
کہا یہ اب کوشش ہیسیو دے۔ راجہ
صاحب قتل و غارت کا زمانہ گزر گیا۔
اب وہ وقت ہے کہ تمہیں بدکرداری کی
سزا ملے۔ اور خاص مسیک ہی
اتھ سے یہ نمک اس نے بندہ کی کا
خیر کیا۔ گوئی ٹپیک راجہ کے سینہ پر
پڑی۔ وہ زخمی ہو کر گر پڑا۔

راجہ - (زور سے) مار ڈالا۔
رچھر مسکر اکر) مگر یہ یاد ہے جارج تو ہی
اب نہیں بچتا۔ بیشک اُسکا کہنا نہیں
ہتا۔ بندہ کی آواز سکر محکمے سے آئی
گھر آگے ہی تھے۔ راجہ کے چلانے کی آواز
سکر بچھریان لیسکر اُٹھ کر مین آگئے۔
قریب تھا کہ جارج ہر حملہ کریں۔ مگر وہ
بچ گیا۔

آدمیوں نے اُسے پہلے راجہ
کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ جب جارج نے اپنے

آپکو اُن خونیوں میں جو راجہ کا قصاص
اُس سے لینا چاہتے تھے گہرا دیکھا تو
جلد ہی سے بہوانی کی اُنکو غشی جیب سے
نکل کے پہن ملی۔ اور چلا کے کہا یہ دیکھو
یہ بہوانی کی اُنکو ہٹی ہے۔ میں منہارا ہزار
ہوں مجھے ڈنڈوت کرو۔ تمام سرس اُنکو ہی
کو دیکھ کے جگ گئے۔ اور جارج نے
پھر چلا کے کہا یہ راجہ میاں سے گروہ سے
پھر کیا تھا۔ اس لئے میں نے بہوانی
اور بہارانی کے حکم سے اُسے مار ڈالا۔
اب اُسکا تمام مال دولت بہارانی کے حکم
سے تم سبکو دیتا ہوں۔ پھر مجھے ڈنڈوت
کرو۔ اور دین تک سہ جہ نکالے رہو۔

سب نے تاجہ سے جیٹکا لئے۔ جارج
ایک نرس کا ہاتھ پکڑ کے اُسے اچھلا رہا تو
ذیہ بین بچ کر ایک ٹک اس انہو سے
اُٹھ گیا۔ دروازہ کے قریب پہنچ کر کالو
اُسے ملا۔ اُس نے دیکھ کر خوشی کا لغو
مارا۔ اور اگلس جو ایک اپنے اور جارج
کے پاس سے جانے کے خوف سے رو رہی
تھی خاموش جو تھی۔

تاجہ - ابہت خوش ہو کر خوشی ظاہر کرنے
والے لچے سے) آپ کامیاب ہوئے۔
جارج - ہاں۔ خدا کا شکر ہے۔ اُس
نے کامیاب کیا۔

کالو۔ اور کسی نے کچھ نہیں کہا۔
جارج۔ کچھ بھی نہیں۔ بہوانی کی آگوشی
کمانتر چل گیا۔
کالو۔ اور وہ مر بھی گیا۔
جارج۔ وہ مر گیا۔ اپنی سزا کو پہنچا۔
اور دوسرے، خودی کو سزا ملنا باقی
ہے۔

بتیسواں باب

اندھیری رات ہے۔ گیارہ بجے
ہونگے۔ کالی کاستارہ جسے ہم میخ کہتے
ہیں۔ ٹھیک ناچتوئے دھم پر چکر مار رہی
تمام دھم میں ناٹا ہے۔ تاریکی میں ہتھوڑا
کی سفید سفید ہڈیاں چمک کر اس منظر کو
خوفناک بنا رہی ہیں۔ اسی حالت میں لکائی
ایک قومی ایکل آدمی جو سفید رقعہ اوڑھے
منودار ہوا۔ اس نے ایک بتیہ ہے
مکھوٹے نکالے اور جھپٹا ق سے آگ جھار کر
ادھن میں دھسکا یا۔ جب گولیوں سے بو
اڑنے لگی۔ کوئی خشک چیز نہیں ڈال دی
اس سے بہت غلیظ دھواں اٹھا۔ اور
برقعہ پوش دھوئیں کو دیکھ کے آگ کے
آگے ڈنڈوں کرنے کے لیے بچہ جھک گیا۔

ڈنڈوں سے فارغ ہو کر کھڑا ہو گیا۔
اور چپکے سے کہا۔ اب آج خاتمہ ہے
اسی وقت کسی کی آہٹ سنائی دی۔
اور اس قومی ایکل برقعہ پوش نے جوتا
ہی نے چپکے سے کہا۔ دو شاہد وہی ہیں
تجینا پندرہ منٹ کے بعد لوگ
آنے شروع ہوئے۔ اور تھوڑی دیر
میں ساٹھ سترہ اس گروہ کے اس
دخم میں جمع ہو گئے۔ انہیں جونی پوٹ
اور مہارانی لکھی ہی ہے۔
ایک سردار۔ راستہ بڑا خراب
مر کے یہاں تک پہنچا۔

پوجا کرن۔ ڈان۔ مگر بہوانی نے ہمیں
آسانی سے پہنچا دیا۔
مہارانی۔ اچھا مشعلیں روشن کر دو۔
اور وہ خود شیوجی کی صورت کے تحت
کے نیچے بیٹھ گئی۔
مہارانی کے حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔ یہ
منظر اچھی طرح نظر آنے لگا۔
مہارانی۔ ساگر۔ ساگر۔
ساگر۔ حضور۔
مہارانی۔ سب جمہور حاضر ہیں۔
ساگر۔ حضور۔
مہارانی۔ تباہ مجلسی۔
ساگر۔ جب لوگ آتے تھے میں شمار کیا

تہا۔ سوا ایک کے سب حاضر میں۔

تہارانی۔ ایک نہیں ہے۔

سناگر۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ کون نہیں ہے۔

سناگر۔ معلوم نہیں۔

تہارانی۔ میں ایہ کیا۔

سناگر۔ راہ میں اندھیرا تھا۔ کتنے وقت میں

نے کسی کی صورت نہیں دیکھی۔ صرف

بہوانی کی جیکار سی کی آواز سن کر سمجھ گیا کہ اپنے

ہی گروہ کے میں ہیں اور نہیں سنا کر لیا۔ اور

بے روک ٹوک آئے دیا۔

تہارانی۔ اور کسی سے نام نہیں پوچھا۔

سناگر۔ جی نہیں۔

اسی وقت مہارانی کی نظر سنیا سی پر پڑی

جو اُس سے ملنے کے لئے اُس کے پاس

آتا تھا۔ مہارانی کھڑی ہو گئی اور اُس

کے کان میں کہا ”وہ مر گئی۔“

سنیا سی۔ بہوانی مانا کے حکم کی تعمیل ہو

رہیں (ٹھیک تو ہے۔ میں نے ٹھیک

جواب دیا۔ بہوانی کا حکم اُن لوگوں کو راز کر

کا نہ ہوتا تو بہوانی اُسے اپنا برقعہ کیوں

دیتی۔ اچھا ہوا عیاں کے خلاف حکم کوئی

لفظ زبان سے نہیں نکلا۔ نہیں مجھے

ابھی سزا ملتی۔

تہارانی۔ اُس کے جواب کو اپنی مرضی کے

موافق سمجھ کر (ٹھیک۔ (رو چارن سے)

جونی آجی رات ہمارے لئے بہت مبارک

ہے۔

جونی۔ ڈرست۔

تہارانی۔ بہن بدلا مل گیا اور مل گیا۔ ہمارے

دشمن تباہ ہوئے۔ اور ہونگے۔ اور کل میں

اپنی جگہ پر پہنچ جاؤ گی۔

جونی۔ جی ہاں۔

تہارانی۔ کل میں اپنے باپ کے تخت پر بیٹھ

جونی۔ ڈرست۔ کل مہارانی۔ سنیا

ہندوستان کی مالک ہونگی۔

تہارانی۔ راجہ ہرا دھر دیکھ کے بہن

راجہ درجہ بالنگہ کہاں ہیں۔ وہ کہاں

نہیں آئے۔

اس سوال کا جواب دیر تک کسی نے نہ دیا۔

تہارانی۔ کیوں وہ کیوں نہیں آئے۔

اس مجمع سے ایک آدمی۔ وہ نہیں آئے اور

نہ آئینگے۔

مہارانی۔ کیوں۔

دبھی آدمی۔ کیا بناؤں۔

تہارانی۔ بناؤ۔ کیوں نہ آئینگے۔

دبھی آدمی۔ وہ ہیں کہاں۔ مر گئے تھے۔

تہارانی۔ ہیں امر گئے۔ (دیر کے بعد)

مر گئے۔ یہاں سے گئے۔

دبھی آدمی۔ جی ہاں۔ مرنے لگے۔

تہارانی۔ کس نے مارا۔

بہوادی آدمی۔ بہوادی کے نائب نے جس کے
ہاتھ میں ناناکا اٹھوٹھی تھی۔ اونہیں انکے
محلین پہنچا مار ڈالا۔

تہارانی۔ (روپر کے بعد) یہ کہو۔ تو اس نے
بہوادی سے کوئی گستاخی کی ہوگی خیر نہی
سزا کو پہنچا گیا۔

سنیاسی۔ سب جمعہ در حضور کے حکم منتظرین
تہارانی۔ اچھا اب میں آنکھ منتظر نہ کرہوگی
(چلا کر) بہاٹیو۔ بہوادی کے بہتے بیٹو۔

یہ موزی انگریز سارے ملک میں
آئے ہیں ہم تباہ ہو گئے۔ اور ہونے چاہتے
ہیں۔ یہ بہانہ ہے تو ہمارے حالت اس

خواب ہوگی۔ اور ہندوستان ہمارے ہاتھ
نے دکھایا تھا۔ بس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے
پیائے وطن کو دشمنوں سے بچائیں۔

سب باتفاق۔ درست۔

تہارانی۔ تم سب متحد ہو جاؤ۔ تو ان سے
سینا مال لے لینا کچھ دشواری نہیں۔
سب یہ قسم میں جسے اشارہ کی

دیر ہے۔

تہارانی۔ میں اشارہ کیا چاہتی ہوں ارہما
کی طرف دیکھو (ابھی رات آدمی باقی ہے۔
سو کھوا نکلتے ہی میں اشارہ کر دیتی ہے۔

سب بہتر۔

تہارانی۔ اور تم سب اپنا کام کرنا شروع
پیائے بیٹو۔ اسوقت جان توڑ کے شیش
کرو۔ خون کی ندیاں بہا دو۔

سب بہت خوب۔ ہر طرف خون خچان
ہو گا۔

تہارانی۔ خوب مردانہ کوشش کرو۔ بہوادی
اور شیوجی تمہاری مدد کریں گے۔

سب باتفاق۔ درست۔ ہونا بہوادی تر
شیوجی ہمارے ہم تمہارے ہی حکم سے
دشمنوں سے لڑینگے تم ہمیں مدد دینا۔

تہارانی۔ وہ ضرور تمہاری مدد کریں گے۔
سب بہوادی ناناکا کے۔ شیوجی کے۔
تہارانی۔ سب انگریزوں کو مار ڈالو۔ سب

اخیر میں انکے بڑے سردار کو یہاں لاکر
شیوجی کے سامنے سر جان مالکھم کی طرح
فوج کرو۔ بس ہندوستان خالی ہو جائیگا۔

اور دوسرے لمحہ میں شیوجی موت تخت
پر سے گر پڑی۔ اور تخت پر اسکی جگہ علی
مالکھم جو تو ماتھوں میں دو بندہ وقین لے

کھڑا کھائی دیا۔

تہارانی۔ رہبت تحیر ہو کر (میں یہ یہ
یہ کہاں۔

سنیاسی۔ (چلا کر) میں خارج مالکھم سے
مار ڈالو۔

تہارانی۔ بہاٹیو۔ بہوادی کے حکم سے

جلد ہی مار ڈالو۔

یہ سنتے ہی سب آدمی چھریاں لیکر اُس کی طرف دوڑے قریب تھا کہ اُسے تخت سے اُتار کر مار ڈالیں۔ مگر وہ جھگیٹا اُس نے پاؤں زور سے تخت کمارا اور بہت زور سے چٹلا کے کہا آؤ۔ نکل آؤ۔ اس آواز کے ساتھ ہی بہت سے انگریز سیپاہی۔ اور یورپین افسر جو اس دُشمن کے قریب قریب چٹانوں کی آڑ میں اور ناہتو نہی ہڈیوں کے انباروں میں چھپے بیٹھے تھے۔ نکل کر اس جگہ جلدی سے پہنچ گئے۔ جارج پر حملہ ہونے سے پہلے۔ سب آدمیوں کو گھیر لیا۔

تھاج۔ اب کیا دیر ہے تم بھی آ جاؤ۔ یہ آواز نکلے۔ ایڈرورڈ۔ برون۔ کانو۔ ڈاکٹر۔ اور لارڈ سنگلٹن جو اس تخت کے قریب ہی ہڈیوں کے ایک بٹنے انبار میں چھپے بیٹھے تھے نکل آئے پہلے نے خوشی کا لڑخ مارا پھر لارڈ نے چٹلا کے کہا۔ سب کو زندہ گرفتار کر لو۔ اور جو یوں ناگھنہ آئے اُسے مار ڈالو۔ اسی وقت برون نے لپک کر ساگر کا کلا پکڑ لیا اور دیا کے کہا۔ نمودی اب کہاں بیٹھا۔ ہمارا بی۔ لہ چٹلا کے) ہائے ہائے یہ کیا ہو گیا۔ ہم سب گھر گئے۔ مارے گئے۔

ابھی بن آئی۔ اب یہ راج او نہیں کا ہے۔ خیر جو کچھ ہو۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ برون اپنی آنکھوں سے اُنکی شان و شوکت کو نہ دیکھوں۔

اور چھری اپنی کر سے نکالنے جا رہی تھی کہ اپنے سینہ میں تلے۔ اسی وقت کانو نے اُسکے پیچھے نے آکر جلدی سے اُسکے ناخن پکڑ کے چٹلا کے کہا۔ نہیں ہمارا بی صاحبہ۔ انصاف ہونے دیجئے۔ اُسے دیکھتے تھے۔

تو ہارانی۔ ساگر۔ ساگر۔ دوڑ۔ میری سگڑا ساگر نے جھکا دیکر اپنا گلارون سے چھری اور ہارانی نکلے مدد کو چلا۔

برون۔ (رنبودق اڑھا کے) قدم اڑھا لیا اور میں نے گونی مار سی۔ ساگر۔ تھے غضب۔ اب کیا کروں۔ برون۔ کچھ نہیں چپ چاپ یہیں حرکت یہیں کھڑا رہو۔

ساگر اُسی طرح کھڑکھڑا گیا۔ اور ہارانی نے اُس کی طرف پلاس اور حسرت کی نظر سے دیکھا۔ اسی وقت ہیرا اور ایگنس ایک غار سے نکل کر تخت کے پاس پہنچ گئیں ہارانی او نہیں دیکھ کر اور یہی رنجیدہ ہوئی۔ اُسکے چہرہ پر مرونی چھا گئی۔ اور آہستہ بہتے گئے۔ وہ سی دیر کے بعد

اُس نے اپنی ہوشن و رشت کر کے کہا۔
میں ! یہ دونوں ہی بیہان موجود ہیں۔ انہیں
کس نے بچایا۔

برون۔ علیسا یونے خدا نے۔ وہ اپنے
ہتھیاروں سے تمہارے بتوں کے ساتھ
لڑا۔ اور تمہاری بہوانی کے برفہ اور
انگوٹھی کے ذریعہ سے جس نے تمہاری
جاعت کو اندھا کیا۔ اُس نے تم پر فتح پائی۔
جارج۔ میرا تمہارے بہوانی کی ہیٹ ہے۔
مگر اب دیکھو۔ وہ زندہ تمہارے سامنے

کھڑی ہے۔ اور ہم سب خیر تم نے بہت
مظلم کو۔ اور بنگے مار ڈالے میں تم نے کوئی
کسر اڑھا نہیں رکھی تمہارے رد و رویہ
میں۔ مگر افسوس ایک شخص نہیں ہے۔

نہ وہ آسکتا ہے۔ آہ۔ وہ ہوتا۔ تو اپنے
کام کے عمدہ انجام کو دیکھ گئے بہت خوش
ہوتا۔ مائے مائے۔ مگر خیر۔ میں اُنکا
بیٹا بیہان موجود ہوں۔ میں نے اُنکے
نیک کام کو جس میں اُنکی جانگمی انجام کو بچایا
اور اُسکا قصاص لیا۔

لارڈ سنگلٹن۔ تم نے بڑی جہم سر کی اپنی
قوم کو تباہی سے بچا لیا۔ میں انگلستان
کی حکومت کی طرف سے تمہاری تعریف کرتا ہوں
اور توار کرتا ہوں کہ تمہیں اُسکے صلہ میں بدل
انعام ملیگا۔

جارج۔ اپنا ہاتھ ایگنس کی طرف بڑھا کر
میرا انعام اسی جگہ یہ موجود ہے۔ کیا یہ دنیا
کی سب نعمتوں سے افضل نہیں ہے؟ ہر دونوں
بہنیں اُس سے لپٹ گئیں۔

تیسرا۔ خدا تمہیں بیکٹ دے (Bless)
ایگنس۔ پیارے جارج۔ میں تمہاری بہن ہوں
اور ہمیشہ تمہاری رہی ہوں گی۔

برون۔ (رہنما) خداوند انگلستان کی نیک
اور رحمت کو روز افزون ترقی دے۔
ڈاکٹر۔ خداوند افسر افس کو بھی ہر طرح برقی
دے۔

جارج۔ ہزار ہزار شکر۔ ہم کامیاب ہوئے
ہمیں بدلا مل گیا۔

اُسکے بعد فحتم فوج لارڈ کی کوٹھی پر ہوا
گھٹی دوسرے دن سب قیدیوں کو منڈا دی گئی

اور لارڈ نے اس کامیابی خوشی بہت
دھوم دھام سے جشن کیا۔ تمام دیسی داروں
کو جو انگریزی گورنمنٹ کے پیچھے خواہ توجہ
دے۔ یہ جلسہ کئی روز چھ جارج کی ایگنس کے
ساتھ۔ اور میرا کی اپنی زور سے شادی ہو گئی۔

کمپنی نے انہیں بہت انعام و یادہ عیش
میں مصروف ہوئے۔ اور ہم ہندوستانیوں کو
برطانیہ غلطی کی طاقت کے بڑے اور ملک میں
انکار عبا بقایم رہنے کی بدو ہمیشہ کے لئے مل گیا۔
اُسی کے مرتے اجنک لے رہے ہیں۔ شام

سوارانی چھی

ہمارا جس کے سوارانی کا جہاں سوارانی
 کے مٹھنیں پھینک گیا۔ بالکی دروازہ پر رکھ
 دی گئی۔ ہمارا جہاں صاحب جیکھا قد بڑا شریف
 کے متعدد برسوں کے بزرگان سے حمید
 ہو گیا تھا۔ اور بالی یہ فہم سے عقیدہ تھے
 اوتھے۔ دو بڑی غلامی تھے کا نہ ہے پر
 ہاتھ رکھ کے پہاڑ کے زین پر چڑھ
 لگے۔ ان چند غلاموں سے ایک نوجوان
 کچھ بہت ستر لگا ہے۔ قدم قدم پر ہلکا
 صاحب کے کانہیں کچھ کہہ رہا ہے۔ اور
 تیرا ہی حشر کے چپ ہو جاتے ہیں
 غلامی جہاں سے یہاں سے ناظرین ان
 ہر یہ سوارانی راجہ صاحب کو دیکھ کے بہت
 تعجب ہوئے۔ سوارانی میرانی دفعہ کر نیے
 نے موٹی سے پہلے ان معنوی ہمارا جہاں
 صاحب کا نام بتائے فہم میں۔ حضرت
 ہمارا جہاں صاحب۔ ہمارا وہی دوست۔
 جلیج ناگہم۔ اور منہ چپڑا غلام اس کا
 سمندر جیکھا برہن ہے۔
 برون۔ رچلے چلے جارج کے کانہیں

سیر کار پرے پہنچے۔
 جارج۔ (چپکے سے) چپ۔ ہوش دوا
 درست رکھو۔ درتہ ہمارا خون ہمیں تباہ
 کر دے گا۔
 برون۔ نہیں۔ اس صورت میں ہمیں
 کوئی نہیں بچان سکتا۔
 جارج۔ چپ۔ ایسا کوئی قحط زبان سے
 نہ نکلے اور میں۔ یاد رہے۔ تم بالکل
 گوتے ہی۔
 برون۔ بہت خوب۔
 اس کے بعد برون نے ایک لفظ زبان
 سے نہ نکالا۔ ہمارا جہاں صاحب چپ چاپ
 سب طرح میں نکو طے کر کے بے بہا گمین
 پہنچے۔
 یہاں ہمارا جہاں راجہ درگیا سنگھ کی اہل
 جہاں راجہ صاحب کے استقبال کے لئے
 کھڑے ہیں۔
 ہمارا جہاں راجہ صاحب آپکی تشریف
 لائیکا سب کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں آپکے
 قدم رنجہ زائیکی بہت ممنون ہوں
 آپ نے مجھے اپنے چشمہ ہر گون میں
 عزت دی۔ میں آپکی عذر آپکے حلو شہ
 کو ضیا ال کرتے آپکو اپنا ستران سمجھتی ہوں
 بیشک آپ کسی آقا میں میں آپکی عذر
 گھر آپ ہی کا ہے۔ اور اس میں جو چیز ہے

اپنے وہاں اور اپنے عزیز دوست راجہ
درگپال سنگھ کو پیش کر دیں۔
راجہ درگپال سنگھ - (آگے بڑھ کر) پالاگن
مہاراج -

مقبوضی مہاراجہ - راجہ درگپال سنگھ
میں نے تمہیں بھی نہیں دیکھا۔ اور تم
نہی میسر ہی صورت نے آشنا ہو چکے
تم میرے لئے اجنبی نہیں ہو۔ میں نے
تمہارے اوصاف اکثر سنے ہیں۔ پر میری کیا
سے تم ایک عالی خاندان چھپتی ہو۔ نفرتی
تامل کر کے مہارانی کی طرف جھک کر چکے
سے۔ بیٹا۔ میں ایک بہت ہی مفید امر میں کچھ
مشورہ کرتے آیا ہوں۔ راجہ درگپال سنگھ کو
تم محل تو نہیں سمجھتے۔ مجھے جو کچھ دیکھنا
ہے انکے سامنے کہہ سکتا ہوں۔

مہارانی - مہاراج - راجہ صاحب میرے
بے تکلف دوست ہیں۔ مہارانی کوئی
بات ان سے چھپی نہیں ہے۔ آپ
بے تامل کہئے۔

مہاراجہ - تو انہیں رہنے دو تو رکو
رخصت کر دو۔

مہارانی - بہت خوب۔

اُس نے اشارہ کیا۔ سب افسرین

مکان بھرا ہوئے تھے۔ رخصت ہو چکے۔

مردوں ایک خاص کھڑا رہا۔

آپہی کی ہے۔ تمام نگر چاکر اور میں سب
آپ کے تابع رہیں۔

یہ کہہ کر تعظیماً مہاراجہ صاحب کے سامنے
گھٹنے ٹیکنے کا قصد کیا۔

مہاراجہ صاحب - تم میری اتنی تعظیم کرو
اور نہ ایسے الفاظ میری نسبت کہو میں یہاں
ایک گوشہ نشین بڑا آدمی ہوں۔ تم لوگوں
عالی خاندان مہارانی - عمر کے حساب سے
مہارانی کی بیٹی کے برابر ہو خدائے مہربان
اور سرداری کا تاج خاص تمہارے ہی لئے
بنایا ہے۔ اور درباری کا جامہ تمہارے
دھڑبھڑ قدامت کے لئے قطع کیا
ہے۔

مہارانی - حضور کی غایت۔ تو ایشیں چکے
ان کلمات سے جن سے محبت کی بڑائی ہے
معلوم ہو رہی ہے۔ کہ آپ کے اپنے کا سبب
مخلص دستاورد غلات ہی ہے۔

مہاراجہ - کیا تمہیں کچھ مشک ہے۔ میں
ایک خیمہ لٹاؤں۔ جان نثار دوست
کی طرح آتا ہوں۔

مہارانی اپنے معزز چہلن کو دیوان
خاص میں لے گئی۔ معمولی کھانا کے بعد
باتیں شروع ہوئیں۔

مہارانی - آپ نے مجھے بہت معزز فرمایا
مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے حضور میں

تہارانی - یہ سب کے ساتھ کیوں نہیں چلا گیا۔

تہاراجہ - یہ سیرہ خاص اور بہت معتد خدنگار ہے۔ اسکے سوا کوئی لگا ہی ہے۔

تہارانی - بالکل حق۔

تہاراجہ - نان - مگر ہر انہیں ہے کچھ کچھ سن لیتا ہے۔

تہارانی - خیر - فرماتے۔

تہاراجہ - ایک مدت سے میں تم سے ملنا چاہتا تھا۔

تہارانی - مگر کسی سبب سے تشریف نہ لاسکے وہ سبب کیا ہے۔

تہاراجہ - میں جانتا ہوں تم نے ایک عظیم لپٹے ڈس لی ہے۔ اور میں اس کا انجلم جانتا ہوں۔

تہارانی - (تسجب ہو کر) یہ کیسے!۔

تہاراجہ - تم نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی طاقت کو توڑا۔ انگریزوں کو نیست و نابود کر کے چند دستاں کو صاف کر لیا اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔

تہارانی - سچ ہے۔

تہاراجہ - یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گیا کہ تمہارا یہ راز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

تہارانی - درست۔

نفرت کیوں ہے۔

تہارانی - یہ نفرت موروثی ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ میرے دو بھائی دشمن ہیں۔

برون - (دلیلیں) اسے ڈالیں۔ تو غور نہ ہیں بڑی ہی خوفناک دیوانی ہے۔

تہاراجہ - میں آج تک تم سے نہیں ملا۔ اور تمہاری اس جانت میں شریک ہونے سے انکار کرتا رہا۔ اسکا یہ سبب نہیں ہے کہ میں تمہارے قصد کا مخالف اور ان لوگوں کا جنہیں تم تباہ کرنا چاہتی ہو دوست ہوں بلکہ میں نے اس بات کو پریشانی میں ہی چھوڑ دیا تھا۔

تہارانی - مگر آج۔

تہاراجہ - اب میں نے دیکھا کہ انہوں نے ہمارے تمام ملک پر قبضہ کر لیا۔ ہمارے تمام حقوق بالی کر دیئے۔ ہم لوگوں کی آس کی میل ملت میں بھی بھل ہیں۔ تو مجھ سے صبر ہو سکا۔

تہارانی - اور یہ موڈی ہر روز ایک نئی تہذیب سے ہمارے سر پر راج - نہ ہی امور - ہر ایک دولت اور جانور پر قبضہ کرتے جاتے ہیں۔

تہاراجہ - کریں۔ بہت جلد تباہ ہونگے۔ اب میں تمہیں شفق ہوں۔ ضرور انہی قوت کو توڑ دینا چاہئے۔ انہیں اپنی طاقت کا بہت زخم ہے۔

تہارانی - انگریزوں سے اس قدر

جہارانی - جی ہاں - اونہ لم سب نہیں ہے
بیشک طاقتور ہیں - مگر بہت جلد اسکا خاتمہ
ہو جائیگا -

جہاراجہ - میں صرف اس لئے آیا ہوں -
کہ اس ہم میں تمہارا مددگار نہوں - میرا ملک
خزانہ - مسیحہ سب آدمی - میں سب
تمہارے ہیں - انہیں اس کام میں تامل
شریک کرو -

جہارانی - یہ بہوانی کی خواہ کر پا ہے - کہ
آپ سارا جہاڑی اس ہم میں شریک ہو جا
میں جانتی ہوں اب ان دشمنوں کی تباہی
کا وقت آگیا ہے -

جہاراجہ - اب بناؤ تم نے ایک کیا کیا -
اور آئندہ کے لئے کیا بندوبست ہے -
جہارانی - میں نے ! - اپنے پر دادا کی تمنا
کو پورا کرنے کا انتظام کیا ہے - یہاں ہندو
کے آدمیوں کو ان سے برگشتہ کر دیا ہے اور
ایک سخت ہنگامہ کا بندوبست کیا ہے - جو
پرسوں ہوگا - بس اسی دن وہ تباہ ہو جائیگا -
جہاراجہ - یہ کیسے -

جہارانی - جہاں ہوتے ہی مجھے الہام ہوتا
شرعاً ہوا - میں نے بہوانی اور شوچی کے
حکم سے چند روز میں ایک ہفتہ ایجاہ کیا جس
میں چھری اور رسی کے پھندے کی پرستش فرائض
سے تھے - اور شوچی کے حکم سے اس ہفتہ میں

انسانی قربانیان فرض عین قرار پائی ہیں
اور ان قسم بانیوں کا چھری اور رسی کے
پھندے کے ذریعہ سے ہونا زیادہ تر ثواب
بڑا یا گیا ہے - اور قربان گاہیں شوچی
اور بہوانی کے مندروں کو مقرر کیا ہے -
اور اس گروہ کے ہر ایک شخص کو تعلیم کیا گیا ہے
کہ بہوانی اور شوچی نے ہملو کو نکو دوستند -
اور جھٹا دلے آدمیوں - اور پر زور جاتو
سرداروں کے تباہ کرنے کے مشورہ کیا ہے
ہم جتنی کوشش اپنے فرض کے ادا کرنے میں
کریں گے بہوانی اور شوچی ہم سے خوش ہونگے
جتنے باتیں سکے دل نہیں بچھ گئیں - تو میں
نے اپنے آپ کو بہوانی کے حکم سے اس ہفتہ کا
حامی و سرپرست - بہوانی اور شوچی کا
نظر کردہ - اور اس گروہ کی مکہ قرار دیا -
سب مسیحہ ملج ہو گئے -

جہاراجہ - بہت ٹھیک -
جہارانی - جب سب نے مجھے اپنی مکہ تسلیم
کر لیا - تو میں نے عادت اور عینیت میں اپنا
شاہی حق مقرر کیا - اب ایک حصہ بہوانی کے
خزانہ کے لئے جو ایک خاص ہم صرف
کیا جائیگا - الگ تجویز کیا - اس پر عمل کرنا ہوگا
تو میں نے اور تہذیب کے شرع کیں - اور
ساتھی اپنے گروہ کو ان انکار و انکار میں
بتا دیا - آخر کار دوسری سر کی نگاہ کوشش

من جن نے مختلف تدبیروں سے اُن کے
قوت کو گھٹانے کے اور موقع موقع سے اپنی اندر
کو بڑانے کے اوتہنیں اور اپنے گردہ کو بحالت
پر پہنچا دیا۔ اور یہ سب کچھ بہوانی اور یوچی
کے حکم سے ہوا۔
ہمارا جہ۔ درست۔

ہمارائی۔ اتنوہ کیفیت ہے۔ آہٹہ ہئی
ہوئے۔ ہمارے گردہ کے ایک آدمی نے ناگو
مین کرنیل باسل کاسینہ شیر پنچ سے پہاڑ ڈالا
کئی انگریز بہت سے سپاہی بالکل خلیب
ہو گئے۔ چار دن ہوئے۔ سراج ڈھا کسٹین اور
اُسکے دور فبق رسی کے پند سے شری
گئے۔ دو تین دن ہوئے کہ میرے حکم سے
اسی بنا رس مین سر جان ملکہم جو ہمارے
راز سے کچھ آگاہ ہو گیا تھا مارا گیا۔
ہمارا جہ۔ یہ خوب ہوا۔

ہمارائی۔ آپ مین نے ان کے بالکل تباہ
کر لئے کابند و بست کبلے ہے۔
ہمارا جہ۔ بہت مناسب۔ مین ہمارا شیر
ہوں۔ (دو لہین) ہمارے ان ظالموں نے
میں سے باپ کو مارا۔ اور مین کچھ کر سکا۔
اب جو کچھ کرنا جلد اور نہایت مستعد
کرنا چاہیے۔

ہمارائی۔ پریشیر کی دیانے جلد ہی ہو گا۔
اور مان۔ ابھی ایک گھنٹہ مین آج سکا ہوتا

لجائیگا۔
ہمارا جہ۔ ثبوت۔ (دو لہین) خدا جانے
اب یہ کیا کیا چاہتی ہے۔ (رباواز) اور
ایک گھنٹہ مین۔
ہمارائی۔ جی مان۔

اسی دھٹ ایک ور وازہ کھلا اور سگراں
کرہ مین آیا۔

ہمارائی۔ (ایک ایسی زبان مین جو ہمارا جہ
صاحب نہیں سمجھتے) کہو کیا ہے۔

ساکر۔ (اسی زبان مین) وہ زندہ ہے
ہمارائی۔ (چپکے سے) اڈر ور ڈالکہم۔

ساکر۔ حضور۔ مین نے اُسے ابھی دیکھا ہے۔
محل سے تھوڑی سی دور ہے۔ شاید مین چار

منٹ مین یہاں پہنچ جائیگا۔
ہمارائی۔ تنہا۔

ساکر۔ جی مان۔
ہمارائی۔ خیسہ۔ اُسے مجھ نے اندازہ

اور پاگل کر دیا۔
ساکر۔ اب کیا کرنا چاہیے۔

ہمارائی۔ اُس کی بہت تعظیم و توقیر کرو۔
اور اس کمرہ مین اُسے ٹھراؤ۔ مین بہت جلد

اُسکے پاس آؤ گی۔ تم اور دو آدمی اور متعدد
رہو۔ میں سے پہلے ہی آواز کاٹھیک

جوا بدو۔ سمجھو۔
ساکر۔ جی مان سمجھ گیا۔

تہارانی - جاؤ۔ اور غلط ہو۔

اگر چہ لگایا

تہارانی - اس شخص سے معلوم ہوا کہ ایک اجنبی آدمی جسے ہمارے اس متبرک کلمہ سے جس کلمے میں نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ ختم کر لیتی ہے۔ مجھ سے ملے

آیا ہے۔ آپ اجازت دین تو میں۔

تہاراجہ - کیا مضائقہ ہے۔

تہارانی - میں جلد حاضر ہونگی۔ میری لکھی غیر حاضری کو مختلف فتنے لگے گا۔ (طیعت چلتے) راہ کی لکان نے آپ کو مضحکہ کرایا، مناسب ہے کہ آپ اپنے آرام کرہ میں

تہوڑی دیر کے لئے منتظر رہیں۔

تہاراجہ - میں بڑا ضرور ہوں مگر میرے منتظر کی دلیہ سے اب تک مجھ میں جو اتنی سی طاقت ہے۔ راہ کے لکان نے مجھ پر کچھ اثر نہیں

کیا۔ پھر آرام کرہ میں جا کر کیا کروں۔ ہاں تمہارا باغ جسکا شہرہ تمام ہندوستان میں ہے دیکھنا چاہتا ہوں۔

تہارانی - بہتر۔ راجہ صاحب (دو گنا لکھی) آپ کو سیر کرائیے۔

راجہ - جی ہاں۔ میں حاضر ہوں۔

تہارانی - اور ایک گھنٹہ کے اندر ہی میں بھی حضور میں حاضر ہونگی۔ اور آج شام کو آپ کے حریفوں کا ایک جلسہ آپ کے شانے

لائق اس محل میں ہوگا۔

تہاراجہ - جلد! آج شام کو!

تہارانی - جی ہاں۔

راجہ - (ہمارا جہ سے) چلے۔

ہمارا جہ اپنے گونگے خدمتگار کے کانڈر

پر ہاتھ رکھ کے چلا۔ اور اس کے کانڈر

چپکے سے کہا۔

”اب کیا ہوگا۔“

برون - (رچکے سے) خدا ہی میں سچا

مجھے تو اسکا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔

یہ سب اس کرہ سے چلے گئے تو ساگر پھڑکا

تہارانی - کیوں۔

ساگر - میں اسکو اسی کرہ میں بیٹھا آیا ہوں

تہارانی - اچھا۔ میں اب اس کے پاس طاقی

ہوں۔ تم اپنی جگہ پر جاؤ۔ اور مستعد رہو۔

ابہا بیسوں بابا

نئی قربانی

ایڈرھو مالک ہم ایک کرہ میں تنہا بیٹھا

تہارانی کا انتظار کر رہا ہے۔ کہ وہ دھتور

ایک دروازہ کہلا۔ اور تہارانی اس کی طرف

آئی نظر آئی۔ ایڈورڈ اس کے استقبال کے

لیے اٹھ کھڑا۔ قریب پہنچ کر سلام کیا۔

مہارانی۔ آنا۔ تم آگئے۔

ایڈورڈ۔ کیا آپ کو کچھ عیشک تھا۔

مہارانی۔ ہاں۔

ایڈورڈ۔ کیوں۔ عیا میں کبھی یہاں

نہیں آیا۔ ابھی اس دن شکار میں آیا تھا

میں ایسی جلدی اس بات کو نہیں جانتا۔

مہارانی۔ ممکن تو تھا۔

ایڈورڈ۔ یہ آپ کا خیال ہے میں ڈرنے

والا آدمی نہیں ہوں۔ مجھے جس وقت آپ کا

خط پہنچا میں نے اسی وقت قصد کر لیا تھا

یوں تو شاید نہ ہی آتا۔ لیکن آپ کے پیش

اور میری مفقود التجزی کی بابت کچھ کہنے

کا وعدہ کیا تھا اس سے مجبور ہو گیا۔

اب آپ نصیر لے۔

مہارانی۔ کیا ایسا ہو چکے ہو۔

ایڈورڈ۔ ہیرا اور انگلیس کہاں ہیں۔

مہارانی۔ یہاں۔

ایڈورڈ۔ (بہت متعجب ہو کر) اسی

محل میں۔

مہارانی۔ ہاں!۔ تم یہ سکر بہت

متعجب ہوئے۔

ایڈورڈ۔ بہت۔

مہارانی۔ سچ۔

ایڈورڈ۔ جی ہاں۔ اب آپ کا کیا ارادہ

ہے۔ میں آپ کو خوب جانتا ہوں۔

نزدیک آپ نے کوئی منی تدبیر جاری کی ہے

کی سوچ رہے۔

مہارانی۔ وہ دونوں تم سے فکڑ نہیں

کرتیں۔

ایڈورڈ۔ نفرت!۔ خوب کبھی!۔ یہ روٹ

سہنے دیجئے۔ میں آپ کی بزدلانہ کارروائی

خوب جانتا ہوں۔

مہارانی۔ خیر! تم جو کچھ سمجھو۔

ایڈورڈ۔ سمجھنا کیسا۔ تمہارا بشر حیر

خیالات کی صاف تائید کرتا ہے۔

مہارانی۔ تمہیں اس کا خوب یقین ہے۔

ایڈورڈ۔ یقین! بیشک!! یہ نہیں تو

آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ غیر کہ میں

میں حاضر ہوں۔ انگلیس اور ہیرا کو بلانے

اور انہیں میرے ساتھ جانے کی اجازت

دے دیجئے۔

مہارانی۔ (رہنکر) ایڈورڈ! مکہم۔ تم

بڑے بیوقوف ہو۔ تم مجھے خوب جانتے

ہو۔ پھر لیا کہتے ہو۔ انگلیس اور ہیرا

مگر میں ہیں۔ مگر اب وہ یہاں سے نہیں

جاسکتیں۔

اس سخت کلامی پر اسے نوجوان کو

غصہ آیا۔ اس کا چہرہ گھبرا گیا۔

ایگنس - وہ ایک دوسری خوب روپوں پر مائل ہے۔

راجہ - وہ کون ہے۔

ایگنس - تو نہیں جانتا؟

راجہ - جانتا ہوں۔ مگر تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں۔

ایگنس - اچھا۔ مین ابتدائے جارج ایڈورڈ کو دیکھی ہوئی۔ اب کوئی دوسرا سے کیسے لے سکتا ہے۔

راجہ - بلکہ نہیں ہی۔ مگر وہ تو مر گیا۔

ایگنس - تیرے منہ میں خاک - وہ زندہ ہے۔ اور خدا اسے زندہ رکھے گا۔

راجہ - نہیں مین سچ کہتا ہوں۔ اب وہ میرا رقیب نہیں ہو سکتا۔

ایگنس - خیر۔ اگر وہ زندہ ہے۔

مین اس کی منگیت ہوون۔ اور مر گیا ہے۔

تو اس کی بیوہ۔ یا تمام عمر اس کی ساتھ۔

عیش سے بسر کر دیتی۔ یا اس کے سو گد مین

مر جاؤنگی۔ اُسے بہو لونگی نہیں۔

راجہ - تم اُسے بہو لجاؤ گے۔!

ایگنس - کبھی نہیں۔ پرگز نہیں۔

راجہ - وہ مر گیا۔ اور اُس کے قبر کا ہی نشان

نک نہیں ہے۔ ایسے مرد سے تم اپنا

دل واپس لیلو اور میرے حوالہ کو۔

ایگنس - یہ وہ نہ یک۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

ایگنس - کیون۔ نہیں۔ سب سے زیادہ سخت سزا موت ہے مین اُسے بھی منتظر کرتی ہو

راجہ - خدا نہ کرے۔ دیکھو ایگنس۔ مین

راجہ ہوں۔ خاندانی اعزاز اور ذاتی عزت

عظمت کے سوا کسیے پاس دولت بھی

بچد ہے۔ تم میری دل نہ ہی کرو تو

مین اس سب کو تم پر تصدق کر سکتا ہوں۔

ایگنس - اپنی دولت۔ عزت۔ نام سب

اپنے پاس رکھو۔ مجھے اس کی کچھ حاجت

نہیں۔

راجہ - کیون اسلئے کہ تم مجھے ناپسند کرتی

ہو۔ اور ناپسند کرنے کی وجہ کچھ نہیں

غور۔ مگر یہ غور نہ بچا ہے۔ تمہاری تقریب

داؤد کا قدر دان مجھ سے زیادہ دنیا

مین نہیں ہو سکتا۔ پھر تمہارے ساتھ

عیش کرنے کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا

ہوں۔ اسلئے مین چاہتا ہوں کہ تمہیں

اپنی پیاری بیوی بناؤں۔

ایگنس - یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

راجہ - کیون۔

ایگنس - میرا دل تجھے نہیں چاہتا۔

راجہ - سبب۔

ایگنس - سبب کیا چاہئے۔

راجہ - کیون نہیں بیوچہ یہ انکار نہیں

ہو سکتا۔

اوہل پڑ پڑیں۔ مگر اصل نے بہت ضبط کیا۔
اور بہت نرمی سے جواب دیا۔

رانی صاحبہ۔ آپ بہت گرم نہو جیئے۔
اپنی زبان کو سنبھال لے رکھئے۔ اور آواز
کو دہمیا کرکئے۔ میں نے چلتے وقت عہد کر لیا

تھا۔ کہ میں بہت سخت سے سخت بات پر
بھی نہ بگڑ دوں گا۔ خاموش ہی رہوں گا۔

ورنہ میں بھی اپنا غصہ دکھانا۔ مگر ضبط
اور صبر کی ایک حد ہے۔ انسان اس حد

سے زیادہ ضبط نہیں کر سکتا۔ آپ کی وہ
سخت کلامی نے مجھے اُس حد سے نکال دیا

ہے۔ اب میں بھی جواب ترکی بہ ترکی دوں گا
تمہاری۔ (منہ سے ہنسنے لگی) کیوں نہیں۔

ایڈیٹور ورڈ۔ ان فضول باتوں سے کیا
حاصل آپ میسر سی اور میرے بہائی کی

منگیتر کو مجھے دیدیتے تھے۔ میں چلا جاؤں نہ
تمہاری۔ کیسی منگیتر۔ وہ اب تمہیں نہیں

رہسکتیں۔
ایڈیٹور ورڈ۔ وہی بات ہے۔

تمہاری۔ مان۔
ایڈیٹور ورڈ۔ یہی تھا۔ تو آپ نے مجھے

کیوں بلایا۔
تمہاری۔ بدی کے عوض بدی دینے

کے لئے۔
ایڈیٹور ورڈ۔ مجھے۔

تمہاری۔ مان تمہیں۔

ایڈیٹور ورڈ۔ میں نے کیا بدی کی ہے۔
تمہاری۔ ایسی جلدی بہو لگے۔ لکھی لکھی

قصور کو تمہیں بہولتی۔ اور نہ معاف کرتی
ہے۔

ایڈیٹور ورڈ۔ نہ معاف کرسے۔ مگر کوئی قصور
نہی۔

تمہاری۔ کل تم نے مجھے جھپٹکا۔ اور
اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔ آج میں تہا

دشمنی کر کے اُسکا بدلہ لوں گی۔
ایڈیٹور ورڈ۔ کیسا بدلا۔ ان لوگوں کو بچھڑا

رکھنا۔ کیوں نہ۔
تمہاری۔ مان۔ اور تمہیں منزا دیتا۔

ایڈیٹور ورڈ۔ ہوش کی دعا کرو۔ ہوشیا
ہو جاؤ۔

تمہاری۔ کس سے۔
ایڈیٹور ورڈ۔ میرے الفاظ سے جو تمہیں لگا

دینگے۔ اور میرے ہاتھ سے جو تمہارا
یہ قہہ اوتار ڈالے گا۔

تمہاری۔ پاگل۔ تم اور۔
ایڈیٹور ورڈ۔ تم بیچی طاقت اور حاضرت

مجھے ڈراتے ہو۔ توبہ۔ میں پھر کہتا ہوں
ایگنس اور میرا کو پسیدہ سی طرح میسر ہی چڑو

کر دو۔
تمہاری۔ زسکر اتے ہوئے نہیں کیا کرو گے۔

آئیرو روڈ۔ میں پھر کہتا ہوں ہوش میں آؤ۔
میں انہیں لپیٹاؤنگا۔

جہارانی۔ ریسکر اگر کیسے۔

آئیرو روڈ۔ جیانت دساجت سے کام نہ
نکلیگا تو بجیو سی جبر کرنا پڑیگا۔

جہارانی۔ ریسکر (جبر)۔ پاگل! تو
کیس خیال میں ہے۔ کیا میرے محل کو

گورنر کی کوٹھی سمجھا ہے جہان انگریزوں
کی قوت جو اکام دیتی ہے۔ یا اپنے آپ کو

ایسا بہادر جانتا ہے۔ کہ میری اس قوت
کا جو بڑے شہنشاہ سے بھی منسوب نہیں

ہو سکتی تھی تنہا مقابلہ کر لیگا۔ ریسکر
پاگل۔ بیوقوف۔

آئیرو روڈ۔ پاگل۔ اگر یہی بات ہے تو میں
لشکر لے کر آؤنگا۔ تمہارے محل کی بیٹھ

نے سے اینٹ بجاؤنگا۔ اور ان دونوں کو لے
جاؤنگا۔

جہارانی۔ وقار مار کر، بیشک۔ کچھ خبر
بھی ہے۔ تو میرے گھر میں ہے۔ اور

اب بغیر میری اجازت کے نہیں جاسکتا
آئیرو روڈ۔ تو یہ۔ کچھ کون روک سکتا

ہے۔

جہارانی۔ میں۔

آئیرو روڈ۔ بکھر۔

جہارانی۔ بیشک۔ اب تم میری قیدی ہو

آئیرو روڈ۔ اچھا۔ تو اب۔ اپنے کئے کی سزا
بہکتو۔

یہ الفاظ نہایت ہی غصہ و غصہ بہت
چلائے کچھ اور جہارانی کو جسے ایک ایک

نازنین دلربا عورت سمجھنا تھا۔ چھٹی درندہ
اور اپنا شک و شبہ کر اس پر چھپا۔ چھٹی

لٹکا لٹکائے مارنے کے لئے ہانڈا اٹھایا
مگر جہارانی ہوشیار ہو گئی تھی۔ ہانڈا اٹھاتو

ہی چیکھے بیٹھی اور زور سے چلائی۔ دس گرا
ساگر آیا۔ اسی وقت ایک ایک ایک دروازہ

کہلا۔ تین آدمیوں نے بہت جلد کمرہ میں
پہنچ کر۔ آئیرو روڈ پر ایک ساتھ حملہ کیا اور

قبل اسکے کہ اسکی چھڑی کسی زخمی کیسے
اُسے ہتھار کر دیا۔

آئیرو روڈ۔ نامزد۔ ظالم۔ ماہرن۔ ٹہنگ
تم نے یہ کیا کیا۔ آہ میری چھڑی

کسی کے نہ لگی۔

جہارانی۔ رہت ہے پر وائی اور غور
سے (کیسی کے نہیں)۔

آئیرو روڈ۔ ڈائین بھی تو کامیاب ہوئی۔
جہارانی۔ اور تو اپنی سزا کو پہنچا۔

آئیرو روڈ۔ کچھ غم نہیں۔ میں کچھ سزا
نہ دے سکا تو میرا خدا کچھ سہہ لگا۔

جہارانی۔ یہ بھی دیکھنا ہے اپنے آدمیوں
سے (ساگر اس قیدی کو خوب لگجہارانی کر)۔

اسکا جانا اور تنہا رہنا پسند نہیں ہے۔

سناگر۔ ایک رسی جو ایڈرورڈ کو باندھنے کے لئے لایا تھا دکھانے پر سرکار اب اس کے پر بھی ہو جائیں تو یہاں سے نہیں جاسکتا بہارانی۔ رسی اسکے جکڑنے کو اچھی ہے۔ پھر بھی احتیاط کرو۔ ہر وقت اسکے سامنے موجود رہو۔ یہ نکل بہا گئے کے لئے ذرا بھی کوشش نہ کرے اور تم اسے گولی مار دو۔

سناگر۔ بہت خوب۔

بہارانی۔ اب مین جاتی ہوں۔ رچلتے چلتے ایڈرورڈ نے کل تمہارے گھر چلتے وقت مین نے تم سے کہا تھا پھر بیٹے۔ اب پھر وہی کہتی ہوں۔ پھر بیٹے۔ سمجھ۔ ایڈرورڈ۔ مان سمجھ گیا۔

بہارانی۔ رچلتے ہوئے (بہاراجہ دکن کی خدمت میں) کا جلسہ اب بہت جلد شروع ہو گا۔

شام ہو گئی بہارانی نے اپنی معزز بہان بہاراجہ کے خدمت میں کا جلسہ بہت دھوم دھام سے کیا اور نہایت پر تکلف دعوت اسے دی۔ ہمارے دلیر نوجوان دست اور مصنوعی سن بہاراجہ نے ان احتیاط اور ہوشیاری سے کام لیا کہ شریک کسی برتاہت نہ دئے دیا۔

بہارانی۔ درگاہ سنگھ۔ یا اُنکے کسی آدمی نے آج سے بالکل نہیں پہچانا۔ اس وقت کے تزک و احتشام ٹٹنے کے لئے ہمارا نے اپنے تمام افسرین کو جو اسکے رست میں تھے بلالیا نکھا۔ انہیں کے اہتمام سے یہ جلسہ خوبی سے ہوا اور دعوت اپنی ہو گئی۔ جلد ختم ہو گیا ہے۔ لوگ دعوت کھا چکے ہیں۔ مگر وہ افسر حضرت نہیں ہوئے۔ بلکہ اُنکے ساتھ صد ہا سپاہی جو پاس پاس گاؤں سے بلا لئے گئے تھے موجود ہیں۔ اور یہ سب ہمارے دلیر نوجوان دوست اور مضبوط بہاراجہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔

مصنوعی بہاراجہ۔ بہارانی۔ راجہ گچا سنگھ صاحب باغین آرام کر میوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ بہاراجہ۔ اور راجہ حقہ فی ہے بہارانی۔ کسی فکر میں ہے۔ اور سامنے بہاراجہ کا گونگا خادم کھڑا ہے۔ یکایک قریب ہی سے گونگی آواز آتی ہے۔ یہ آواز مسٹر بہارانی سنہل بٹھی ہے اور چلا کے کہا یہ ہمارا ہی جامع کے صاحب آدمیوں پرہ والوں سے کہو ہم سے قریب آجائیں۔

اس حکم کی تعمیل فوراً ہوئی۔ بہارانی۔ بہوانی کے جیسے بیڑیہ طریق

منوجہ ہو جاوے۔ میں کیا کہتی ہوں۔ نو۔
سب خاموش ہو کر اوپر منوجہ ہوئے۔

تہارانی۔ بہوانی کے خاص مجھنے لکھے
ابھی خبر دی ہے کہ بہوانی مانانے
اپنا نائب منتخب کر لیا۔ یہ نائب ظاہر ہوگا
تو ہماری سب مشکلیں آسان ہو جائیں
گی۔

سب مجمع نے بہت خوش ہو کر ان الفاظ
کو چلا کے کہا: ”آنا بہوانی کے نائب کا
انتخاب ہو گیا۔“

تہارانی۔ مان پ بہوانی نے اپنا برقعہ۔
اور انگوٹھی ایک شخص کو جسے اُس نے
پسند کیا دیدی۔ اب کل رات کو جب کالی
کاستارہ اُس بلند پہاڑی پر پہنچ گئی۔
اُس متحرک ہم کے تمام خاص سرورہ
ہاتھیوں کے دھند میں شیوجی کے حضور
میں جمع ہونگے۔

سنیاسی۔ بہتر۔ سب وہیں حاضر ہونگے
تہارانی۔ بس وہیں حکم خاص بتایا
جائیگا۔

سنیاسی۔ اور سب اُس کی بجاؤں دل
تعمیل کریں گے۔

تہاراجہ۔ (رد میں) خدا ہمارے چاہر
بہت مہربان ہے اُسے ہماری خط
بھی منظور ہے۔ کہ مجھے اس مجمع کی

جگہ معلوم ہو گئی تھی اسی وقت اس مجمع کے
سب آدمی آپس میں چپکے چپکے باتیں کرنے
لگے۔

تہارانی۔ چپ رہو۔
سید چپ ہو گئے۔ اور بہارانی نے
پھر تفریش شروع کی۔

تہارانی۔ مانا بہوانی کی ہر بہت غایت
اُس نے ایسی جلدی ہمارے سب کام
ٹھیک کر دیئے۔ دشمنوں کے تباہ کر نیکا
پورا انتظام ہو گیا۔ اور یہ بھی اُمی کی
غنائت ہے۔ کہ دکن کے بہاراجہ ہماری
اس ہم میں شریک ہو گئے۔ ان رحمتوں
کے حوص۔ بہوانی مانا ہم سے شکریہ
ہیں۔ اور ہم انہیں زیادہ مہربان کرنے
کے لئے عمدہ قربانی کریں گے۔ بلوائی نیگے
ان فانیوں سے ایک اس وقت ہمارے
سامنے حاضر ہے۔ اور دوسرے کو ہم
بہت جلد مناسب وقت پر تمہیں کہا میں
گئے۔

اُس نے یہ کہہ مار گئے جو اس جملہ
کی اگلی صف میں نکڑا ہے۔ اشارہ سے
کچھ کہا۔ فوراً تین چار آدمیوں نے
ایڈیٹور ڈاکٹر کو جو مجھ سے نئی طرح بکھری
اور رسیوں سے جکڑا تھا۔ اور قریب
بہوانی کی ہیڈ بیٹھوا چاہتا تھا یہ سب

یہ زنجیریں اور تیرازور۔ تو باہر لگائیں
اور میرے (دیکھو یہ ایڈر ورڈ ہے۔
اینگلس۔ (ایک چیخ مار کے) ٹائٹ
رسیوں سے جکڑا ہوا۔
ایڈر ورڈ۔ (چلا کر) نامرد۔ بد ذہن
ظالم ظالم۔ اس وقت جو ظلم مہاراجی
چاہے ہم پر کر لو خدا نے چاہا تو بہت
جلد ہماری قوم تمہیں اس کی سزا
دیگی۔

مصنوعی مہاراجہ۔ (آہستہ آہستہ چکر
ایڈر ورڈ کے پاس پہنچے) تو انگریز ہے۔
تو تلو اور اٹھا کے (چپ اب ایک لفظ رہا
سے نہ نکلے (چپکے سے) تم کچھ نہ کہو۔
چپ چاپ کھڑے ہو۔ اپنی جان میں
سیر کر دو۔ میں تمہیں بچاؤں گا۔
ایڈر ورڈ۔ (مصنوعی مہاراجہ کو دیکھ کر
چپکے سے) بہاؤ بھان۔ بہاؤ بھان۔
مہاراجہ۔ (چپکے سے) میں! چپ چپ۔
(باواؤ) بغاوت۔ موڈی انگریز مجھے
بہت جلد اپنے اعمال کی سزا ملیگی اور ہر
سے پہلے میں نے یہ تلو اور مجھے سزا
کریگی۔

یہ کہہ کر مہارانی اور راجہ کے پاس
چلا آیا۔
ہیرا۔ یا اللہ۔ میں نے کیا قصور کیا ہے

کیا۔ جارج اسکو اسکا لپٹن۔ یہ کہہ کر بہت گھبرا
قریب تھا کہ مائے بہائی انجان کہہ کر سے گلے
سے لگالے۔ مگر اُس نے نہت ضبط کیا۔
اور ایک حسرت اور یاس کی نظر سے برون
کی طرف جو بہت متحیر ایڈر ورڈ کے چہرہ
پر نظر جمائے کھڑا تھا۔ ذیخا۔
مہارانی۔ اچھا اُن قیدیوں کو بھی لاؤ۔
مصنوعی مہاراجہ۔ (دو لمین) قیدی۔
اللہ خیر۔ کیا وہی ہیں۔ آف۔ میں
یہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس ٹائٹ سے
موت ہزار دہ جہ بہتر ہے۔

مہاراجہ کو خیال نہیں تھا۔ تھوڑی سی ہی
دیر میں ایک گروہ جیشیوں کا کسی کو گھیر
موتے آنا نظر آیا۔ جب یہ اُس مجمع میں
پہنچ گیا۔ تو خود بخود اُن کے سب آدمی ایک
طرف کھڑے ہو گئے۔ اور انہیں
اور ہیرا اُس مجمع کے سامنے کھڑی
دیکھائی دیں۔

جارج۔ (دو لمین) آہ میری مشین گئی
آہ۔ پوری ہوئی۔
ہیرا اور انگلس کو دیکھ کر ایڈر ورڈ کو ہش
جوش آیا۔ اُس نے چلا کے کہا۔ ہیرا
انگلس۔ اور اپنی بند توڑنے کی
سپیش شروع کی۔
مہارانی۔ ایڈر ورڈ ہوش کی دوا کو۔

تہرا۔ ہائے نام سے زندہ درگور۔ ہائے
میں نوجوان اور یہ موت۔ یا اللہ رحم کر
مجھے بچالے۔

ایگنس۔ میسر می بہن۔ میسر می بیبا
بہن۔ اُسے چباتی سے لگا کر ہم دونو
کو کون جب ذکر سکتا ہے۔

ایڈورڈ۔ آہ۔ ایک میسر می جان اور یہ
بلائین۔ اگنی تیر سی پناہ۔

ساگر نے قبر کا تعویذ ادا ٹھالیا۔ اسی
میں رات ہو گئی۔ ماہتا بیکل آیا۔ اور
جہارانی کے غلاموں نے بہت سی
مشعلیں روشن کر لیں۔

جہارانی۔ ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ
کھڑا کرو۔

بہت سے آدمیوں نے بدشواری
تمام میرا ادا ایگنس کو ایک دوسری سے
جدا کیا۔ ایگنس جہارانی کے پاؤں پر
گر پڑی اور بہت زور سے چلا کے
روہ تے توئے کہا یہ جہارانی رحم کر درجم
میسر می پیاری بہن کی جان نلو۔ وہ

بالکل بقیہ صورت ہے۔ اُس نے کچھ خطا
نتہین کی۔ اپنی بہوانی کا صدقہ۔ میرے
آسٹوون پر رحم کر و اُسے چھوڑ دو۔
تہرا۔ بہن تم جانتی ہو۔ یہ ناپاک عورت
بڑی مفرش۔ مغرور۔ ظالم۔ اور مکار۔

یہ ظالم بہن کیوں ستاتے ہیں۔ بہن
کیوں قید کیا ہے۔ اور اب کیا کریں گے
جہارانی۔ میں بتاؤں۔ اپنی جگہ سے
ادھڑ کر دو چار قدم چلے ساگر۔
تساگر۔ سرکار۔

جہارانی۔ ایک سنگی قبر کی طرف جو ایک
صنوبر کے درخت کے نیچے بنی ہے اشارہ
کر کے اس کا تعویذ ادا ٹھاؤ۔

ساگر نے اُس قبر کے تعویذ کو گونگ
مولے کا تھا ادا ٹھانے کے لئے ایک
طسرا ٹھٹھا لگایا تھا کہ اس مجمع کے سب
آدمی چلا ادا ٹھٹھے۔ جسے ماتا بہوانی کی۔

اُسے ماتا بہن اپنے قہر سے بھانا یا
جہارانی۔ راجہ صاحب۔ میں اپنا وعدہ
ضرور پورا کرتی ہوں۔ ان دونوں دلربا
کنواریوں سے ایک جیسے آپ فریفتہ ہیں
آپ کی ہے۔ آپ اُسے لے لے لے۔ دوسری کو
بہن قبر کے سپرد کر دیں گی۔

مجمع کے اکثر آدمی متعجب ہو کر زفر
کے۔

جہاراجہ صاحب۔ (دولین) ہائے یہ سب
سے سخت عذاب ہے۔ مگر اُسے میں کیا
کر سکتا ہوں۔ کیسے اُسے بچا سکتا ہوں
انہیں یہ سزا پاتے ہوئے دیکھنا گویا خود
ہی انہیں اس عذاب میں مبتلا کر رہا ہے

اسے سمیرا جم بھی لگا لیکن تم ناحق میرے لئے اس کی خوشامد نہ کرو۔
ایگنس چپ - رہارانی کے سامنے گھٹنے ٹیک کر کے (میں تمہارے پاؤں پر تڑپتی ہوں۔ اپنی ماما بہوانی کا صدقہ میری بہن کو چھوڑ دو۔ تمہیں قربانی ہی کرنا ہے تو مجھے ذبح کر ڈالو۔ اُسے چھوڑ دو۔

مقصوعی دہاراجہ - (رویلین) مائے غضب مائے غضب - مائے یہ جانگر اتھکشا دیکھ کر اپنے قابو میں رہنا کچھ نہ ہوتا بالکل غیر ممکن ہے۔ مائے مائے بے تک ضبط کروں۔ اور عجیب مصیبت ہے جس قدر ضبط کرتا ہوں۔ میرے درج چہرہ ہوتا ہے۔ بدن ضعیف ہوتا جاتا ہے۔ ساگر - قبر کے قریب ہو گیا اور دہارانی نے چلا کے کہا۔ اس منکار ایگنس کو مجھ سے الگ کرو۔ اور جو میں حکم دوں اس کی فوراً تعمیل ہو۔

انتیسواں باب

نیا قیدی

دونوں بہنیں چلا چلا کے موبنے

لکین - اور ایگنس نے پھر سمیرا کو لپیٹا لیا۔

دہارانی - ران دونوں کو علیحدہ کر دو۔ ساگر نے ایک اشارہ کیا فوراً ایک قوسی ہیکل آدمی مجمع سے نکل کر دونوں کے پاس پہنچا۔ سمیرا کو پکڑ کر زیر دست پیٹنے سے جدا کر دیا۔ اور قبر کے طرف لپکا۔ دو بہنوں نے باک باک کے بین کر کے روناشروع کیا۔ کس قلم میں طاقت ہے کہ اس ہوش ربا منظر کو ابھی سکتے اور اسوقت ایڈورڈ - برون - اور جارج کے دل کا جو حال ہے کون سمجھ سکتا زبان بیان کر سکتی ہے۔

برون - (پچکے سے) بد ذات - موزی - ظالم - بد معاش - جارج - اس کا ماتھے پکڑ کر خدا کے واسطے چپ رہو۔

ایگنس - مائے مائے - میری بہن میری پیاری بہن - خدا کے واسطے اُسے چھوڑ دو۔ مجھے دیدو۔

تیرا - ایگنس - خدا حافظ - تمہیں اس کی سہرا کیا۔ ایڈورڈ - تم مجھے اب بھول پڑا خدا نے چاہا۔ تو ہم سب پھر وہیں ٹینگے ایڈورڈ - چلا چلا کے روئے ہوئے مائے مائے - میں یہ نہیں دیکھ سکتا۔ مجھ سے

پہلے بار ڈالو۔

مہارانی۔ مان۔ اس منکارہ کو لپچاؤ۔

تین چار آدمی اسے قبر کے پاس لیگے

بھروسے اندر اوتارا۔ اور پتھر کا تعویذ جو

الگ رکھا ہوا تھا۔ اوتھل کے اوپر لٹکھدیا

گینٹس۔ ہیرا۔ ہیرا۔ مجھے بھی اپنے ساتھ

لیچل۔

یہ کہہ کر وہ بیہوش ہونے لگی۔

کانو اتناک اسی مجمع میں چھپا کھڑا تھا۔

اب مصنوعی مہاراجہ صاحب کے پاس آیا

چپکے سے کہا۔ منکارہ اب ہم کیا کریں؟

جارج۔ صبر۔ صبر۔

مہارانی۔ ساگر۔ اس چوکری کو راجہ

درمچا سنگھ کے محل میں پہنچاؤ۔

ساگر۔ بہت خوب۔

اسی وقت ایک نوکر مہارانی کے حضور

میں آکر کھڑا ہو گیا۔

مہارانی۔ کیوں۔ کیا ہے۔ تجھے بہان

کون لایا۔

نوکر۔ ایک شہ۔

مہارانی۔ کہو۔ یا چلائے نہیں کہہ سکتے۔

نوکر۔ جی مان۔

مہارانی نے گردن میں کپڑے جھکا

دی۔ اس نے کان میں کچھ کہا۔

مہارانی۔ اے۔ یہ کسے ہو سکتا ہے۔

نوکر۔ نہیں سرکار یہ سچ ہے۔

مہارانی۔ تجھ سے کس نے کہا۔

نوکر۔ ایک مخبر نے۔

مہارانی۔ بالکل جھوٹ۔

نوکر۔ نہیں سرکار اس نے بیہوشی کی

مسم کہا کہ کہتا ہے۔

مہارانی۔ خسیہ۔ تم بہت قریب رہو

اور کام کے وقت کا انتظار کرو۔

نوکر سلام کر کے اسی مجمع میں ایک طرف

کھڑا ہو گیا۔

اسی وقت ساگر نے قبر کے تعویذ کو

ہر طرف سے برابر کر کے اس کی دیرین

ملا دیں۔ اور بڑے بڑے مقبوضہ کنڈھوں

میں جو تعویذ چاروں طرف لگے ہیں۔

زنجیروں جتنے کنڈھے قصبے کے چیترو میں

گڑے ہوئے ہیں۔ ڈال کر کہا۔ سرکار۔

قتل۔

مہارانی۔ رشتیا سنیستہ تم نے دوپٹاؤں

سے اس قسم کی باتیں کہنے کی نیت

دور کیا کر لیا ہے۔ اب تم بھی اپنے ماتھے سے

پتھر پھینک دو گناؤ۔ تو یہ کنجیاں ہیں۔ اور

اب تم ہی اس قسم کے کلمے سمجھنا ہو۔

سنیا سنیستہ رشتیاں لیس کر بیہوشی کی

دلی سے کئی رکھات اچھی طرح ہو گئی۔

مہارانی۔ بیشک۔

سنیاسی نے قفل لگا کر نجیان اپنے پاس رکھ لیں ۔۔

تہارانی۔ (ایڈورڈ) دیکھا میں یوں بند لائیتی ہوں۔

ایڈورڈ رحم خدا نے چاہا بہت جلد اس کی سزا بھی ملے گی

تہارانی۔ سزا تو یہ کرو۔ اور ملے بھی تو تو اُسے نہیں دیکھ سکتا۔

ایڈورڈ۔ خدا کی مرضی۔

تہارانی۔ کل میرے نوکر تجھے گولی مارینگے (اپنے آدمیوں سے) اسے لیجاؤ۔ فوراً اس حکم کی تعمیل ہوئی۔

تہارانی۔ (مصنوعی بہاراجہ سے) میں نے آپ سے دعوت اور جلسہ کا وعدہ کیا تھا

سو وہ بخوبی ہو گیا۔ فتنہ خیز آپ نے بھی اُسے پسند کیا۔

تہاراجہ۔ کیوں نہیں۔

تہارانی۔ اور اتفاق سے یہ قربانی بھی آپ کے خدمتِ قدس کے جلسہ کے ساتھ

ہی ہوئی۔ اس سے یہ اور بار و فتنہ ہو گیا۔

تہاراجہ۔ بیشک۔

تہارانی۔ اب آپ ہمارے معاون اور مددگار۔ اور اس پاک ہم کے شریک

ہیں نہ۔

تہاراجہ۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔

تہارانی۔ ہمیشہ کے لیے۔

تہاراجہ۔ ٹان۔

تہارانی۔ اور ہماری طرح آپ بھی بہوانی کو اس کام کا بانی بنائی اور اپنا سر

بچھتے ہیں۔

تہاراجہ۔ بیشک۔ کیا تمہیں کچھ شک ہے۔۔

تہارانی۔ اور ہماری طرح آپ بھی سزا لیتے

کہیں کو تباہ کر دینا۔ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

تہاراجہ۔ ٹان۔

تہارانی۔ اور ہر انگریز کو اپنا دشمن جانکر اُس کی خونریزی فرض جانتے ہیں۔

تہاراجہ۔ یقیناً۔

تہارانی۔ تو مانا بہوانی آپ کی سب باتیں سنی ہے۔ اُس کی دیے اسپٹ انڈیا کمپنی

قریب تر تباہ ہونے والی ہے۔ اور سب سے پہلے جس انگریز کا خون زمین پر

میرے حکم سے بہایا جائیگا وہ۔۔۔۔۔

(دری دیر کے بعد) حاج مالک ہم تو ہی ہے۔

تہاراجہ۔ (ریکا یک زور سے اوچھل کر) ملے

غضب مجھے پہچان لیا۔ آف آف۔ اب

میں بھی چلا۔ (سنبھل کر) مگر تم مجھے زندہ گرفتار نہیں کر سکتے۔

یہ کہ تلو اور کھینچ لی۔ مگر کچھ پس چلا۔
 ساگر اس کے بائیں ہاتھ اور جہاں وہ اپنے
 پر کھڑا ہی تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ
 حمد کہہ اس کی تلوار چین لی۔
 بتوں۔ چپکے سے ہاتھ مضبوط۔ مین
 پہلے ہی جانتا تھا۔ اس کا انجام اچھا نہ
 ہو گا۔
 تہارانی۔ اپنے آدمیوں سے ارے
 بھی۔ ربرون کو گرفتار کر لو۔ یہ
 بھی تہارا قیدی ہے۔
 جابج۔ ہاتھ اب کوئی صورت نہیں۔
 تہارانی۔ تو گنگا سے صحیح سناست نکل
 گیا۔ میسرہ پنجہ سے زندہ نہیں نکال
 سکتا۔
 جابج۔ خدا مالک ہے۔
 تہارانی۔ آؤ۔ خدا کیسا۔ اب میں یہی
 جانکی مالک ہوں۔
 جابج۔ یہ بہت غصہ ہے اچھا فردار۔
 ڈارن۔ مجھے اس غرور کی سزا ضرور
 ملیگی۔
 تہارانی۔ کون دینگا۔
 جابج۔ ہمارا سچا۔ پاک خدا۔
 تہارانی۔ کیا طاقت۔ وہ بہوانی کا
 مقابلہ نہیں کر سکتا۔
 جابج۔ جب وقت آئیگا۔ تو دیکھ لینا۔

تہارانی۔ ہیش۔ (راجہ سے) تم اپنے
 گھر جاؤ۔
 راجہ۔ بہتر۔
 تہارانی۔ وہاں تہارسی محبوبہ تہارا
 انتظار کرتی ہوگی۔ جلد سی جاؤ۔ جتنی
 جلد پہنچو گے اس کے بلین تہارسی
 لئے زیادہ گنجائش ہوگی۔
 راجہ۔ میں بہت جلد پہنچو گا۔
 تہارانی۔ تہارا جانور تہک گیا ہوگا۔
 میسرہ اصل میں نے کوئی میسرہ گھوڑا لیا۔
 راجہ۔ بہتر۔
 تہارانی۔ جاؤ۔ جلد سی جاؤ۔
 وہ فوراً چل دیا۔
 تہارانی۔ اپنے آدمیوں سے ارے
 بھی اتنی قسب کٹر ہو کر و۔
 تب۔ راجہ تفاق بہت خوب۔
 اس قسب کی طرف پہلے۔
 جابج۔ ہاتھ لٹے۔ میسرہ لئے بھی
 وہی موت بخوڑ ہوئی۔
 جمع سے دو چار آدمی۔ ایسے آدمی
 کی ہی سزا ہے۔
 جابج۔ (روٹا ہوا) سزا۔ یا ظلم ہے
 ظلم۔ خجینہ اس کا عوض دینگا۔
 تہارانی۔ جلد سی! جلد سی!!
 جابج۔ وہاں بہت جلد۔ آؤ۔ اب تو میں بھی

تختینا بچا س سیر ہی اوتز کر آدمی اس
کی تہ پر پہنچتا ہے۔ اور وسیع بھی اس قدر
ہے کہ اسے ایک چھوٹا سا تہ خانہ کہتے
درست ہے۔

مطلوبہ جارج اسی تہ خانہ کے ایک
گوشہ میں دیوار کے قریب اپنی آنکھوں پر
دونوں ہاتھ رکھے کھڑا رہتا ہے۔ اور
دوسرے گوشہ سے ہیرا کی جوسا جات
میں مشغول ہے۔ غلبن آواز آرہی ہے
جارج روتے روتے اس کی آواز غر

پوک پڑا۔ اور اپنی تباہی کے غم نے جو
اگلے کھیلے واقعات بہلا دیئے تھے اب
اُسے یاد آئے۔ ہیرا کی آواز کو کان
لگا کے سنا۔ اور جلد ہی اسے
پاس پہنچا۔ اسوقت جارج صورت شکل
لے دہی مصنوعی ہمارا جہ ہے۔ ہنہ پر
چھوڑاں اسی طرح پڑی ہیں۔ اور بائیں
سفید ڈاٹ ہی بدستور ہے۔

جارج۔ ہیرا کے منہ پر ہاتھ رکھ کے
پیار سی بہن۔ خدا سے دعا کہ۔ مگر زندگی
کے لئے نہیں۔ آہ اس کی اب امید ہی
نہیں رہی۔ مان حیاتا اب ہی کئے لئے
عرض کرو۔ خداوند نے فضل و کرم سے
ہمارا ایمان قبول کر لیا ہے۔ ہمیں نجات
دے۔

چاہتا ہوں کہ میں یہ عجیب تہ زندہ جان جلدی
لکھ جائے پیار سی صورتوں پر جس کے ساتھ
وہ جیتیں آئیں۔ ایک زندہ درگور ہوئی۔
دوسری ایک ظالم سید بن کر دیدی گئی۔

اور سید ابھارا بہائی قید ہو گیا تو میری
زندگی کا لطف بھی کیا ہے۔

کالو۔ رچیکے سے سرکار گھرا لیتے نہیں
خدا کو یاد رکھئے۔ میں ابھی زندہ ہوں۔
شاید آپ کے کام آسکوں۔

تیسواں باب

مزار غریبان

چار غروب ہو گیا ہے۔ اوترا سے
بھی جا بجا گئے۔ کہیں سے ابر کی چادر میں
لیٹے ہوئے۔ اس ہولناک رات سے ڈر کر
سمنے ہوئے پڑے ہیں۔ ہمارا فی کھنچی
مطلوبہ زندہ درگور شنید و نچی۔ مزار پر
سیکڑوں برہن اور حبشی غلام حفاظت
کے لئے متعین ہیں۔ اور غریب جیکبسن
یہ یاد دہندہ کار مظلوم جارج قبر کے اندر
ایک گوشہ میں ہے۔ یہ قبر بہت گہرے ہے

تھیرا۔ مان۔ اب زندگی کی کیا امید ہے
جارج۔ اس قبر کا دروازہ ہمیشہ کسے لئے
بند کر دیا گیا۔

تھیرا۔ ٹائٹے اب کیا صورت ہے۔ ہم یہاں
سے نجات پائیں گے۔ نہیں تو بہ (من ناگوار
موت سے بچنے کی امید تیر کر سکتے ہیں
جارج۔ آہ۔ کچھ نہیں۔ ہم اس ڈائن
خونخوار مہدائی کے حکم سے زندہ درگوا
کئے گئے ہیں۔ اب اس موت سے بچنے کی
کیا صورت ہے۔ ناچار صبر کرو۔ پیاری
بہن ہم سے سوا صبر کئے کیا ہو سکتا ہے
تھیرا۔ ٹائٹے۔ صبر۔ صبر۔ اے
خدا تو ہمارے صبر کی داد دے۔

جارج۔ صبر۔ صبر۔ مگر کالونے چلتے
وقت کچھ آسید دلائی ہے۔ دیکھتے
کیا ہو۔

تھیرا۔ جواب تک گھٹنے ٹیکے زمین پر۔
بیٹھی تھی اوٹھی۔ اور جارج کی طرف چلی۔
مگر ضعف نے اسے گرا دیا۔

تھیرا۔ جارج۔ لو میں چلی۔ ٹائٹے میری
طاقت جوابدہ لگتی۔ اور موت سائے کھڑا
نظر آتی ہے۔

جارج۔ تھیرا۔ پیاری خدا کے لئے یہ
نہ کہو۔ تمہاری طاقت نے جو ایدیا۔
تو خدا کی طاقت تمہیں سنبھالنے کو مستعد

ہے۔ وہ تمہیں ضرور سنبھالے گی۔

تھیرا۔ آہ۔ اب بچہ آسید تو نہیں رہی۔
جارج۔ نہیں۔ نا امید نہ ہو۔

تھیرا۔ ٹائٹے۔ ٹائٹے۔ کیسے۔

جارج۔ ٹائٹے کیسے بتاؤں۔ پیاری
میرا مہدایہ یہ سوال میرے سر دلو بہت
آزار دیتا ہے۔ خدا کے لئے خاموش
رہو۔ (روح میں ناگوار) اس خونخوار مہدائی
نے۔ اس پیاری صورت کو زندہ درگور کیا۔
اور میں اس کی جان بچانے سے عاجز ہوں
ردیوار پر لات مار کے (مین اس دیوار کو
نہیں سکتا۔ اس دروازہ کو نہیں ہٹا کر
سکتا۔

تھیرا۔ میری سانس رکتی ہے اور بخار
ہو آیا ہے۔ مین اب نہ بچ سکتی۔ بہت جلد
میں رخصت ہونگی۔ اور پھر کبھی تمہیں نہ
دیکھونگی۔

جارج۔ ٹائٹے غضب سا میں نہیں رہی
جان پر کیسا ظلم ہے۔ اور میں سوا دیوار
سے سر ٹکرائے کے کچھ نہیں کر سکتا۔

ٹائٹے۔ ٹائٹے۔ قبر کے اندر یہ حال ہے
دلان باہر سفیاسی اپنے ماتحتوں کے
ساتھ زندہ درگور مظلوموں کی حالت

کر رہا ہے۔ اور بڑی دہوش سے اگیار
ہو رہا ہے۔ برہمن بارہ گولی وغیرہ کا

بجور کرتے اور کچھ منتر پڑھتے ہیں۔ اسی حالت میں صبح ہوئے کوٹلی۔

سنیاسی۔ بہا تھو۔ سوکھوا نکل آیا۔ صبح ہوئی تھی چاہتی ہے۔ جلدی جلدی بجور کرو۔ اہم منتر پڑھو۔ یہ منتر کہ آگ بجھنے نہ پائے۔ بجور کہ صبح ہونے سے پہلے یہ تہارانی اپنے ٹھکانے پہنچ جائیں۔ اور مانا انہیں قبول کر لے۔

ایک برہمن نے جلدی سے ایک مٹی بجور اُن کو بلو پیر ڈالا۔ اُس سے بہت غلیظ دھواں اُٹھا۔

سنیاسی۔ (زمین پر ماتھا ٹیک کر) مانا بہا اِنہیں قبول کر۔ درسا دھاکا (تین دن کے بعد۔ اسی وقت ایک شخص سفید برقعہ اوڑھے جس کے ساتھ ایک لٹکا اور دو قوی سیکل جو ان سب نین آؤ گی ہیں اُچھڑا نظر آیا۔

ایک برہمن کون۔ کون آتا ہے۔ برقعہ پوش۔ جہارانی۔

فی الحقیقت جہارانی ہی ہے۔ لٹکا کا ہے۔ اور دونوں قوی سیکل جو ان قوی کے جلا دیں۔

جہارانی۔ (قریب پہنچ کر) سنیاسی۔ جی نہیں۔

تہارانی۔ کب پہنچیں گی۔

سنیاسی۔ تین دن کے بعد جب ہرک اور بیاس اونیہین مارڈا لگی۔

تہارانی۔ تین دن کے بعد۔

سنیاسی۔ جی مان۔

تہارانی۔ تمہیں خوب یقین ہے۔

سنیاسی۔ جی مان۔

تہارانی۔ اتنی دیر۔ رقبہ کے تعویذ سے کان لگا کر) مگر اب تو کوئی آواز

نہیں آتی۔ بالکل سناٹا ہے۔ اور یقیناً سناٹا موت کے سبب ہے۔

سنیاسی۔ تو پھر اب کیا کرنا چاہئے۔

تہارانی۔ کچھ نہیں۔ مجھے ابھی ایک

خبر ملی ہے۔ اسی سے میں بتا رہی تھی

ہوں۔ شام تک وہیں رہو مٹی۔ پھر

ما تھینو کے دھم میں جاؤ گی۔ لگ میں

چھا ہتی ہوں کہ میرے بعد جہارانی کی

فستہ مارے گی۔ فستہ موت ہی ہو۔

سنیاسی۔ آہ۔ کلمہ دینے کے ہم فوراً قتل

کر دیں۔

تہارانی۔ (دو لمبے دم بچے اب یہ کیا حکم

دے رہی ہے۔

تہارانی۔ میری جانی نہیں۔ جب میری

سوار سی میری جہر سے نکل جائے گی

تو تمہیں میرا ختم پہنچے گا۔

راہ کیوں دکھائی نہ آہ میں تباہ ہو گیا۔
۱۰ اسی حالت میں ایک گھنٹہ اور گزر گیا۔
پھر نکا یک کسی کے آنے کی آہٹ
معلوم ہوئی۔

سنیاسی۔ کون ہے۔
ایک غلام۔ (سامنے آکر) سنیاسی جی
بہارانی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے
سنیاسی۔ کیوں کیا کہا ہے۔
غلام۔ تین لفظ۔
سنیاسی۔ وہ کیا ہیں۔

غلام۔ یہ کہا ہے بہوانی نا منتظر ہیں۔
سنیاسی۔ بہتر۔
سنیاسی۔ ردو نو جلا دون سے تم مستعد
ہو۔

جلا۔ جی مان۔
سنیاسی۔ اچھا آؤ۔ امان پنا خضر ادا
کرد۔

اور سنیاسی کے حکم سے قبر کا تعویذ پڑھایا
گیا۔

سنیاسی۔ بہائیو بھجن کرو۔ (جلا دون)
اور تم اپنے ہندو ہے طیار کرکو۔
جارج۔ در دشنی دیکھ کر تم قہر کا تعویذ
اٹھایا گیا۔

ہیرا۔ اب وہ ہمیں مارنے آتے ہیں۔
جارج۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔

سنیاسی۔ پھر۔
تہارانی۔ تم قبر کھول دینا یہ دونو (وہی
جلا) قبر میں جائینگے۔ اور رسی کے
پہننے سے۔

سنیاسی۔ بہت خوب۔
تہارانی۔ (کاٹو نے) تجھے ایڈر وہ ڈکے
آدمی نے زخمی کیا تھا۔ میں تیرے ہاتھ
سے اُسے سزا دلانے لگی۔ سو جیب اشارہ
کیا جائے۔ تو ٹنگوں کو لیسکر ایڈر روٹ
کیٹنڈر۔

کاٹو۔ کہاں۔
تہارانی۔ وہ لوگ جانتے ہیں۔ انکے ساتھ
جانا وہ تجھے لچائیگے۔ بس۔ سمجھا۔
کاٹو۔ حضور۔

یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ برہمن اور سنیاسی
سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ اور بارغ
پھر سکوت کے قبضہ میں آگیا۔ اسی وقت
ہیرا نے کہا۔ جارج تم مناجات میں میرا
ساخڑ دو۔

جارج۔ مناجات۔ آہ اب مناجات کا ہوش
کے ہے۔ میں دیکھتا ہوں تم میں اتنا
قوت باقی ہے۔ خدا اسے قائم رکھے۔
رورسی دیر کے بعد آہ۔ کاٹو نے مجھ کو

کیا کہا تھا۔ اسکا اتنا کچھ منظر نہ ہوا۔
کاٹو تجھے کیا کہوں۔ تو نے مجھے یہ خطرناک

ہتیرا۔ پھر کیا ہے۔
جارج۔ آزادی اور زندگی۔
ہتیرا۔ شاید۔
جارج۔ شاید نہیں۔ ضرور یہی ہوگا۔ تم
میسر اکہٹ کرلو۔ جلدی سے زمین پر
لوٹ جاؤ۔
ہتیرا۔ کیوں۔
اور قبل اس کے کہ جواب ملے یا خود
اس حکم دینے کی وجہ سمجھ لے۔ زمین پر
لوٹ گئی۔
جارج نے جلدی سے وہ برقعہ جو ہوا
کے مندر سے لایا تھا۔ اُسے اوڑھ دیا۔
اسی وقت باہر سے آواز آئی۔
جاؤ۔ اپنا کام کرو۔
دونو جلا دپہند ہے ناخن مین لے چلے
پچھے ایک آدمی شعل لیس کر چلا۔
جارج۔ (باہر سے) اکھٹھ کھڑی ہو اور
چلو۔
دونو چلے۔ اور زمین پر جلا دونو سے
ملاقات ہوئی۔ جلا ڈانہین دیکھتے ہی
چلا اوٹھے میں بہوانی کا برقعہ، اور
ٹوٹوٹ کر لے لے لے مٹھ کے بن میں
گر پڑے۔
جارج۔ (قہرناک آواز سے) اوٹھو ہمارے
ساتھ چلو۔

سب باہر نکل آئے۔
سنیاسی۔ (زہین دیکھ کے) مین!
بہوانی کا برقعہ۔
جارج۔ مان۔ بہوانی کی نائبہ کوٹوٹو
کر۔ اور یاد رکھو تم مین سے جس آدمی
کی زبان سے ان واقعات کے متعلق
جو اس وقت یہاں ہوئے اور ہونے
والے مین ایک لفظ بھی نکلا۔ بہوانی مانا
اُسے بہت سخت سزا دیگی۔
سنیاسی۔ ہرگز نہیں۔ ہم اس کے لئے
گوئیے ہو جائیگی۔
سب برہمن۔ (باتفاق) اور ہم یہی۔
جارج۔ ٹھیک۔
کالو۔ (جو اب تک اسی مجمع میں چھپا کھڑا
ٹھنچا چپکے سے) سرکار آپ بخیریت قبر سے
نکل آئے۔
جارج۔ مان۔ اس برقعہ اور لوگوں
کے اندھے پن کی بدولت۔
کالو۔ اچھا۔ اب ایڈورڈ اور برہمن کو
قید خانہ سے نکال لے۔ اور گھوڑے
تیار مین جلدی سے یہاں سے بہاگ
چلے۔
جارج۔ وہ کہاں قید مین۔ تم جانتے
ہو۔
کالو۔ جی مان۔

جارج - تو میرے ساتھ چلو۔
کالو - آئیے۔

جارج - راجا وارن لوٹ کے ہمارے ساتھ
چل۔

نسب قیہ خانہ کے دروازہ پر پہنچے۔
مہندیوں کے محافظوں نے بھولتی کہ
یرقعہ کو دیکھ کے بہت ادب سے جارج
اور ہیرا کو ڈنڈو کی اور قیہ خانہ کا
دروازہ کھول دیا۔ ایڈورڈ کو رکھ کر اپنے
بہائی سے چمٹ گیا۔ اور یرون جارج
کے قدموں پر گر پڑا۔

جارج - کالو - گھنٹے کہاں ہیں۔
کالو - یہیں قریب ہیں۔

جارج - راجہ درگیا سنگھ کا محل دیکھا
ہے۔

کالو - جی ہاں۔
جارج - ہم کتنی دیر میں وہاں پہنچیں گے۔

کالو - دو گھنٹہ میں۔
جارج - اچھا چلو۔

ایڈورڈ - بہائی جان میں بھی آپ کے ساتھ
چلوں گا۔

جارج - نہیں تم گھر جاؤ۔
ایڈورڈ - نہیں اس خطرناک حالت
میں آپ کو تنہا نہ چھوڑ دوں گا۔

جارج - ہرگز نہیں۔ تم ہیرا کو ملکر تیار
جاؤ۔

اُسے گورنر کی کوٹھی میں پہنچا دو۔ اس وقت
ہمارے ہمنوٹوں کی جان اور ایسٹ انڈیا
کمپنی کی قوت اور دولت کی حفاظت ہمارے
اختیار میں ہے۔

ایڈورڈ - کیسے۔
آتا۔

جارج - تم لاٹ سنگھ کیسے ہو۔ اُن سے
کہو۔ میرے باپ نے جو کام شروع کیا
نہا۔ اب انجام کو پہنچ گیا ہے۔ آج رات
کو مہارانی پھٹی اور اُس کے سب سردار
ناخنوں کے دھند میں جمع ہوئے۔ اور ایک
خاص وقت پر انگریزوں کی فوج نے ان کا
حکم دیا ہاں گا۔ بس اسی وقت اُن کا خون
پہاں جاوے گا۔ یہاں تک کہ گنگا کے خون
کو سمندر میں پہنچا دیں گے۔ کہو اب تمہیں
جانا چاہیے۔

ایڈورڈ - تیار۔ اب میں سمجھ گیا۔ اور
اسی وقت جانا ہوں۔ مگر آپ ایجنٹس سے
کہہ دیجیے گا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں تمہارے
رہائی کے لئے آؤں۔ تمہیں ظالموں سے
لے لوں یا لا کر مر جاؤں مگر۔

جارج - چند گھنٹہ کے بعد تم خود ہی کہہ
لیں گے۔

یہ باتیں کہو کہ سب سوار ہو گئے۔
کالو - مہاراجہ - میں حضور کے ساتھ رہوں گا۔

راجہ - وہ دلربا ملازمین کیا کرتی ہے۔
خادمہ - رورہی ہے۔
راجہ - رورہی ہے۔ تم لوگ اسے
چپ تہین کر سکتے۔

خادمہ - میں نے بہت سبھایا مگر کچھ
اندر نہیں ہوا۔

راجہ - تہین کچھ جواب بھی دیا۔
خادمہ - کچھ تہین۔

راجہ - تو نے اُس سے انگریزی میں
باتیں کیں تہین۔

خادمہ - جی ہاں۔ مگر اُس نے جواب دیا
گویا سمجھتی ہی نہ تھی۔

راجہ - اُس نے کچھ گھمایا کیا بھی۔
خادمہ - کچھ نہیں۔

راجہ - تم نے کہا بھی تھا۔
خادمہ - جی ہاں۔

راجہ - معمولی طور سے۔
خادمہ - نہیں بہت خوشامد کی۔

راجہ - سوئی تھی۔
خادمہ - ذرا نہیں۔

راجہ - یہی حال ہے تو وہ مر جائیگی۔
خادمہ - بیشک۔

راجہ - پھر کیا کیا جائے۔
خادمہ - کیا عرض کروں۔

راجہ - اچھا وہ مر جانا چاہتی ہے میں نے
آئی۔

آپ غیر میسر کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ غیر ملک
ہے آپ کو راستہ ملتا دتوا ہوگا۔ میں آپ کو
ٹھیک راستہ سے تمام خطرات سے بچا کر
بچاؤ لگاؤں گا۔

جارج - اچھا۔
کالو - روغن آپ کے چہرہ پر ملائیو اسے۔

اس ڈاڑھی کو اوکھا کر کے دوسری طرف
لگا لیجئے۔ اور اپنے ٹیکے سے ایک پگڑی

باندھ لیجئے۔ آپ بالکل کوئی ہنڈلر
معلوم ہونگے۔ جو کوئی نہیں۔

جارج - اچھا۔ اچھا۔
اُس نے اُنسی وقت کالو کے کہنے کے

مطابق روپا پہرا۔ اور اس چھوٹے سے نافذ
کے دو حصہ ہو گئے۔ جارج اور کالو ایک طرف

روانہ ہوئے۔ برون ہیرا اور ایڈورڈ
طرف۔

کتیبنوال باب۔

ایک وسیع اور نہایت آراستہ کمرہ میں۔
راجہ درگیا سنگھ آہستہ آہستہ ٹہلن

رہے یکایک ٹہلتے ٹہلتے ایک آرام گری
پر لیٹ گیا۔ اسی وقت ایک خادمہ سامنے

آئی۔

باتیں کرنا اگر کوئی خطر ہے تو بھی سی۔
ایگنس۔ بیشک سزا ہے۔ اور پوری سزا
درگیا سنگھ۔ سزا ہے
ایگنس۔ یہ ظاہر ہے کہ میں تیری نہیں
ہوں۔ اور نہ ہو سکتی ہوں
راجہ۔ یہ کہو۔ اور تم۔ یہی جانتی ہو میں
تم سے آزر رہا ہو گیا تو اس کا کیا انجام
ہوگا۔

ایگنس۔ نہیں، تم بنا دو۔
راجہ۔ بنا دوں۔ تم چاہتی ہو۔
ایگنس۔ نہیں چاہتی۔
راجہ۔ سنو گی۔
ایگنس۔ نہ میں سنو گی۔

راجہ۔ نہ سہی سگر میں کہو لگا۔ اور یہ
الفاظ تمہارے کانوں تک ضرور پہنچنے
تم مجھے صحت۔ اس بات پر کہ میں تم پر غور
ہوں۔ ظالم بہ بخت اور جو جی میں آتا ہے۔
کہتی ہو۔ اور خود اپنی خطا کو نہیں کہتیں
تم نے زبردستی تیرا دل لے لیا اور اس
اُسے جلا رہی ہو۔ ذرتی انصاف کر دو لکے
جانے میں سیسہ سی کیا خطا ہے۔ اگر ہے
تو تم زیادہ تر خطا وار ہو۔ اور اُسے ظرہ
یہ ہے کہ اب تک مجھے ستا ہی ہوا تھا
کا تو کچھ علاج ہی نہیں دے نہ تمہاری خطا
بہت سخت سزا چاہتی ہیں۔

بچانے کی کوشش کر دو لگا۔ اُسے اپنی شادی
اور سعادتی کا ثبوت دے لگا۔ اچھی رہی۔
یہی ایک ہوئی۔ یہ ظالم اس طرح بچھڑا
نئی آفت لایا چاہتی ہے۔ اچھا تم جسودا
کو میسر ہو پاس پہنچو۔ اور خود لگنے اپنے
ساتھ میسر پاس لے آؤ۔
خادمہ چلی گئی ڈری ویر میں جسودا
حاضر ہوئی۔

راجہ۔ ر ایک کچی دیتے ہوئے) میسر
آرام کرہ میں جاؤ۔ میسر سرانے چھندو
رکھا ہے اُسے کھو لو۔ اُس میں سے ایک
چاندی کی صراحی۔ سونے کا گلاس نکلیگا
اُسے لے آؤ۔ اسوقت اگر میں یہاں نہ ہوں
نہوں۔ تم کہیں چھپا رہو۔ اور جہاں
گھنٹی بجائوں فوراً وہ دو چیزیں لے کر
حاضر ہو۔ سبھی۔

جسودا۔ جی مان۔
راجہ۔ جلد ہی جاؤ۔
جسودا چلی گئی۔ اُسکے جاتے ہی دروازہ
کہلا۔ اور ایگنس خادمہ کے ساتھ کمرہ
میں آئی۔

ایگنس۔ (بہت ترش ہو کر) تو نے
مجھے اپنے سامنے کیوں بلایا ہے۔ کیا کوئی
نئی سزا تجویز کی ہے۔
راجہ۔ فریضہ ہونا۔ پیارا اور محبت کی